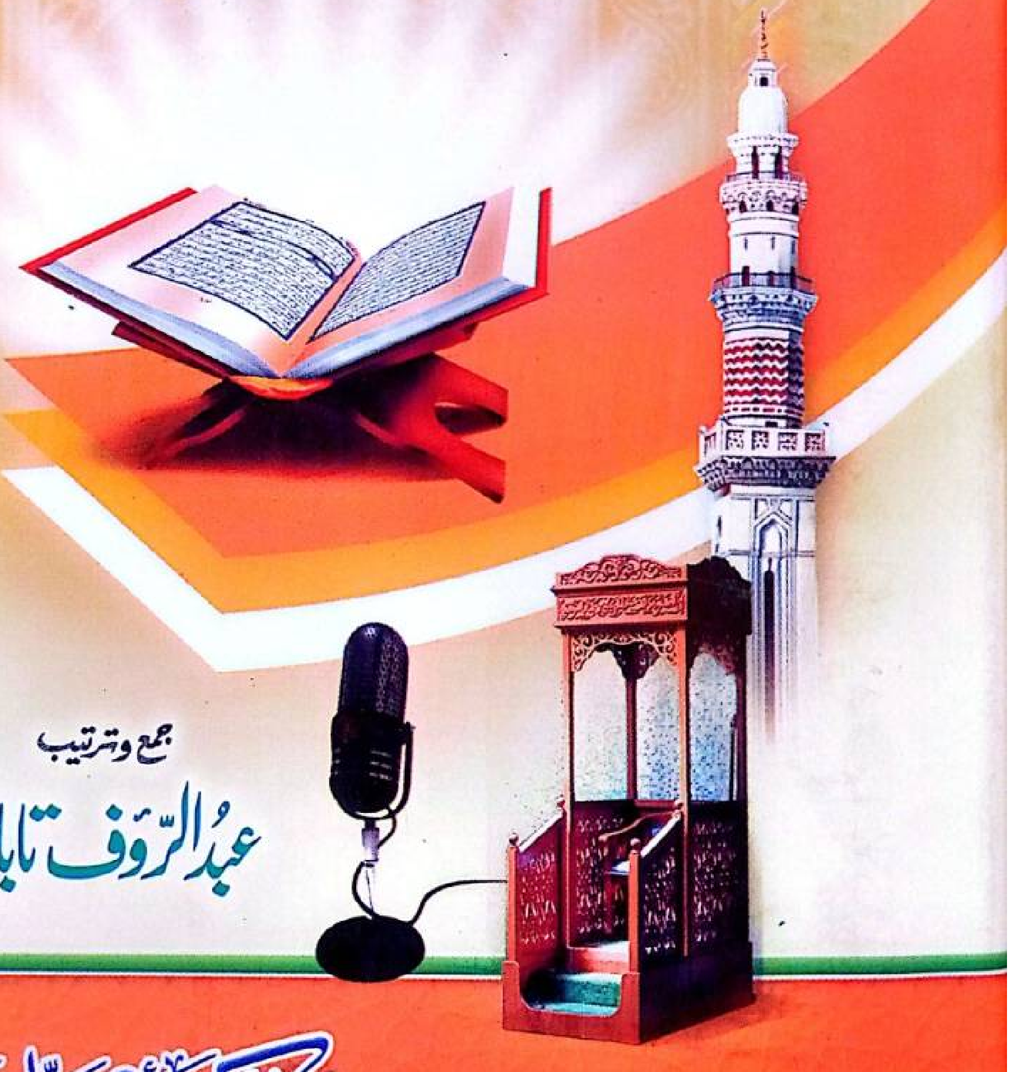
وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

جلد سوم

خطباتِ الٰہ آبادی

خطیبِ دلنشیں حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ



جمع و ترتیب

عبد الرؤف تابانی

مکتبۂ ربانیہ

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾
(الذاریات)

"آپ نصیحت کیجیے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔"

خطبات الٰہ آبادی

جلد سوم

مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ

جمع وترتیب

میاں حافظ محمد ربانی

ناشر

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا ضلع قصور 0300-6595304

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... خطبات الٰہ آبادی جلد سوم

مصنف .... مولانا محمد شریف الٰہ آبادی

جمع وترتیب .... میاں حافظ محمد ربانی

طبع .... 2 مئی 2014

تعداد 800

ناشر .... مکتبہ ربانیہ

قیمت .... -/450 روپے

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور: نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ دار الکتب السلفیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار لاہور مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔ محمدی کیسٹ ہاؤس، ایوانِ علم پلازہ، اُردو بازار لاہور
- فیصل آباد: مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار۔ مکتبہ اسلامیہ، بیرون امین پور بازار
- گوجرانوالہ: والی کتاب گھر، اُردو بازار۔ مکتبہ نعمانیہ، اُردو بازار
- چیچہ وطنی: اسلامی کتب خانہ، ڈاکخانہ بازار، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال۔ اشفاق کیسٹ ہاؤس، پل بازار ساہیوال
- قصور: مکتبہ طیبہ، منڈی کنگن پور، مکتبہ دار الاندلس، الٰہ آباد۔ یزدانی کیسٹ ہاؤس، الٰہ آباد۔ محمدی کیسٹ ہاؤس، کھڈیاں خاص

ضروری تحریر

ہر پبلشر اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ کتب کی طباعت پر کس قدر مشکلات پیش آتی اور اس کام پر کتنے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں اور خاص طور پر کیسٹ سے مضامین نقل کرنے پر کتنے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی ان مراحل سے گزر کر آپ کے پاس پہنچنے کے قابل ہوئی ہے۔ لہٰذا ہر خاص و عام متنبہ رہیں کہ اس کتاب کے مضامین کی ترتیب اور تسہیل وتزئین کی نقل اور فوٹو یا سکین وغیرہ سے اجتناب کریں بصورت دیگر ایسا کرنے والا نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ ادارہ ایسے فرد/افراد اور پبلشرز وغیرہ کے خلاف کارروائی کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مکتبہ ربانیہ منڈی عثمان والا ضلع قصور کو حاصل ہیں۔

مدیر

میاں حافظ محمد ربانی

فہرست مضامین

عرضِ ناشر

زبان کا سوز اور قرآن وسنت کا ساز ہم آہنگ ہو تو دل اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا اور بارگاہ ایزدی سے یہ عطیہ قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ ان چند خوش نصیبوں میں جماعت کے معروف عالم دین، مبلغ اسلام واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد شریف الٰہ آبادی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ جن کی شب وروز سعی جمیلہ سے ملک کے دور دراز علاقوں میں لوگ مستفید ہو رہے تھے۔
مولانا محمد شریف صاحب الٰہ آبادی رحمہ اللہ مسلک کے بلند پایہ خطیب عظیم مبلغ اور بے باک ترجمان تھے، آپ شہسوار میدانِ خطابت اور نہایت عالیشان قابل قدر تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کا انداز ساحرانہ پہلے ہی عوام علمی سطح پر دادِ تحسین حاصل کر چکا ہے۔
زیرِ نظر خطبات کو چیدہ چیدہ بنظر عمیق ورق گردانی کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں اعتقادایات، عبادات، اعمال صالح، خلفاءِ اربعہ کی سیرت کے ساتھ ساتھ مسلکِ حقہ اہل حدیث کی حقانیت بھی جگہ جگہ مثالیں دے کر ثابت فرمائیں ہے۔ آپ کی یہ تقاریر خاص علمی شاہکار اور خطباء علماء، مبلغین ومقررین کے لیے نہایت دلکش اور بیش بہا علمی نادر تحفہ ہے۔ ہر فقرہ علمی ذوق اور حسن کلام اور حسن ترتیب کا آئینہ دار ہے۔ اس اعتبار سے بھی یہ خطبات کے میدان میں عظیم معرکہ ہے اور پھر جگہ جگہ مضمون کے مطابق پنجابی اشعار نے تو خطبات کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔
مولانا رحمہ اللہ کے خطبات کے اندر اصلاح معاشرہ کا ایک نہایت ہی روشن پہلو موجود ہے۔ مولانا رحمہ اللہ معاشرہ میں موجود بدعت وخرافات کو قرآن وسنت کے دلائل سے ختم کرنے اور لادینی وجہالت کے خاتمہ کے لیے بروقت کمر بستہ وسربکف تھے۔ الٰہ آباد میں مولانا عرصہ دراز سے خطبات کے موتی بکھیر رہے تھے۔ جن کو چننے کے لیے لوگ جوق در جوق بڑے ذوق شوق سے کھنچے چلے آتے تھے۔
مولانا رحمہ اللہ کی مصروفیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ تقریباً پورا سال ملک

کے مختلف مقامات پر آپ کی تقاریر کے پروگرام ہوتے رہتے تھے۔ دور دراز شہروں کے لوگ چمنستان اسلام کے اس پھول کی خوشبو سے مستفید و مستفیض ہونے کے لیے کشا کشاں آ کر اپنی دینی پیاس بجھاتے تھے کہ اللہ کی طرف سے پیغام آ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

تو میں نے بتوفیق ایزدی یہ سوچا کہ کیوں نہ مولانا مرحوم رحمہ اللہ کی تقاریر کو کتابی شکل دے دی جائے تاکہ ابھرتے ہوئے خطباء اور علماء کے لیے مشعل راہ ثابت ہو۔

اس کے ساتھ ہی پاکستان کے عظیم علمائے کرام کے خطابات کو بھی منصۂ شہود پر لانے کی سعی کی جائے گی۔ ان شاء اللہ خطبات ترتیب دیتے وقت اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ اصلاح معاشرہ کے پہلو سامنے رکھے جائیں تاکہ معاشرہ میں موجودہ بدعات خرافات کفر لا دینی جہالت کا خاتمہ ہو سکے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ جیسے ناتواں کو اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کیا۔ میری اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ اسے قبول فرمائے۔ اور عوام الناس کو اس سے پورا نفع پہنچائے۔ آمین ثم آمین

دین اسلام کی اشاعت ایک فریضہ بھی ہے اور سعادت بھی، جہاں اس فریضہ کو ادا کرنے کے لئے، افراد اور ادارے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کتب، کیسٹ اور دیگر ذرائع سے اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں، وہاں الحمدللہ **مکتبہ ربانیہ** بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس فریضہ کو بحسن وخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ پورے خلوص اور جذبہ سے سرگرم عمل ہیں۔

رب کریم کی مہربانیوں اور اس کے فضل وکرم سے روز بروز ان کے جذبہ کے ساتھ ساتھ ان کا اشاعتی پروگرام بھی ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ علاقہ قصور ہی نہیں بلکہ پاکستان بھر کے مذہبی ذوق رکھنے والے احباب ان کی خدمات سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نواز کر ہمیں دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

حافظ محمد ربانی

14-04-2011

عرضِ مرتب

حضرت مولانا شریف الہ آبادی رحمہ اللہ کتاب وسنت کے عظیم ترجمان اور مسلک اہلحدیث کے بے باک خطیب تھے، تقریر کرتے تو مجمع میں چھا جاتے، آپ کے خطاب میں زبان کی چاشنی، تاثیر کے ساتھ ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا رنگ بھی پایا جاتا تھا، جماعت آپ کی مسلک حقہ کے لیے خدمات کی معترف ہے، آپ مزاج میں ملنساری اور خلوص کا جوہر رکھتے تھے، شاید اللہ کریم نے جلد اپنے پاس بلانا تھا، اسی لیے آپ نے ایک باعمل، کامیاب اور مصروف زندگی گزاری اور ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر عالم جاودانی کو سدھار گئے، لاکھوں افراد نے حضرت مولانا عبد الرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کرکے حضرت الہ آبادی کو الوداع کیا ؏

بچھڑا کچھ اِس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اِک شخص سارے شہر کو ویران کرگیا

اللہ کریم آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں۔

زیرِ نظر کتاب خطباتِ الہ آبادی کا تیسرا حصہ مکتبہ ربانیہ کی کاوشوں سے قارئین کے ہاتھوں میں ہے، جو مکمل طور پر تبلیغی اور اصلاحی بیانات پر مشتمل ہے، یہ یقیناً حضرت الہ آبادی کے لیے صدقہ جاریہ ہے، قارئین سے التماس ہے کہ اپنی دعاؤں میں مرتب و ناشر اور حضرت الہ آبادی کو ضرور یاد رکھیں۔ اللہ کریم آپ کا حامی و ناصر ہو۔

عبد الرؤف تابانی

گکھڑ منڈی

اکتوبر 2011ء

از تعارف

حضرت مولانا محمد شریف الہ آبادی صاحب رحمہ اللہ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیَاةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَمَنْ تَبِعَہٗ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔"

مولانا محمد شریف مرحوم الہ آبادی مرحوم لکھنے پر یقین نہیں آ رہا کیوں کہ ٹیپ ریکارڈر اور سی ڈیز میں سے اُن کی آواز مرحوم کے اس فانی دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد کچھ زیادہ سنائی دی جا رہی ہے۔

مولانا مرحوم و مغفور کا اور میرا رشتہ اُن کے تمام دوستوں سے الگ ہے کیونکہ ہمارا بچپن اکٹھا پرائمری سکول کی تعلیم اور پھر مکمل درسِ نظامی اور جوانی اور تا دمِ ممات تعلقات انتہائی قریبی رہے ہیں۔ مولانا مرحوم 1961ء کو موضع مجاہد آباد (جنگا سنگھ والا) تحصیل چونیاں ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔

چھ سات سال کی عمر میں اُن کے والد گرامی نے انھیں گاؤں کے ہی سکول میں داخل کروا دیا۔ میں اُس سکول میں مولانا سے ایک سال پہلے داخل ہو چکا تھا۔ میں نے جماعت پنجم کا امتحان پاس کیا اور مولانا نے جماعت چہارم کا تو ہمارے مشفق و مربی حضرت الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب خطیب روڈے حفظہ اللہ نے ہمیں ہمارے والدین سے مانگ لیا۔ ہمارے والدین نے بخوشی ہمیں حضرت الاستاذ کے حوالے کر دیا۔ چار سال کے عرصہ میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ اور مشکوٰۃ المصابیح اور دیگر صرف و نحو کی کتب کی تکمیل کے بعد حضرت

الاستاذ مولانا محمد یعقوب صاحب حفظہ اللہ ہمیں شیخ الحدیث ولی کامل مولانا عبدالرشید صاحب مجاہد آبادی (رام گڑھ) کے پاس لے گئے حضرت شیخ جی سے اکتسابِ علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ روحانی غذا ملی اُس کا کچھ اپنا ہی لطف تھا جو کہ کسی اور سے حاصل نہیں ہوسکی۔ 1979ء میں حضرت شیخ جی سے صحیح بخاری شریف پڑھی اور سندِ فراغت حاصل کی۔ بعد ازاں میں ایک فاضل عربی وغیرہ کے لیے دیگر مدارس میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔لیکن مولانا مرحوم چونکہ ایک اچھے مقرر بن چکے تھے آپ نے حکایت کے بجوبے دکھانے شروع کردیئے۔ شامکوٹ نوضلع قصور کوٹ ارجن اور بھرتا دمِ حیات الٰہ آباد ضلع قصور میں اپنے انوکھے اندازِ تکلم میں عوام عزم کو محظوظ کرتے رہے۔ 10-6-2009 بروز بدھ صبح 7.30 بجے مولانا مرحوم نے داعی حق کو لبیک کہا اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔نماز جنازہ کا اعلان 5 بجے سہ پہر کیا جاچکا تھا۔ مولانا مرحوم کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ قرب و جوار کے لوگ تو فوراً پہنچ گئے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، اور دیگر شہروں سے قافلوں کی شکل میں علماء طلباء اساتذہ اور عوام الناس جنازہ میں شرکت کے لیے آنا شروع ہوگئے سخت گرمی کے باوجود جوق در جوق آرہے تھے۔ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا مولانا کے گھر کے آس پاس گلیوں میں اور مرکز جو 710M کنال دس مرلہ پر محیط ہے میں پاؤں دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ شیدائی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ جگہ تنگ ہونے کی بناء پر مولانا مرحوم کی نماز جنازہ 3 مرتبہ ادا کی گئی۔ پہلی نماز جنازہ مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری نے، دوسری مرتبہ شیخ الحدیث ولی کامل حضرت الاستاذ شیخ جی عبدالرشید صاحب حفظہ اللہ نے اور تیسری مرتبہ قبرستان کے قریب مجھے امامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی روز تک لوگ صبح سویرے مولانا مرحوم کی قبر پر دعا کے لیے حاضری دیتے نظر آئے۔

لوگوں نے جنازہ پر تبصرہ کیا کہ ضلع قصور کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا گیا تو یوں قرآن وسنت کی روشنی بکھیرنے والا چاند ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی زندگی کی تمام نیکیاں قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مولانا مرحوم انتہائی ملنسار، خوش اخلاق، خوش باش خوش لباس، مہمان نواز اور فیاض تھے۔

مولانا مرحوم نے لواحقین میں ایک بیوہ ایک بیٹی جو کہ ماشاء اللہ مکمل دینی تعلیم اور بی۔ اے ہے۔ چار بیٹے مولانا عمران شریف، عثمان شریف، رضوان شریف اور سلمان شریف چھوڑے ہیں۔

مولانا عمران شریف بحمد للہ ابھرتے ہوئے مقرر ہیں۔ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایم اے اسلامیات کی تیاری کر رہے ہیں اور مولانا مرحوم کے بحمد للہ خلف رشید ہیں اور مولانا مرحوم کے مرکز میں مسلسل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا محمد شریف مرحوم کی زندگی پر تفصیلی کتاب لکھ رہا ہوں جو کہ ان شاء اللہ جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ!

سردار عبدالرؤف

ازھر آف مجاہد آباد

(جنگا سنگھ والا ضلع قصور)

اکتوبر 2011ء

اللہ تعالیٰ کا ڈر

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَo﴾ (الحشر: 18)

حضرات! ساتھیوں نے حکم دیا ہے کہ نیک اعمال کے فائدے اور اللہ کے ڈر کے بارہ میں کچھ عرض کرنا ہے۔

انسان اللہ سے ڈر کر اپنی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو کا ایک قطرہ بہا دے، جس جہنم کی آگ سات سمندروں کے پانی سے بھسم نہیں ہوسکتی وہ تیری آنکھ کے قطرے سے بھسم ہوسکتی ہے، اللہ پاک کا ڈر ایسی چیز ہے۔ قرآن کریم کا اعلان ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِo﴾ (الرحمن: 46)

جو انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اللہ پاک نے اِس کے لیے دوہرے باغات تیار کیے ہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا، ایک آدمی کی ساری زندگی گناہوں میں ہی گزر گئی۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُسے فکر پڑ گئی کہ اللہ کے دربار میں پیش ہونا ہے، اللہ پاک کو کیا جواب دوں گا۔ یہ اپنی اولاد کو بُلا کر کہنے لگا، میں نے جو کچھ بنایا ہے تمہاری خاطر ہی بنایا ہے، اب میرا آخری وقت ہے، میری ایک وصیت ہے، تم نے اس پر عمل کرنا ہے۔ بیٹے کہنے لگے ابا جی کیا وصیت ہے۔ کہنے لگا جب میں فوت ہو جاؤں تو میری لاش کو آگ لگا کر جلا دینا، ہڈیاں چکی میں پیس دینا، اُس کی کچھ خاک

ہوا میں اُڑا دینا، کچھ پہاڑوں پر بکھیر دینا اور کچھ پانی میں بہا دینا۔ اس کی اولاد نے اسی طرح کیا، جب بابا فوت ہوا تو انہوں نے اپنے بابا کی لاش کو آگ لگا کر جلا دیا، ہڈیاں چکی میں پیس دیں، خاک پہاڑوں پر بکھیر دی اور کچھ پانی میں بہا دی۔ اللہ پاک نے ہوا کو حکم دیا، ساری راکھ اکٹھی کردے، ساری راکھ اکٹھی ہوگی۔ اللہ کریم نے بندہ بنا دیا اور فرمایا اے میرے بندے تو نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ اس کے منہ سے یہ کلمے نکلیں گے، یہ کہے گا:

"اَللّٰھُمَّ لِخَشْیَتِكَ"

اللہ مجھے تیرا ڈر آ گیا، میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام کیا ہے۔ اللہ کریم فرمائیں گے، اگر تو مجھ سے ڈر گیا ہے تو مَیں نے تجھے معاف کر کے جنت الاٹ کر دیا ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾

(الحشر: 18)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، ہر جان کو یہ سوچنا چاہیے کہ اُس نے کل قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے۔ قیامت کا دن تو آنا ہی ہے، وہ تو بالکل قریب ہے۔ یہاں کوئی شخص گناہ کرے تو چھپتا پھرتا ہے، پولیس والوں سے کہتا ہے میرے دوستوں کے سامنے مجھے ہتھکڑیاں نہ لگانا، وہاں سارا جہان اکٹھا ہوگا۔ جناب آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک جتنی دنیا آئی ہے سب لوگ اکٹھے ہوں گے، سارے جہان کے سامنے اعلان ہو جائے گا۔ لوگو! فلاں فلاں بندے نے یہ کام کیے ہیں، اِس کا اعمال نامہ اِس کے سامنے آ جائے گا، چھوٹی بڑی غلطیاں اِس کے سامنے آ جائیں گی۔ بندہ دیکھ کر کہے گا:

﴿مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا﴾

(الکھف: 49)

"یہ کتاب کیسی ہے، اِس نے میری نہ تو کوئی چھوٹی بات چھوڑی ہے اور نہ بڑی بات چھوڑی ہے۔ اِس نے سب کچھ لکھ کر میرے سامنے پیش کر دیا ہے"

دعا کرو اللہ تعالیٰ نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کا آخری وقت ہے۔ وہ زاروقطار رو رہا ہے، لوگ پوچھتے ہیں بھائی تو اتنا کیوں رو رہا ہے۔ یہ کہنے لگا لوگو، میں نے آج اپنی زندگی کا حساب لگایا ہے، میری زندگی کے پچیس ہزار دن بنے ہیں، میں یہ سوچ رہا ہوں، اگر میں نے روزانہ ایک گناہ کیا ہوگا تو میرے پچیس ہزار گناہ ہوئے۔

یہ کوئی کوئی بندہ سوچتا ہے کہ آج مَیں نے کتنے گناہ کیے ہیں، کتنی نیکیاں کی ہیں، کتنا قرآن پڑھا ہے، کتنی جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، آج کتنی مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا ہے، کتنی مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا ہے۔ صحابیٔ رسول یہ سوچ رہا ہے، کہتا ہے میری زندگی کے پچیس ہزار دن بنے ہیں، میں نے سوچا ہے اگر روزانہ کا ایک گناہ بھی کیا جائے تو پچیس ہزار گناہ ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح بخاری میں چار جگہ یہ حدیث لائے ہیں اور بتایا ہے:

"وَرَجُلُ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ."

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، کوئی بندہ کہیں اکیلا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں، قیامت کے دن یہ بندہ اللہ کی رحمت کے سائے تلے ہوگا۔ میرے بھائیو! اس لیے کہیں اکیلے بیٹھ کر اللہ سے ڈر جایا کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى o قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا o قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى o﴾

(طٰهٰ: 124تا126)

اللہ پاک فرماتے ہیں جو دنیا میں مجھے بھلا دیتا ہے، میرے قرآن سے منہ موڑ لیتا ہے، میری یاد سے غافل ہو جاتا ہے، میں اُسے دو سزائیں دیتا ہوں، ایک دنیا کی سزا، وہ ارب پتی

بھی ہو میں اُس کی دنیا کی گزران تنگ ہی کر دیتا ہوں۔

صَنْگًا کا ایک معنٰی یہ ہے کہ دنیا میں اُس کی گزران تنگ، دوسرا معنٰی حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر ابن کثیر میں یہ کیا ہے کہ اِس کی قبر پر ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے۔ اندازہ لگاؤ! کوئی بندہ کسی کو یہ کہہ دے کہ تیرے بستر میں ''بھڑ'' گرا ہے، وہ اُسے جھاڑتا ہے کہ وہ چیز مجھے کاٹ ہی نہ لے اور اگر کوئی بے اعتبار بندہ ہی ہو، وہ کہہ دے کہ یار مجھے شک پڑا ہے، جس کمرے میں تو نے سونا ہے وہاں سانپ داخل ہوا ہے۔ وہ بندہ کبھی اُس کمرے میں نہیں سوئے گا، یہاں سارے جہان سے سچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتا ہے، اُس کی قبر میں ننانوے سانپ مقرر کیے جائیں گے۔

ایک تو دنیا کی گزران تنگ ہے، اِس وقت تو مجھے اس طرح لگتا ہے کہ ہر بندہ ہی پریشان ہے۔ لوگوں نے تو پریشان ہونا ہی ہونا ہے، اگر کوئی صدارت کی کُرسی پر بیٹھا ہے اُس سے پوچھو تو وہ بھی پریشان ہے۔ اِس کی وجہ کیا ہے کہ اللہ پاک کو چھوڑ دیا ہے، رب کے قرآن سے منہ موڑ لیا ہے، یہ دنیا کی سزا ہے۔ قرآن کہتا ہے، دوسری سزا یہ ہے کہ قیامت کے دن جب قبر سے نکلے گا تو اِس کی آنکھوں کا نور ہی نہیں ہوگا، گرتا پڑے گا، دھکے کھائے گا، ذلیل ہوگا، کہے گا اللہ میری تو اتنی موٹی موٹی آنکھیں تھیں، میں بڑی دُور تک دیکھ لیتا تھا، آج کیا ہو گیا ہے۔ آواز آئے گی تو نے دنیا میں ہم سے منہ موڑے رکھا، آج پچاس ہزار سال کا دن، ہم بھی تیری طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔

میرے بھائیو! اللہ کریم فرماتے ہیں، اگر تو ذہنی سکون چاہتا ہے، سُکھ کی روٹی کھانا چاہتا ہے، اگر تجھے رات کی نیند کی ضرورت ہے، سُکھ سے سونا چاہتا ہے!

﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o﴾ (الرعد: 28)

ہم نے سکھ اور چین اپنی یاد میں رکھا ہے ؎

ذکر اللہ دا بڑا نرالا
ٹُٹیاں دِلاں نوں جوڑن والا

تو ذِکر دے موتی رول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا
وچ قبر دے بڑا ہنیرا
اوتھے کوئی نئیں ساتھی تیرا
کوئی قبر دا ساتھ ٹول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا
بڑے بڑے ایتھے پھیرا پا گئے
آخر نوں وچ خاک سما گئے
تے بستر کر گئے گول بندیا
اللہ ہی اللہ بول بندیا

اگر تو نیک عمل کرے گا تو تیری دنیا میں بھی کام آئیں گے، قبر میں بھی کام آئیں گے، حشر میں بھی کام آئیں گے، تجھے لوگ بھی کہیں گے، بندہ اچھا تھا۔ اللہ نے ان بندوں سے تیری گواہی لینی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے، نبی عَلَیہِ السَّلام کے سامنے ایک جنازہ آیا۔ لوگ کہنے لگے آقا یہ بندہ بڑا ہی نکما تھا، آپ عَلَیہِ السَّلام فرماتے ہیں:

"وَجَبَتْ لَهُ."

ایک اور جنازہ آیا۔ لوگ کہنے لگے آقا یہ بندہ بڑا اچھا تھا، آپ عَلَیہِ السَّلام فرماتے ہیں:

"وَجَبَتْ لَهُ."

اُس کے لیے واجب ہوگئی ہے۔ اس کے لیے بھی فرمایا ہے، اس کے لیے واجب ہوگئی۔

آپ عَلَیہِ السَّلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم اَجمَعِین پہلے بندے کے بارہ میں تم نے کہا یہ برا آدمی تھا،

"اَنْتُمْ شُهَدَاءُ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ."

تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ اللہ پاک نے تمہاری گواہی لے کر پہلے پر جہنم واجب

کر دی ہے، دوسرے کے بارہ میں تم نے کہا ہے، یہ بندہ اچھا ہے۔ اللہ پاک نے تمہاری گواہی لے کر اُسے جنت الاٹ کر دی ہے۔

میرے بھائی! تو نیک اعمال کرے گا، تجھے دنیا بھی اچھا کہے گی اور یہ عمل تجھے کام بھی آئیں گے۔ تو بُرے اعمال کرے گا تو یہاں بھی ذلیل ہوگا اور اگلے جہان بھی ذلیل ہوگا، نیک اعمال کا دنیا میں بھی فائدہ ہے۔

اللہ کے نبی جناب محمد ﷺ فرماتے ہیں، تین آدمی جا رہے تھے، جاتے جاتے طوفان اور بارش آ گئی۔ انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی، اوپر سے پہاڑی کا ایک پتھر کھسک کر غار کے دروازے کے آگے آ گیا، جس سے دروازہ بند ہو گیا۔ پتھر اتنا وزنی تھا کہ یہ ہٹا نہیں سکتے تھے، کہنے لگے اب ہمیں خوراک اور پانی بھی نہیں ملے گا، ہم یہیں مر جائیں گے۔ سوچ سوچ کر تینوں ہی کہتے ہیں، اگر کوئی زندگی کے اندر نیکیاں کی ہیں تو انہیں یاد کر کے اللہ کے سامنے نیکیوں کا وسیلہ پیش کرو، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اِس مصیبت سے نجات دے دے۔ یہ مسئلہ سمجھ لینا کہ نیک زندہ بندے کا وسیلہ لینا بھی جائز ہے اور نیک عمل کا وسیلہ لینا بھی جائز ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے، بارش بند ہوگئی، لوگ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے!

کون سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ! جن کا عقیدہ اتنا پختہ ہے، حدیبیہ کے مقام پر جس درخت کے نیچے نبی پاک ﷺ نے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بیعت لی، ایک وقت آیا کہ لوگ بطور تبرک اُس درخت کے نیچے جا کر بیٹھنے لگے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا، فرمانے لگے لوگوں کے ذہن خراب ہو جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ درخت جڑوں سے کٹوا کر سہاگہ پھیر دیا، تاکہ کسی بندے کا عقیدہ ہی خراب نہ ہو۔

کون سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ! لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ جس لشکر کے ساتھ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہوں اُسے کبھی شکست ہو ہی نہیں سکتی، فتح ہی فتح ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آرڈر دیا، خالد کمانڈر نہیں رہ سکتا صرف ایک سپاہی کی حیثیت سے فوج میں لڑ سکتا ہے تاکہ لوگوں کے ذہن خراب نہ ہوں۔

میرے دوستو! بارش بند ہوگئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو باہر لے گئے اور باہر جا کر دُعا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ."

اللہ جب ہمیں پہلے بارش کی ضرورت ہوتی تھی تو ہم تیرے نبی ﷺ کا وسیلہ لے کر بارش کی دعا کرتے تھے۔ تو رحمت کی بارش برسا دیتا تھا، اے اللہ تیرا نبی ﷺ تو دنیا سے جا چکا ہے، اب ہم تیرے نبی کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے ہیں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں، آپ دعا کریں۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی تو میرے اللہ نے رحمت کی بارش برسا دی۔

میرے دوستو! بات سمجھو، زندہ بندے سے دعا کروانی بھی جائز اور زندہ بندے کا وسیلہ ڈال کر دعا کروانی بھی جائز ہے۔ بڑا چھوٹے سے دعا کروا سکتا ہے اور چھوٹا بڑے سے دعا کروا سکتا۔ سنن ابی داوٗد کی روایت ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ سے عرض کرتے ہیں۔ آقا مجھے عمرے کی اجازت دو، مَیں عمرہ کر کے آؤں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، عمر تجھے اجازت ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا:

"لَا تَنْسَنَا فِیْ دُعَائِكَ یَا اُخَیَّ."

میرے بھائی جب تو بیت اللہ کے غلاف کو ہاتھ ڈال کر دعائیں کرے تو ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا۔ مجھ محمد ﷺ کو بھی اپنی دعا میں یاد رکھنا۔

میرے بھائیو! یہ تین بندے پہاڑ کی غار کے اندر قابو آ گئے۔ کہتے ہیں، اپنے کوئی نیک اعمال یاد کرو، انہوں نے اپنے نیک اعمال یاد کیے۔ نیک عمل کیا کرو، کوئی کہنے والا کہتا ہے

چنگے کم اللہ نوں بھاون تے قبر اندر کم آون
بریاں کماں وچ رب نہ راضی ہر جگہ پکڑاون

اللہ پاک نے جگہ جگہ ناکے لگائے ہوئے ہیں، وہاں چیکنگ بڑی سخت ہے۔ کہیں نماز چیک کی جائے گی، کہیں زکوٰۃ چیک کی جائے گی، کہیں تیرا حج چیک کیا جائے گا۔ اس لیے غور کر۔ ان تینوں میں سے ایک کھڑا ہو گیا، کہتا ہے اے عرش والے، تجھے پتہ ہے، میرا اماں باپ

بوڑھا تھا۔ میں زمیندارہ کرتا تھا، باہر بھیڑ بکریوں اور ڈاچیوں کا دودھ لا کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر اپنے بیوی بچوں کو پلاتا تھا۔ ایک دن میں لیٹ ہو گیا، میرے آنے سے پہلے میری ماں سو گئی تھی، میرا ابا بھی سو چکا تھا، میرے چھوٹے چھوٹے بچے میرے پیروں میں رو رہے تھے، کہتے تھے ابو ہمیں دودھ پلا۔ میں نے کہا یہ ہو ہی نہیں سکتا، جب تک میری ماں اور میرا ابا دودھ نہیں پئے گا، تمہیں دودھ کا گھونٹ بھی نہیں دوں گا۔

کیسا ماں باپ کے ساتھ پیار ہے۔ کہتا ہے پہلے ماں دودھ پئے گی، باپ دودھ پئے گا پھر بیوی بچے پئیں گے۔ اللہ ہمارے نوجوانوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ ماں باپ کی دعا لیا کرو اور بددعا سے بچا کرو۔

بدنام زمانہ ڈاکو فضیل بن عیاض ماں کے پاس سویا ہوا ہے، آدھی رات کا وقت ہے۔ ماں کہتی ہے اے فضیل، بیٹا پیاس لگی ہوئی ہے، اُٹھ کر مجھے پانی کا گھونٹ پلا۔ فضیل اُٹھ کر پانی کا مٹکا دیکھتے ہیں، پانی کوئی نہیں۔ سوچتے ہیں پتہ نہیں ماں کو کتنی پیاس لگی ہوئی ہے، آج کا نوجوان ہوتا تو کہتا، امی سو جا۔ تجھے پیاس لگی ہوئی ہے کیا تو نے کریلے کھائے ہیں، لیکن فضیل بن عیاض کیسا ہے۔ جوتی بھی نہیں پہنی، پانی کا مٹکا سر پر اٹھا لیا ہے، ایک میل دور چشمہ ہے جہاں سے پانی لے کر آتا ہے۔ میل دوڑ کر گئے، میل دوڑ کر آئے۔ سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا ہے، واپس آنے تک امی سو گئی۔ فضیل بن عیاض اپنے ہاتھ میں پانی کا پیالہ پکڑ کر ماں کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ کہتا ہے امی کو جگانا بھی نہیں کہیں ماں کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ بوڑھوں کی نیند خراب ہو جائے تو دوبارہ نیند نہیں آتی، یہ پانی کا پیالہ پکڑ کر سرہانے کھڑا ہے۔ ایک گھنٹہ گزر جاتا ہے لیکن ماں کو بیدار نہیں کرتا، دو گھنٹے بیت جاتے ہیں ماں کو نہیں جگایا، تین گھنٹے گزر جاتے ہیں، ماں نے کروٹ لی تو آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ فضیل پانی کا پیالہ پکڑ کر کھڑا ہے۔ پوچھتی ہے فضیل تو کیسے کھڑا ہے؟ کہتے ہیں امی جی، آپ نے پانی مانگا تھا، میں چشمے سے پانی لے کر آیا ہوں۔ آپ میرے آنے تک سو چکی تھی، میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا۔ ماں نے اٹھ کر پانی پیا اور آسمان والے کے سامنے ہاتھ باندھ کر دعا کرتی ہے، اللہ

تعالیٰ میرے فضیل کو اپنا ولی بنا لے۔ ماں کی دعا بڑی قیمتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ماؤں سے دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

یہ کہتا ہے یا اللہ! میری ماں بھی بوڑھی، میرا باپ بھی بوڑھا، بچے تڑپ رہے ہیں، کہتے ہیں ابو جی دودھ پلاؤ، وہ میرے پیروں میں ہی سو گئے۔ یہ کہتا ہے پہلے میری ماں دودھ پیئے گی باپ دودھ پیئے گا پھر تمہیں ملے گا دن چڑھ گیا، اللہ اگر تجھے میرا یہ عمل پسند ہے:

"فَافْرُجْ عَنَّا هٰذَا ."

یہ جو مصیبت پڑ گئی ہے اسے دور کر دے۔ حدیث پاک میں آتا ہے، پتھر تھوڑا سا کھسکا، معمولی سا سوراخ ہو گیا، ہوا آنے لگی لیکن ابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرا آدمی کھڑا ہو گیا، کہتا ہے اللہ تجھے پتہ ہے میں نے ایک مزدور رکھا۔ میں نے اُس سے مزدوری طے کر لی کہ تو شام تک کام کرے گا تو اتنی مزدوری دوں گا۔ شام ہوئی تو میں نے اُسے کہا بھائی جان یہ اپنی مزدوری لو، وہ کہنے لگا میں نے کام زیادہ کیا ہے یہ مزدوری کم ہے، مجھے مزدوری زیادہ دے۔ میں نے اُسے کہا میں نے تیرے ساتھ مزدوری طے کی تھی کہ تیری اتنی مزدوری ہے اس لیے تو اپنی مزدوری لے، وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ میں نے اُس کے دو کلو جَو فروخت کر کے ایک بکری خریدی، پھر آہستہ آہستہ بکریوں کا ریوڑ بن گیا۔

اصل میں بات یہ ہے کہ جب نیت صحیح ہو تو اللہ بھی بھاگ لگا دیتا ہے، اگر نیت خراب ہو تو اللہ بھاگ نہیں لگاتا۔ مولانا ابراہیم خادم مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ؎

او تھے کدی وی رب نئیں رحم کردا، جتھے نیتاں دے وچ کھوٹ ہووے
اوتھوں برکتاں رب اٹھا لیندا، جتھے وچ بھراواں انجوٹ ہووے
جُھگا کدی او خیر نال وسیا نئیں، جتھے وَسدا نت دا سوٹ ہووے
اُس وعظ وچ نفع نئیں کوئی ہُندا، گل گل اندر جتھے چوٹ ہووے

یہ کہتا ہے یا اللہ تجھے میری نیت کا پتہ تھا۔ میں نے ایک بکری خریدی اُس سے ریوڑ بن گیا۔ پھر میں نے کچھ بکریاں بیچ کر ایک غلام خرید لیا۔ ریوڑ بھی بن گیا اور غلام اُن کا چرواہا

بن گیا۔ وہ مزدور بندہ جو اپنی مزدوری چھوڑ کر گیا تھا، اُس پر زیادہ غریبی آ گئی۔ ایک دن مجھے آ کر کہنے لگا، اے بھائی اللہ والے پچھلے سالوں کی بات ہے، میں نے تیری مزدوری کی تھی، اُس وقت میں ناراض ہو کر چلا گیا۔ آج مجھ پر تنگ دستی کے دن آ گئے ہیں وہ میری اُس وقت کی دو چار کلو جَو مزدوری بنتی تھی، وہی دے دے۔ یا اللہ تجھے پتہ ہے، میں نے اُس آنے والے مزدور سے کہا، یہ چرواہے سمیت جتنی بکریاں پھر رہی ہیں، تیری ہی ہیں اور چرواہا بھی تیرا ہی ہے۔

بتاؤ! آج کل کسی کا حق کون دیتا ہے۔ اب تو حال یہ ہے کسی سے کوئی دو چار، دس ہزار روپے لے لے تو وہ کہتا ہے، اللہ کرے یہ سارے مر جائیں مجھے کوئی پوچھے نا، لیکن یہ کہتا ہے بھائی یہ بکریاں بھی تیری ہیں، میرے کلو دو کلو جَو بنتے ہیں وہی دے دو، میری اتنی بکریاں کہاں ہیں۔ میں نے کہا نہیں، میں نے تیرے اُن جوؤں کا یہ سب کچھ بنایا ہے، یہ تیرا ہی ہے لے جا۔ وہ اپنا مال لے گیا، کہتا ہے یا اللہ اگر تجھے میرا یہ عمل پسند ہے تو ہمیں پہاڑ کی غار سے نجات دے دے۔ نبی عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں، پتھر تھوڑا سا اور کھسکا لیکن ابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔

تیسرا بندہ کھڑا ہو گیا۔ وہ کہنے لگا یا اللہ تجھے پتہ ہے، میرے چچا کی بیٹی بڑی غریب تھی۔ ایک دن وہ مجھ سے پیسے لینے کے لیے آئی، میں نے کہا جو میں چاہتا ہوں تجھے پتہ ہے، پہلے میں بُرائی کروں گا بعد میں تجھے کچھ دوں گا۔ یہ کہنے لگی اللہ کے بندے میرے بچے بھوکے مر رہے ہیں مجھے کچھ دے میں ذرا اُن کو لالچ لگا آؤں، یہ بے چاری گئی، واپس آئی۔ مَیں برائی کے لیے تیار ہوا تو اُس نے مجھے اللہ کا ڈر یاد دلایا۔ کہتی ہے اللہ سے ڈر جا۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گا، آج تو بے غیرتی کرنے لگا ہے، دو چار منٹ لذت کی خاطر ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائے گا۔ کہتا ہے یا اللہ میں نے تجھ سے ڈر کر اُسے معاف کر دیا، اگر تجھے میرا یہ عمل پسند ہے تو ہمیں پہاڑ کی غار سے نجات دے دے، پتھر نیچے ہو گیا۔

کبھی کبھی اِس طرح ہوتا ہے کہ کوئی عورت وعظ کرے، دل لگا کر سمجھا دے تو بات بندے کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے

ہیں، نبی پاک ﷺ نے یہ واقعہ ہمیں کئی مرتبہ سنایا ہے۔ علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے الترغیب میں لکھا ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی پاک ﷺ نے ہمیں یہ واقعہ تقریباً بیس مرتبہ سنایا ہے کہ پہلے زمانے کے اندر ایک کِفل نامی بدمعاش، شرابی، زانی اور چور بندہ تھا۔ اس طرح کی ایک بی بی پیسے لینے کے لیے اس کے پاس آئی۔ یہ کہتا ہے بی بی جو میں چاہتا ہوں تجھے پتہ ہے، یہ بی بی بے چاری کہنے لگی اے اللہ والے میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھوکے مر رہے ہیں، مجھے کچھ نہ کچھ دے، میں پھر آ جاؤں گی۔ یہ کفل نامی بندہ جب برائی کے لیے تیار ہوا تو یہ بی بی زار و قطار رو رہی ہے۔ یہ بی بی کہتی ہے، اے اللہ والے آج تو برائی کرنے لگا ہے، میں اس لیے رو رہی ہوں، کل رب کو کیا جواب دوں گی۔ اللہ سے ڈر جا، اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گا۔

اس بی بی نے ایسی وعظ کی، یہ کفل نامی بندہ سوچتا ہے میری ساری زندگی گناہوں میں گزر گئی ہے اور یہ ایک گناہ کرنے سے اِتنا ڈر رہی ہے، اس نے بھی رونا شروع کر دیا۔ کہتا ہے بی بی گواہ ہو جا، میں اللہ سے ڈر گیا ہوں۔ آج کے بعد میں کوئی بھی گناہ نہیں کروں گا، صبح ہوئی لوگ کہنے لگے آج چوہدری صاحب اٹھ کر باہر آئے ہی کوئی نہیں۔ لوگ جمع ہو گئے، ایک آدمی کی اچانک ہی دروازے پر نظر پڑ گئی۔ کیا لکھا دیکھتا ہے، اللہ کی طرف سے آٹومیٹک ہی لکھا گیا ہے۔ ”قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ الْكِفْلَ“ اللہ کریم نے اس کفل نامی بندے کے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔

میرے بھائیو! اللہ کا ڈر بڑی چیز ہے، کبھی تو بھی اللہ سے ڈر جایا کر۔ رات کا وقت ہے، آج تیرے حکمران پہرے دار بٹھا کر سو جاتے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سوتے نہیں، رات کو جاگ کر گلیوں میں گشت کرتے ہیں، چکر لگاتے ہیں کہ میری حکومت میں کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں، کوئی بندہ پریشان تو نہیں، کہیں کوئی ڈاکو ڈاکہ تو نہیں ڈال رہا۔ فجر کی اذان کا وقت تقریباً ہو ہی گیا ہے، ایک بی بی اپنی بیٹی سے کہتی ہے، اٹھو اور دودھ میں پانی ڈال لے بیٹی جواب دیتی ہے امی کیا تجھے پتہ نہیں، حکومت کس کی ہے اور حکمران کون ہے۔ ماں کہتی ہے

بیٹی، یہ بات تو بالکل صحیح ہے کہ حکمران عمر ہے۔ وہ تو کہیں آرام کی نیند سویا ہوگا، بیٹی کہتی ہے امی بات سن لے۔ عمر انسان ہے اُسے نیند آ سکتی ہے لیکن عمر کا رب کبھی بھی نہیں سوتا۔ اللہ کی قسم ہے!

چور چوری کرے، رب دیکھ رہا ہے۔

زانی زنا کرے، رب دیکھ رہا ہے۔

ڈاکو ڈاکہ ڈالے، رب دیکھ رہا ہے۔

دوکاندار بھولے بھالے گاہک کی آنکھوں میں دھول ڈالے، رب دیکھ رہا ہے۔

وہ تیری ایک ایک عادت نوٹ کر رہا ہے، تیرے ہاتھوں نے ہی قیامت کے دن گواہی دینی ہے، بعض بندے ایسے ہوں گے جو کہیں گے، اللہ جو کراماً کاتبین نے لکھا ہے، ہم اسے نہیں مانتے۔ اللہ پاک زمین سے فرمائیں گے، تو بول کر بتا کہ یہاں بیٹھ کر اس نے گناہ کیا تھا۔ پھر زمین بتائے گی یا اللہ اِس نے یہاں بیٹھ کر قرآن پڑھا تھا اور یہاں بیٹھ کر گناہ کیا تھا۔ بندہ کہے گا یا اللہ میں زمین کی گواہی بھی نہیں مانتا:

اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝﴾ (يٰس: 65)

اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور یہ ہاتھ بولنا شروع ہو جائیں گے، پیر گواہی دیں گے، اس کے ہاتھ پیر بولیں گے تو یہ اپنے جسم کو ملامت کرے گا کہ تیرے لیے تو میں سب کچھ کرتا رہا ہوں، آج تو ہی میرے خلاف ہو گیا ہے۔ یہ جسم بول کر کہے گا:

﴿اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ﴾ (حٰم السجدۃ: 21)

آج ہمارے اختیار کی تو بات ہی کوئی نہیں رہ گئی، ہمیں عرش کا رب بُلا رہا ہے، ہاتھ پیر بھی تیرے خلاف ہو جائیں گے۔ اللہ ان ہاتھوں سے نیکی کرنے اور ان پیروں سے نیکی کی طرف آنے کی توفیق عطا فرما اور زبان سے اپنا ذکر نصیب فرما۔ آمین!

میرے بھائیو! دیکھو جن کو فکر ہے، ماں کہتی ہے بیٹی دودھ میں پانی ملا، تھوڑا سا پیچھے چلے جاؤ نا، پہلے لوگ دودھ میں پانی ملاتے تھے، اب یہ دَور آ گیا ہے، لوگ پانی میں دودھ ملاتے ہیں۔ اگر کسی گوالے سے کہیں یہ دودھ پتلا ہے، وہ کہتا ہے بھینسوں نے پانی زیادہ پی لیا ہوگا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

جب تو یہ کام کرتا ہے، تیرا رب تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کی ماں کہتی ہے بیٹی دودھ میں پانی ملا، بیٹی کہتی ہے اماں کیا تجھے پتہ نہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت ہے۔ ماں کہتی ہے عمر رضی اللہ عنہ کہیں سویا ہوگا، بیٹی کہتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ تو سوسکتا ہے لیکن اُس کا رب نہیں سوسکتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کے دروازے پر نشان لگا دیا اور صبح اُس گھر والوں کو بلا کر فرمایا، اے گھر والو! بیٹی تمہاری ہو اور بہو میری ہو، مجھے اپنی بچی کا رشتہ دے دو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کے لیے اُس بچی کا رشتہ لیا جس کے دل میں اللہ کا ڈر تھا۔ تنکوں کی جھونپڑی میں رہنے والی ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل حکمران کی بہو بن گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے بھاگ لگائے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اِس بیٹے کی لڑکی سے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پیدا فرمائے، جنہوں نے ڈھائی سال خلافت کی اور ڈھائی سال میں اتنا امن قائم کر دیا کہ بھیڑیا اور بکریاں اکٹھے چر رہے ہیں اور ایک ہی گھاٹ سے پانی پی رہے ہیں لیکن بھیڑیا بکریوں کو کچھ کہتا ہی نہیں۔

دو آدمی جا رہے تھے، انہوں نے دیکھا کہ بھیڑیا اور بکریاں ایک ہی جگہ سے پانی پی رہے ہیں لیکن بھیڑیا حملہ ہی نہیں کرتا، واپس آئے تو انہوں نے دیکھا بھیڑیئے نے چرتے چرتے اچانک حملہ کر دیا۔ وہ دونوں آدمی کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج مسلمانوں کا حکمران فوت ہو گیا ہے۔ بعد میں پتہ چلا کہ واقعی سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے ہیں۔ میرے دوستو! رات کا وقت ہے، آدھی رات ہونے کو ہے گھوڑے کے چلنے کی آواز آ رہی ہے، سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کان لگاتے ہیں کہ آدھی رات کے وقت کون آ رہا ہے۔ پتہ چلا کہ ایک جنگ سے قاصد آ رہا ہے، اُس نے گھوڑا سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے

باندھ دیا اور اندر چلا گیا۔ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ملے، باتیں ہوئیں۔ آپ سنتے رہے وہ کہنے لگا حضرت آپ کے بیوی بچوں کا کیا حال ہے؟ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پھونک مار کر چراغ بجھا دیا اور اُس سے اندھیرے میں باتیں کرتے رہے۔ وہ بعد میں کہتا ہے حضرت آپ نے چراغ کیوں بجھایا تھا، فرمانے لگے اس چراغ میں بیت المال کا تیل جل رہا ہے، اب تو گھر والوں کی باتیں پوچھ رہا تھا، میری تیری ذاتی باتیں تھیں، میں نہیں چاہتا کہ ہماری ذاتی باتوں میں سرکاری خرچہ ہو جائے۔

قرآن کہہ رہا ہے:

﴿وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾

(یوسف: 22)

اللہ پاک فرماتے ہیں جب میرا نبی یوسف جوان ہوا تو ہم نے بڑی خوبصورت جوانی دی، جس بی بی کے گھر میں رہتے تھے، وہ بی بی دیکھ کر نہ رہ سکی، وہ داؤ لگاتی رہی۔ آخر ایک دن اُس کا داؤ لگ ہی گیا، اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کو اندر لے جاتی ہے۔

﴿وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ﴾ (یوسف: 23)

غَلَّقَ يُغَلِّقُ کا معنی ہے۔ تالا لگانے کے بعد کھینچ کر دیکھتی ہے، کہیں کوئی تالا کھلا تو نہیں، سارے دروازوں کو تالا لگا کر اندر چلی جاتی ہے۔ یہ بی بی بڑی مکار تھی، اس کا ایک لکڑی کا بُت پڑا ہوا تھا، یہ اپنا دوپٹہ اتار کر اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگی۔ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، تو یہ کیا کرنے لگی ہے۔ بی بی کہتی ہے اے یوسف یہ میرا رب ہے، میں اس کی پُوجا کرتی ہوں، آج میں اس کے سامنے غلط کام کرنے لگی ہوں۔ میں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے تاکہ مجھے دیکھ نہ سکے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں بی بی تیرے رب کی آنکھوں پر پٹی بندھ گئی اب تیرا رب نہیں دیکھ سکتا، میرے رب سے تو چھپے بھی چھپا نہیں جا سکتا۔ یہ بی بی کہتی ہے: هَيْتَ لَكَ ، جناب یوسف علیہ السلام نے آنکھیں نیچے کی ہوئی ہیں، اوپر دیکھتے ہی نہیں۔ یہ بی بی منت سماجت کر رہی ہے، کہتی ہے یوسف میں تو بالکل تیار کھڑی ہوں، تو میری

طرف دیکھتا کیوں نہیں۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں، مَعَاذَ اللّٰہِ، بی بی اللہ کی پناہ۔ میں تجھے دیکھوں یا اپنے دیکھنے والے کو دیکھوں، ان آنکھوں سے میں نے رب کا دیدار کرنا ہے، میلی آنکھوں کو رب کا دیدار نہیں ہوگا۔

میرے دوست! تو بھی کسی کی بہو بیٹی کی طرف بُری نظر سے نہ دیکھا کر۔ ایسے ہی چوک میں کھڑا نہ ہو جایا کر، گلیوں بازاروں کے موڑ پر نہ کھڑا ہوا کر، کسی کی بہو بیٹی کو پریشان نہ کیا کر۔ ذہن سے سوچا کر، آج تو کسی کی بیٹی کو پریشان کر رہا ہے، ہوسکتا ہے کل تیری بیٹی کو کوئی اور پریشان کرے۔ خیال کیا کر، کہیں تیری کی ہوئیں تیری گھر والی بے گناہ قابو نہ آ جائے۔

بھائیو! جو اللہ کے بندے ہوتے ہیں اُن کی آنکھوں میں اللہ کا ڈر ہوتا ہے۔ ملک روم کے ساتھ جنگ جاری ہے، مسلمانوں کو فتح ہی فتح ہو رہی ہے، روم کا بادشاہ اپنے پوپ پادریوں کو بلا کر کہتا ہے، ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے، ہم اپنی جوان بیٹیوں کو بناؤ سنگھار کر کے مسلمانوں کی فوج میں بھیجیں اور ساتھ تربیت بھی اِس طرح کی دیں کہ ان کو بے غیرتی کی طرف مائل کریں۔ یہ میک اپ کر کے چوکوں میں جا کر کھڑی ہو جاتیں، چھابڑیاں لے کر سودا بیچنے کے لیے اسلامی فوج کے اندر چلی جاتیں، میں بھی اپنی بچی بھیجنے کے لیے تیار ہوں، پوپ پادری کہتے ہیں اپنے ملک کو بچانے کے لیے اپنی بچیوں کی عزت قربان کر دو، یہ اپنی جوان بچیوں کو بناؤ سنگھار کر کے انہیں بے غیرتی کی طرف لانے کے لیے مسلمانوں کی فوج میں بھیجتے ہیں، امیرِ لشکر کو پتہ چلا، یہ اونچی جگہ پر چڑھ کر کہتا ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (نور: 30)

اللہ پاک فرماتے ہیں مومنوں سے کہہ دو، اپنی نظریں نیچی کر لیں، اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، امیرِ لشکر نے ایک ہی آیت پڑھی۔ ان مومنوں نے نگاہیں نیچے کی ہوئی ہیں، یہ کسی بی بی کی طرف دیکھتے ہی نہیں، یہ پوپ پادری مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان کیا کرتے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ حیاء اور شرم والی آنکھیں ہیں، اعلان کر دیتے ہیں

جن میں اتنی حیاء اور شرم ہو اُن کا کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔

میرے بھائی! اپنے اندر شرم اور حیاء پیدا کر، میں تجھے ایک بی بی کا تذکرہ سناؤں۔ یہ نوجوان بی بی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا٥ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا٥ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا٥﴾

(مریم: 16تا18)

سیدہ مریم علیہا السلام اکیلی ہیں، سارے نوریوں کے سردار جناب جبرائیل علیہ السلام سیدہ مریم علیہا السلام کے سامنے حسین وجمیل نوجوان بن کر آئے تو سیدہ مریم علیہا السلام نے دُہائی دے دی:

وے چلا جا ویرا میں کلی ہی کلی ہاں
تو مرد بیگانہ ڈاڈا تیرے توں سنگی ہاں
رب رحمٰن دیاں پناواں بھی منگیاں
دُور ہو ایتھوں چلا جائیں

بعض لوگ کہتے ہیں، پیروں فقیروں سے کیا پردے کرنے ہوتے ہیں، حالانکہ بعض پیر اتنے بے غیرت ہوتے ہیں، جہاں دو چار دس دن رہ جائیں، وہاں کوئی جی کم ہوتا ہے یا بڑھا ہوتا ہے۔ اللہ ان سے محفوظ فرمائے لیکن سیدہ مریم علیہا السلام جبرائیل علیہ السلام کو دیکھ کر کہہ رہی ہیں ع

پانویں تو نیک تاں بھی ایتھے کھلونا
ہو جا کنڈیتا میرے سامنے ہونا
کہنڈا جبرائیل بی بی مریم تو رو نا
مَیں ملک ہاں آدمی ناہیں
مَیں آپ نئیں آیا مینوں اللہ گھلایا اے
تے دسے جاواں پتر اوہنے حکم فرمایا اے

آ کھدی مریم میں نہ عقد کرایا اے

کیویں جناں گی بچے تائیں

بی بی میں خود نہیں آیا، مجھے عرش والے نے بھیجا ہے، جا مریم علیہا السلام کو بغیر خاوند کے ہی بچے کی مبارک دے آ۔

یہ ہے اللہ کی قدرت، ایک ہوتی ہے فطرت۔ فطرت یہ ہے کہ باپ ہو تو بچہ پیدا ہوتا ہے اور قدرت یہ ہے کہ بغیر باپ کے بچہ پیدا ہو۔ جیسا کہ جناب آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور جنابہ حواء علیہا السلام کو بغیر ماں کے پیدا کیا۔ قرآن کریم کہتا ہے: خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا" جناب آدم علیہ السلام سے اُس کی بیوی پیدا کی، آپ سو رہے تھے کہ اللہ پاک نے آپ کی بائیں پسلی کو پھاڑ اندر سے جنابہ حواء علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔ اللہ پاک نے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ سیدہ مریم علیہا السلام کنواری ہیں، جوان ہوئیں۔ جبرائیل علیہ السلام آئے تو آپ نے دوہائی دے دی، تو کون ہے:

﴿اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ﴾ (مریم: 18)

میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، میری آنکھوں سے دُور ہو جا۔ وہ کہتا ہے میں تو جبرائیل ہوں، آپ فرماتی ہیں تو کس طرح آیا ہے، کہنے لگا تجھے بچے کی خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں۔ سیدہ مریم علیہا السلام فرماتی ہیں:

﴿اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا۝﴾

(مریم: 20)

جبرائیل مجھے تو آج تک غیر محرم بندے نے ہاتھ نہیں لگایا، بیٹا کس طرح ہوگا۔ مولانا صمصام مرحوم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، یہ ہے اللہ کی قدرت ؏

بس جنن دا ویلا اوسے وقت ہی ہو گیا

مریم نوں درد طرف کھجی تے ہو گیا

جو بُنھی سی اُتوں بس مُڈھ ای رہ گیا

پا لیا چُھا اودے تائیں

یہ ہیں نیک بیبیاں جن کے دلوں میں اللہ کا ڈر ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں: مَعَاذَ اللّٰہِ۔ اللہ کی پناہ۔

بخاری شریف کی حدیث ہے۔ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مجھے اللہ پاک نے آنکھوں سے دکھایا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے، آگ کے ڈرم بنے ہوئے تھے جس میں برہنہ مرد اور برہنہ عورتیں جل رہی تھیں۔ آگ انہیں اوپر اٹھا لیتی تھی، معلوم ہوتا تھا باہر گریں گے لیکن وہ اندر ہی گر جاتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل علیہ السلام یہ بندے کون ہیں جن کو آگ جلا رہی ہے۔ جناب جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں آقا یہ آپ کی اُمت کے زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔ یہ قیامت تک جلتے ہی رہیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ آنکھوں کا حیاء نصیب فرمائے۔ آمین!

میرے بھائی! اپنی آنکھوں میں حیاء پیدا کر، تیرا حیا تو ٹی وی، وی سی آر اور ڈش نے ختم کر دیا ہے، ابھی بھی تو کہتا ہے، ٹی وی کا کیا نقصان ہے جس طرح ٹی بی کی بیماری جان نہیں چھوڑتی، جس کو ٹی وی لگ جاتا ہے یہ بھی جان نہیں چھوڑتا، اب تو تیری دوکان خوب صورت نہیں لگتی جب تک اندر کسی اداکار کی تصویر نہ لگی ہو، کسی کنجری کی تصویر نہ لگی ہو، تیرے کاروبار میں برکت نہیں پڑتی، تو کہتا ہے یہ اداکاروں کی تصویریں لگی ہیں اِسی لیے تو گاہک آ رہے ہیں۔ اب اندازہ لگاؤ، سگریٹ کی ڈبی بنی ہو تو اوپر بی بی کی تصویر بنی ہوئی ہے، کون سی چیز ہے جس پر کسی کنجری کی تصویر نہیں بنی۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اِس ملک کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یا اللہ میرے ایمان پر ڈاکہ پڑنے لگا ہے، دروازے بھی بند ہیں اب کیا کروں؟ فرماتے ہیں ؎

نال فریب لیائیں ایں مینوں، اندر واڑ زلیخا
چھوڑ پلہ میں باہر جاواں، نہ کر خوار زلیخا

اے بی بی تو کہاں ڈاکہ ڈالنے لگی ہے ؎

آپ پیغمبر جد پیغمبر تے باپ پیغمبر میرا
حق میرے وچ ٹھیک ارادہ نئیں زلیخہ تیرا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یوسف دوڑ جا۔ یا اللہ دروازے بند ہیں، فرمایا یوسف برائی سے نفرت کر کے تو دوڑ، دروازے میں کھول دوں گا۔

جناب یوسف علیہ السلام اللہ سے ڈر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے کیا صلہ دیا، تھوڑی سی تکلیف تو آئی، تکلیفیں تو آتی ہیں، ﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ (الانشراح:6) پہلے تنگی آتی ہے پھر آسانی آتی ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام کو جیل جانا پڑ گیا، بڑا لمبا چوڑا واقعہ ہے۔ بیبیاں اکٹھی ہو کر جناب یوسف علیہ السلام کے اردگرد جمع ہو گئیں، کہتی ہیں یوسف علیہ السلام کو ہماری بات ماننا پڑے گی، ورنہ جیل جانا پڑے گا۔ جناب یوسف علیہ السلام وہاں ہی کھڑے ہو کر فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ﴾ (یوسف:33)

یا اللہ اس بے غیرتی سے مجھے جیل کی کوٹھڑی اچھی ہے۔ آپ کتنے سال ہی جیل میں رہے، اب رب اس کی قدر و قیمت ڈالنے لگا ہے۔ جناب یوسف علیہ السلام کو جیلوں سے نکال کر تختِ مصر پر بٹھانے لگا ہے۔ ملکِ مصر کے بادشاہ کی عمر لمبی ہو گئی، یہ مرتا ہی نہیں، ساقی اور باورچی نے بیٹھ کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کو زہر دے دیں۔ اصل میں یہ کرسی ہی ایسی ہے جو اس پر بیٹھ جاتا ہے وہ جلدی جان نہیں چھوڑتا، اُسے پھانسی پر لٹکانا پڑتا ہے یا کچھ اور کرنا پڑتا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اِس ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

یہ کہنے لگے بادشاہ مرتا ہی نہیں، اِس کو زہر دے کر مارو۔ ایک کہے زہر نہ دیں ہم نے اِس کا نمک کھایا ہے، اس کی نوکری کرتے ہیں، دوسرا کہتا ہے زہر دے دیں، باورچی روٹی لے کر گیا اور ساقی پانی لے کر گیا۔ ایک کہتا ہے بادشاہ سلامت یہ پانی نہ پئیں اس میں زہر ہے، دوسرا کہتا ہے روٹی بھی نہ کھانا اس میں بھی زہر ہے۔ بادشاہ نے کہا، پہلے اِن دونوں کو جیل میں بند کرو پھر تحقیق کرتے ہیں۔ جب تحقیق کی تو ایک سچا نکلا۔ یہ جیل میں گئے تو وہاں ان کو خواب آیا، ایک کو خواب آیا، سر پر روٹیاں اٹھائی ہوئی ہیں اور اُس میں سے جانور کھا

رہے ہیں۔ دوسرے کو خواب آیا کہ وہ رس نچوڑ کر بادشاہ کو پلا رہا ہے۔ انہوں نے جناب یوسف علیہ السلام کے آگے خواب رکھا تو آپ نے تعبیر کردی، فرمایا تم میں سے ایک پھانسی لگ جائے گا اور دوسرا رہا ہو کر نوکری پر بحال ہو جائے گا۔ جو رہا ہونے لگا تھا اُسے آپ نے فرمایا، جب تو رہا ہو کر بادشاہ کے پاس جائے تو وہاں میری بھی بات کرنا کہ ایک بندہ بغیر گناہ کے ہی جیل میں پڑا ہے۔

بھائیو! جیل کوئی اچھی چیز تو نہیں، آخر جیل ہے۔ اتنی گرمی میں جو بندے اندر پڑے ہوئے ہیں اُن سے پوچھو، یہ دنیا کی جیل ہے اور جہنم کی جیل اللہ پاک اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین! دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے ستر درجے کم ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اگر کوئی جہنم کی آگ میں جل رہا ہو وہ اِس آگ میں آ جائے تو اُسے سکھ کی نیند آ جائے، بتاؤ کیا اِس آگ میں گرنے سے سکھ کی نیند آتی ہے۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور بزرگ نے لکھا ہے کہ ایک نیک نوجوان اپنی جھونپڑی میں مطالعہ کر رہا تھا۔ بادشاہ کی بیٹی بھول کر اُس کی جھونپڑی میں چلی گئی، اب وہ بھی نوجوان ہے اور وہ بھی نوجوان ہے۔ اِس نوجوان کے دماغ میں شیطان نے فتور ڈالا کہ تو غلط کاری کر لے، اِس نے اپنی چھوٹی انگلی چراغ کی آگ پر رکھ لی، انگلی جل گئی۔ تھوڑی دیر بعد دوسری رکھ لی، پھر تیسری، چوتھی اور پانچویں حتیٰ کہ دس کی دس انگلیاں جلالیں، اتنی دیر میں دن چڑھ گیا، بادشاہ کی لڑکی کو تلاش کرنیوالے آ گئے۔ وہ دونوں کو پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں لے گئے۔ بادشاہ دیکھ کر کہنے لگا اِس کا سر قلم کردو، اُس کی لڑکی کہنے لگی، ابا جی کچھ نہ کہنا، پہلے اس سے پتہ کرو اس نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کیوں جلائی ہیں۔ بادشاہ کہنے لگا اے نوجوان تو نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کیوں جلائی ہیں؟ کہتا ہے بادشاہ میرے دماغ میں شیطان نے فتور ڈالا کہ میں غلط کام کروں، میں نے سوچا دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے ستر درجے کم ہے۔ میں نے اپنی انگلی آگ پر رکھ کر دیکھی اور اپنے آپ سے کہا، اگر تو یہ آگ برداشت کر لے گا تو وہ بھی کر لے گا۔ لیکن میں تو یہ آگ برداشت نہیں کر سکا، بادشاہ نے اُس کے ساتھ اپنی بچی کا

نکاح ہی کر دیا۔

دوستو! یہ آگ برداشت نہیں ہوتی وہ آگ کیسے برداشت ہوگی۔ یہاں دو چار گھنٹے پانی نہ ملے بندے کا حلق خشک ہو جاتا ہے اور بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ پانی اتنی قیمتی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ لیٹے ہوئے ہیں۔ غالبًا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اُس کے پاس ہیں، پہلے بادشاہوں کے مشیر علماء ہوتے تھے، آدھی رات کا وقت ہے۔ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ اپنے نوکر سے کہتا ہے، پانی لے کر آ۔ وہ پانی لے کر آیا تو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پانی کا گلاس پکڑ لیا۔ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے مجھے پانی پلاؤ۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پانی نہ پلایا، وہ پھر کہتا ہے، پھر کہتا ہے۔ اُس نے تین مرتبہ کہا پانی پلاؤ۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر تجھے یہ پانی نہ ملے تو تو کیا کچھ کرنے کے لیے تیار ہے؟ کہنے لگا امام جی سنو، میں پانی کا گلاس لینے کے لیے اپنی آدھی بادشاہی دینے کے لیے تیار ہوں۔

یہ کتنا قیمتی پانی ہے، لیکن جہنمیوں کو نہیں ملے گا۔ وہ اپنے رشتہ داروں کو آوازیں لگا کر کہیں گے:

﴿اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ﴾ (الاعراف: 50)

جب سے مَرے ہیں پانی کی بوند نہیں ملی، تمہارے پاس تو نہریں بہہ رہی ہیں، پانی کا گھونٹ ہی پلا دو۔ آواز آئے گی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۝﴾ (الاعراف: 50)

تمہیں جنت کا پانی مل ہی نہیں سکتا۔ حلق خشک ہو جائیں گے، ہزار سال تک پکاریں گے، پانی کا گھونٹ مل جائے لیکن پانی نہیں ملے گا۔ آخر کیا پئیں گے۔

کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، بعض آدمیوں کی شرم گاہوں سے غلاظت نکل نکل کر پاس چھپڑ لگے ہوں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے جو دنیا میں غلاظت کھاتے تھے وہی کھاؤ اور بعض کو بچھوؤں اور سانپوں کے زہر کے پیالے دیئے جائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ میرے بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ جنت میں پانی کی نہریں ملیں تو اللہ تعالیٰ

سے ڈرو اور نیک اعمال کرو۔ پھر انشاء اللہ بہاریں لگ جائیں گی۔

میں عرض کر رہا تھا، جناب یوسف علیہ السلام فرمانے لگے، جب تو رہا ہو کر اپنے بادشاہ کے سامنے جائے تو وہاں میرا بھی تذکرہ کرنا کہ ایک بندہ بغیر گناہ کے ہی جیل میں بند پڑا ہے۔ اللہ پاک کو غصہ آ گیا، اللہ کریم نے فرمایا، یوسف تو میرا نبی ہو کر پیغام اُسے دے رہا ہے، جا میں نے سات سال تک تیری قید اور بڑھا دی ہے۔ قید بڑھ گئی، بادشاہ کو خواب آیا، اب اللہ کریم عزت بنانے لگا ہے۔

دیکھئے! تنگی کے بعد آسانی ہے۔ بادشاہ کو خواب آیا کہ سات بِٹّے سبز ہیں اور سات خشک ہیں۔ سات گائے موٹی ہیں اور سات دبلی پتلی ہیں جو دریائے نیل سے نکلی ہیں، پتلی گائیں موٹی گائیوں کو کھا گئی ہیں، خشک بِٹّے سبز بِٹّوں کے ساتھ لگے ہیں تو وہ بھی خشک ہو گئے ہیں۔ بادشاہ بڑا پریشان، صبح ہوئی تو اپنے وزیروں سے کہتا ہے، مجھے خواب کی تعبیر بتاؤ۔ انہوں نے کہا وہم ہوتے ہیں یہ کوئی خواب نہیں، اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پراگندہ خیال ہیں۔ لیکن بادشاہ مطمئن نہیں، جو رہا ہو کر آیا تھا وہ کہنے لگا، بادشاہ سلامت! مجھے اجازت دو، جیل میں ایک شخص ہے وہ تیرے خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے۔ یہ جناب یوسف علیہ السلام سے جا کر کہنے لگا:

﴿يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ﴾ (یوسف: 46)

اے سچے یوسف ہمارے بادشاہ کو خواب آیا ہے، تعبیر بتاؤ۔ اللہ کے نبی نے تعبیر بتائی، بادشاہ کو پتہ چلا کہ اتنا دانا آدمی جیل میں پڑا ہے۔ کہنے لگا اُسے نکال کر لاؤ۔ جناب یوسف علیہ السلام فرمانے لگے، میں اِس طرح نہیں آؤں گا۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر میں گنہگار ہوتا تو پہلی بار ہی آ جاتا، لیکن جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، میں اِس طرح نہیں آؤں گا۔

﴿فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾ (یوسف: 50)

آخر نبی ہوں، نبوت کا اعلان کرنا ہے۔ لوگ کہیں گے تو وہی ہے جس پر کل الزام لگا تھا۔ اُن عورتوں سے پوچھو جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔ اب جناب یوسف علیہ السلام عزت سے باہر آ رہے ہیں۔ دِل میں ڈر تھا، اللہ تعالیٰ نے جیلوں سے نکال کر تختِ مصر پر بٹھا دیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا ڈر آ جائے تو غیروں کے ڈر نکل جاتے ہیں، جب غیروں کا ڈر ہو تو اللہ تعالیٰ کا ڈر نکل جاتا ہے۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، اُس کے دل میں غیروں کا ڈر نہیں آ سکتا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنا ڈر نصیب فرمائے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ میرا تیرا بھلا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ذِکر اذکار

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰىo قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًاo قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰىo﴾

(طٰهٰ: 124تا126)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاوّلین والآخرین، امامِ کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ قرآنِ کریم کے سولہویں پارہ سے سورۃ طٰہٰ کی تین آیات آپ کے سامنے پڑھی ہیں، اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے اور پھر میرے سمیت سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوستو! اس مقام پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، جس بندے نے میرے ذکر اور میری یاد سے منہ پھیر لیا، میرے قرآن اور نماز سے منہ موڑ لیا، ہم اُس کی دنیا کی گزران تنگ کر دیتے ہیں، ویسے تو ارب پتی ہے لیکن اِس سے پوچھو تو کہتا ہے، مجھے ذہنی سکون، چین اور آرام کوئی نہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن کثیر میں ضنکا کا معنی لکھا ہے، جو بندہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے منہ موڑ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس شخص کی قبر میں ننانوے سانپ مقرر کر دیتے ہیں اور ہر سانپ کے سات سر ہیں جو قیامت تک اُس کو ڈستے ہی رہیں گے، دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کوئی بندہ کسی شخص سے کہہ دے، یار تیرے بستر میں ''بھڑ'' گرا ہے۔ حالانکہ بھڑ کاٹ لے تو بندے کی جان نہیں نکل جاتی، وہ بستر کو جھاڑ کر تسلی کر لے گا کہ اُس نے کہہ دیا ہے کہ اِس میں بھڑ گرا ہے، بے شک بندہ نا قابل اعتبار ہی ہے، اگر کوئی بندہ کہہ دے کہ تیرے کمرہ میں سانپ ہے، کوئی بندہ اُس کمرہ میں نہیں سوئے گا، لیکن یہاں دو جہان کے سردار فرما رہے ہیں، قبر میں ننانوے سانپ مسلط کیے جائیں گے لیکن بندہ پھر بھی غفلت میں ہے۔

فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے قرآن، ذکر اذکار، نماز سے منہ موڑ لیتا ہے (یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں۔ قرآن بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر، نماز بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر، ذِکر اذکار بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر) ہم اُس پر دنیا کی گزران تنگ کر دیتے ہیں اور جب یہ بندہ قیامت کے دن اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کی آنکھوں کا نُور ختم ہوگا، یہ گِر گِر پڑے گا، روئے اور چلائے گا، اِس کو صرف نظر آئے گا تو جہنم کا عذاب نظر آئے گا۔ اِس کو اور کوئی چیز نظر ہی نہیں آئے گی۔ یہ کہے گا:

''رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی .''

یا اللہ! میری تو اتنی موٹی موٹی آنکھیں تھیں، آج میری آنکھیں کہاں گئی ہیں۔ آواز آئے گی:

''کَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا .''

ہم نے تیرے ساتھ باتیں کرنے کے لیے دنیا میں تیس پارے بھیجے تھے، اُس وقت تو تو نے میرے ساتھ باتیں نہیں کیں، میرا قرآن نہیں پڑھا، آج پچاس ہزار سال کا دن ہے، ہم بھی تیرے ساتھ رحمت کی بات نہیں کریں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے بھائیو! اذان کا اتنا مقام ہے، کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا جس بستی میں اذان کہی جاتی ہے، سارے دن کے لیے اللہ تعالیٰ اُس بستی سے عذاب ٹال دیتے ہیں، اور جو بندہ دس سال مسلسل اذان کہتا ہے اُس بندے پر اللہ کریم جنت واجب فرما دیتے ہیں،

اور جو بندہ سات سال تک بغیر اجرت کے اذان کہتا ہے، اللہ پاک اُس بندے پر جہنم حرام کر دیتے ہیں۔ قیامت کے دن جب یہ اپنی قبر سے نکلے گا تو اذان کہتا ہی نکلے گا، اللہ تعالیٰ کے نام کی صدائیں بلند کرتا ہوا ہی اٹھے گا۔

سنن ابی داؤد کی روایت ہے، کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے، اگر کوئی بکریوں کا چرواہا جنگل میں پھر رہا ہے، یہ اکیلا ہی پہاڑی پر کھڑا ہو کر یا اپنے کھیت میں اذان کہہ دیتا ہے اور اکیلا ہی تکبیر پڑھ کر جماعت کروالیتا ہے، اللہ تعالیٰ اِس بندے کی طرف دیکھ کر ہنس پڑتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں، دیکھو میرا بندہ اکیلا ہی جنگل میں اذان کہہ کر کھڑا ہے اور اکیلا ہی تکبیر کہہ کر جماعت کروا رہا ہے، تم اِس کے پیچھے جا کر صفیں بنا کر کھڑے ہو جاؤ۔

کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا جب بندہ وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتا ہے، مسواک کرنے سے منہ کی صفائی ہو جاتی ہے اور عرش کا رب بھی راضی ہو جاتا ہے۔ آسمان سے آواز آتی ہے، تو نے بغیر مسواک کے جو نماز پڑھی ہے یہ تجھے دو رکعت کا ثواب ملے گا، لیکن اب جو تُو نے مسواک کر کے دو رکعتیں پڑھی ہیں، میں نے تیری یہ نماز ستر درجے بڑھا دی ہے، مسواک اور بغیر مسواک کے نماز کا اتنا فرق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ ."

اگر مجھے یہ بات مشکل معلوم نہ ہوتی تو میں حکم دے دیتا کہ کوئی نماز بغیر مسواک کے پڑھنی ہی نہیں۔

بھائیو! بندے نے سنت کے مطابق وضو کیا ہے اور اگر سردی ہو، ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کا موقع ملا ہے، یہ وضو کرنے سے گھبرایا نہیں ہے اِس نے ٹھنڈے پانی سے ہی وضو کیا ہے، کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں، یہ الہ آباد میں بیٹھ کر وضو کر رہا ہے، اِس کے تذکرے وہ فرشتے کر رہے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا عرش اُٹھایا ہوا ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن کائنات کے سردار نبی ﷺ صبح کی

نماز سے اتنا لیٹ ہو گئے، قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا، نبی ﷺ جلدی سے آ کر مصلے پر تشریف لے گئے، صفیں درست ہو گئیں، اللہ کے نبی ﷺ نے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر جماعت کروائی، آپ علیہ السلام سلام پھیر کر فرماتے ہیں، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا، میں نے تمہیں یہ بتانا ہے کہ میں اِتنا لیٹ کیوں ہوا ہوں، میں رات تہجد پڑھنے کے لیے اٹھا، وضو کر کے تہجد پڑھی، پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو میں سو گیا، میں نے نیند کے اندر کیا دیکھا۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں:

"فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ۔"

نقشہ اس طرح بن گیا۔ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں رب کو بڑی اچھی صورت میں دیکھ رہا ہوں، دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ پاک کا جنت میں تو دیدار ہونا ہی ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو یہاں بھی ہو سکتا ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کو ننانوے مرتبہ رب کا دیدار ہوا ہے۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اگر کسی بندے کا دل چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے پیار زیادہ ہو جائے، اُسے کیا کرنا چاہیے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں، جس کا دل چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ سے پیار زیادہ ہو، وہ میرا قرآن زیادہ پڑھا کرے۔ جب وہ قرآن زیادہ پڑھے گا، میں زیادہ پیار کروں گا۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں، مَیں اللہ تعالیٰ کے دربار میں رب کو بڑی اچھی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی (ﷺ) بتاؤ جن فرشتوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے، یہ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، یا اللہ! مجھے نہیں پتہ۔ اللہ کریم نے تیسری مرتبہ فرمایا، میں نے عرض کیا، یا اللہ مجھے کوئی پتہ نہیں۔ اللہ پاک نے اپنی قدرت کا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، پھر میرے لیے مشرق سے لے کر مغرب تک، زمین سے لے کر آسمان تک سارا جہان روشن ہو گیا۔ فرمایا محبوب اب بتاؤ، یہ فرشتے کیوں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا یا اللہ اب مجھے پتہ چل گیا ہے، فرشتے یہ باتیں کر

رہے ہیں کہ اللہ کے آخری نبی کی اُمت کے گناہ کس طرح معاف ہوتے ہیں اور درجات کس طرح بلند ہوتے ہیں۔ فرمایا جب بندہ وضو کر کے گھر سے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے، اللہ کریم اس کے گناہ معاف کرنا شروع کر دیتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! یہ نہ لکھو، یہ الٰہ آباد کی مسجد کی طرف جا رہا ہے، بلکہ اِس طرح لکھو، جیسے بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرنے کے لیے جا رہا ہے۔

میرے بھائیو! بندہ مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر جماعت کے انتظار میں بیٹھ گیا، نماز پڑھی گئی، یہ نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی یاد میں بیٹھا ہے، **سبحان اللہ، الحمد للہ** اور **اللہ اکبر** پڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہے، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، نماز کے بعد جب بندے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درجے بلند فرما دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: فجر کی اذان کے وقت شیطان ناک پر بیٹھا ہوتا ہے۔ کہتا ہے سو جا، ابھی پہلی اذان ہوئی ہے، یہ سو جاتا ہے، دوبارہ اُٹھنے لگتا ہے تو یہ پھر کہتا ہے سو جا، ابھی بڑی اذانیں ہونی ہیں، یہ پھر سو جاتا ہے اور اگر کوئی مومن ہمت کرے تو ناک جھاڑ کر اُٹھ پڑے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: یہ وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہے، کوئی شخص ایک ٹانگ پر ہو کر ساری رات تہجد پڑھتا رہا ہے اور اِس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی ہے، ساری رات کی تہجد سے اللہ کریم نے اِسے جماعت کا ثواب زیادہ عطا فرما دیا ہے۔

ہمارے بعض بھائیوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے۔ جونہی سلام پھیرا جاتا ہے تو بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ جانے وہ سلام پھیرنے تک کیسے مشکل سے بیٹھے رہتے ہیں۔ ابھی امام کے منہ میں ہوتا ہے، **السلام علیکم و رحمۃ اللہ**، وہ اللہ کہہ ہی رہا ہوتا ہے کہ بعض پہلے ہی اٹھ جاتے ہیں۔ حالانکہ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے: سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے ایک مرتبہ **اللہ اکبر** اور تین مرتبہ **استغفر اللہ** کہو، اس کا معنی ہے یا اللہ نماز تو پڑھ لی ہے لیکن جس طرح پڑھنے کا حق تھا، مَیں ادا نہیں کر سکا، اگر کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہے تو معاف فرما دے۔

آج میں تمہارے فائدے کے لیے کچھ چیزیں نوٹ کر کے لایا ہوں۔ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے:

"اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ."

پڑھنا ہے۔ اس کا معنی ہے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھے جہنم کی آگ سے بچا لینا، اگر بندہ اس دن یا اِس رات فوت ہو جائے تو اللہ پاک اس بندے کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما لیتے ہیں۔

جامع ترمذی کی روایت ہے: نبی علیہ السلام کا صحابی کہتا ہے، آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے، جو شخص فجر اور ظہر کی نماز پڑھ کر تین مرتبہ یہ پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ."

''ایسے شخص کو نہ تو کوئی بیماری لگتی ہے اور نہ کوئی تکلیف آتی ہے، بلکہ موت سے بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔''

یہ حدیث سیّدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے، اللہ کی قدرت ایک دن اُن کو خود ہی فالج کی تکلیف ہو گئی۔ لوگ کہتے ہیں، ابان رضی اللہ عنہ یار تُو خود ہی بیان کرتا تھا کہ یہ دعا پڑھنے سے کوئی تکلیف نہیں آتی، لیکن تجھے خود ہی فالج ہو گیا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سچی ہے، آج صبح مجھے یہ دعا پڑھنی یاد ہی نہیں رہی۔

اگر پڑھ لیں:

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ."

اس شخص کو کانٹا بھی نہیں چبھے گا۔ یہ اللہ کریم کی حفاظت میں ہو گیا ہے۔

میرے بھائی! اب ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنی ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے، اِس کے اور جنت کے درمیان (رکاوٹ) صرف موت ہی ہے، موت آئے گی، رب تعالیٰ اِسے جنت میں داخل فرما دیں گے۔

سنو! اور کیا پڑھنا ہے۔ غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک ﷺ کے پاس آئے، عرض کرتے ہیں آقا: امیر لوگ صدقہ خیرات کر کے مقام اونچے کروا رہے ہیں، ہمارے پاس پیسے کوئی نہیں، ہم صدقہ خیرات کہاں سے کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، تم ہر نماز کے بعد:

تینتیس مرتبہ **سبحان اللّٰہ** پڑھا کرو

تینتیس مرتبہ **الحمد للّٰہ** پڑھا کرو

چونتیس مرتبہ **اللّٰہ اکبر** پڑھا کرو

یہ کلمہ کوئی مشکل نہیں۔ اَن پڑھ سے اَن پڑھ بندے کو بھی آ جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ پہاڑوں کے برابر سونا خرچ کریں گے اور تم یہ کلمہ پڑھو گے تو رب تمہیں اُن سے بھی زیادہ ثواب عطا فرما دیں گے۔ اب غریب لوگوں نے پڑھنا شروع کر دیا (مجھے تو اِس طرح لگتا ہے اللہ پاک نے یہ انگلیوں کے نشان بنائے ہی اِسی لیے ہیں کہ پندرہ مرتبہ اِس ہاتھ پر، پندرہ مرتبہ اِس ہاتھ پر اور تین مرتبہ پھر پڑھ کر تینتیس مرتبہ بناؤ، ایک تو پڑھنے سے فائدہ یہ ہوگا کہ انگلیاں قیامت کے دن گواہی دیں گی، یا اللہ یہ **سبحان اللّٰہ** پڑھتا تھا) امیر لوگوں کو پتہ چلا تو انہوں نے بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ غریبوں نے جا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اُنھیں پتہ چلا ہے تو اُنہوں نے بھی پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ."

یہ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہے دے دے۔

میں آپ کو ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں۔ جس شخص نے فجر کی نماز با جماعت پڑھی اور سلام پھیر کر وہاں ہی بیٹھا اللہ اللہ کر رہا ہے، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھ رہا ہے، سورۃ یٰسین کی تلاوت کر رہا ہے، بیٹھا بیٹھا رَبِّ اغْفِرْلِیْ پڑھتا جا رہا ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں، اس کے بیٹھے بیٹھے سورج طلوع ہو گیا ہے، اب اِس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں، اللہ پاک نے اِسے پورے حج کا ثواب عطا فرما دیا ہے۔

اندازہ لگاؤ! حج پر کتنا خرچہ آتا ہے۔ پہلے بندہ پیسے جمع کروائے، قسمت میں ہو تو قرعہ

نکل آئے، پھر حج کرنے کے لیے جائے۔ حاجیوں سے پوچھو کہ وہاں حج کرنا کتنا مشکل ہے اور پھر رب نے اپنی مرضی سے قبول کرنا ہے، لیکن جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے، اللہ کریم اُسے پورے حج کا اجر عطا فرماتے ہیں۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کا فائدہ، اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی چیز ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھتا ہے:

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُـمِيْـتُ وَهُـوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ."

آسمان سے آواز آتی ہے: اے میرے بندے! تو نے بازار جا کر بھی میرا ذکر نہیں چھوڑا، تُو مجھے نہیں بھولا، جا میں نے تیرے نامۂ اعمال میں لاکھ نیکیاں درج کر دی ہیں اور تیرا لاکھ گناہ بھی معاف کر دیا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت سچے دل سے یہ کلمہ تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پڑھے:

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ."

اللہ پاک اُس بندے کو دو لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص صبح و شام کی نماز کے بعد سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سو مرتبہ پڑھ لیتا ہے، اللہ پاک اِس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

جو بندہ صبح و شام کی نماز کے بعد یہ کلمہ:

"سُبْـحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ."

سو مرتبہ پڑھتا ہے، اللہ پاک اُس شخص کو سو حج کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ یہ کلمہ:

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ."

ننانوے بیماریوں کا علاج ہے اور سب سے چھوٹی بیماری یہ ہے کہ اس بندے کو کوئی غم اور پریشانی نہیں آتی۔

حافظ محمد لکھوی رحمۃ اللہ نے تفسیر محمدی میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ دشمنوں کے قابو میں آ گئے۔ اُنہوں نے پکڑ کر جیل میں بند کر دیا۔ بیڑیاں پہنا دیں، ہتھکڑیاں لگا دیں۔ سیّدنا عوف رضی اللہ عنہ کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کرتے ہیں، جناب میرا بیٹا دشمنوں کے شکنجے میں آ گیا ہے، انہوں نے ہتھکڑیاں لگا دی ہیں اور بیڑیاں پہنا دی ہیں، کوئی طریقہ بتاؤ۔ آ کر یہ نہیں کہا آقا کوئی تعویذ بنا کر دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، ایک تو صبر کرو اور دوسرا "لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." یہ کلمہ پڑھو۔ ہم تو اِسے معمولی کلمہ سمجھتے ہیں لیکن یہ معمولی نہیں۔

صحابیِ رسول کہتا ہے۔ ہم اسے پڑھتے رہے اور جو صحابی قیدی تھے، فرماتے ہیں میں نے ایک دن دیکھا کہ میری ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھلی ہوئی ہیں، پہرے دار سو رہے ہیں، میں نے اُن کی پچاس اونٹنیاں اور چار ہزار بکریاں آگے لگا لیں اور راتوں رات مدینے پہنچ گیا۔ جا کر اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، ماں کہنے لگی: یہ آواز تو میرے عوف رضی اللہ عنہ کی لگتی ہے، دروازہ کھول کر دیکھا، گلیاں بکریوں اور اونٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔ والدین کہنے لگے تو یہ اتنی اونٹنیاں اور بکریاں کہاں سے لے آیا ہے؟ سیّدنا عوف رضی اللہ عنہ نے ساری بات سُنا دی کہ دشمن اِس طرح سو رہے تھے، میری ہتھکڑیاں بھی کھلی ہوئی تھیں، میں اُن کا یہ سارا مال لے آیا ہوں۔

ہم جیسے ماں باپ ہوتے تو جلدی سے اندر داخل کر لیتے، تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے، کہنے لگے بیٹا تو اِنہیں لے تو آیا ہے، اب یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں، پتہ نہیں یہ ہمارے لیے حلال ہیں یا حرام ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے چلے گئے، جا کر دروازہ

کھٹکھٹایا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں خیر ہے، کیسے آئے ہو۔ عرض کیا آقا، آپ نے فرمایا تھا
"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ."

پڑھو۔ ہم پڑھتے رہے، میرا بیٹا اُن کی یہ اتنی بکریاں اور اونٹنیاں لے آیا ہے، ایک مسئلہ بتائیں یہ جائز ہیں یا ناجائز ہیں۔ اِدھر یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے چل پڑے اُدھر اللہ پاک نے قرآن نازل کر دیا۔ فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاo وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُo﴾ (التغابن: 2تا3)

"جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے نکلنے کے راستے خود بنا دیتے ہیں اور وہاں سے رزق دیتے ہیں جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو۔"

یہ تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق دیا ہے، اب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا کھاتے جاؤ۔

میرے بھائیو! ذکر کے بڑے فائدے ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے، میرے نبی علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک بستی سے گزرے، رات پڑ گئی، بستی والوں سے کہنے لگے ہم نے رات ٹھہرنا ہے، ہمیں رات رکھ لو۔ بستی والے کہنے لگے، ہم تمہیں رات نہیں رکھیں گے، انہوں نے رات نہ ٹھہرایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رات بسر کرنے کے لیے گاؤں سے باہر ہی ڈیرہ لگالیا، رات کا کچھ حصہ گزرا تو گاؤں کے چوہدری اور سردار کو سانپ لڑ گیا، یا کسی اور موذی چیز نے ڈس لیا۔ اِس کی جان نکل رہی ہے اس نے بڑے دم کروائے لیکن کوئی آرام نہ آیا۔ یہ کہنے لگا، وہ لوگ جو باہر آرام کر رہے ہیں اُن سے پوچھو، شاید اُن میں کوئی دَم کرلے۔ یہ جا کر کہتے ہیں: اے قافلے والو! ہمارے چوہدری کو سانپ نے ڈس لیا ہے، کیا دَم کر لیتے ہو؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگا، میں دَم تو کر لیتا ہوں، کیا مفت ہی کر دوں؟

آج بعض فتوے لگاتے ہیں، جی یہ دم بیچتے ہیں، یہ دم کے پیسے لیتے ہیں، فلاں مولوی تعویذ بیچتا ہے۔ اِتنے پیسے لیتا ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگا میں دَم تو کر لیتا ہوں، تم نے ہمیں رات نہیں رکھا، اِس لیے میں نے بھی مفت دَم نہیں کرنا۔ وہ کہنے لگے تم دَم کرو، پھر جس طرح

کہو گے کرلیں گے، ہمارا بندہ تو بچ جائے۔ اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے جا کر دم کیا تو اُس کی جان بچ گئی، کہنے لگے تم نے دَم کیا ہے، اللہ کریم نے بندے کو آرام دے دیا ہے، بتاؤ اب تم کیا لوگے؟ صحابی رضی اللہ عنہ کہنے لگا چالیس بکریاں لینی ہیں۔

آج اگر کوئی مولوی ککڑ ہی لے لے تو اُس پر چڑھ دوڑتے ہیں، صحابی رضی اللہ عنہ نے دَم کر کے چالیس بکریاں لیں۔ بعض روایات میں آتا ہے ساتھ ایک چرواہا بھی لیا، صحابی رضی اللہ عنہ نے بکریاں تو لے لیں، اب اُسے یہ فکر پڑ گیا پتہ نہیں یہ حلال ہیں یا حرام ہیں۔ وہ بکریاں اُسی طرح سنبھال کر مدینے نبی پاک ﷺ کے پاس لے آئے۔ ساری بات سنائی، اے اللہ کے رسول ﷺ، اِس طرح ہم نے ایک بستی میں رات ٹھہرنا تھا، اُنھوں نے رات نہیں رکھا، اُن کے نمبردار کو سانپ نے ڈس لیا، ہم نے دَم کر کے اُن سے چالیس بکریاں لیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا پڑھا تھا؟ کیونکہ دَم بھی تو بڑے ہیں، یہ بھی ایک دم ہے:

کڑک علی، کڑکا علی، دشمن نوں منجے پا علی

بعض بندے سنیاسیوں سے دم کروا لیتے ہیں اور بعض عیسائیوں سے دَم کرواتے ہیں۔

اگر کوئی چوڑے سے دَم کروائے، ایمان سے بتانا، اُس نے کیا پڑھ کر دَم کرنا ہے۔

میرے بھائیو! دَم کروانا منع نہیں لیکن کسی مسلمان سے کرواؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی پاک علیہ السلام کو دَم کرتی تھیں۔ نبی پاک ﷺ سیّدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو دَم کرتے تھے، جناب جبرائیل علیہ السلام آکر نبی پاک علیہ السلام کو دم کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تُو نے کیا پڑھا تھا؟ صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے، جناب اور کچھ نہیں پڑھا، صرف سورۃ فاتحہ ہی پڑھی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تجھے کس نے بتایا تھا یہ دم ہے؟ کہتا ہے جناب بس دل سے ہی یہ بات اُٹھی تھی۔ فرمایا یہ واقعی دَم ہے، اللہ تعالیٰ نے اِس میں شفاء رکھی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تُو نے دم کر کے جو بکریاں لی ہیں اگر اُن کے حلال ہونے میں تجھے کوئی شک لگتا ہے تو اُن میں میرا بھی حصہ رکھ لو، یہ نبی پاک علیہ السلام کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیار تھا۔

بھائیو! یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فائدے ہیں۔ سورۃ فاتحہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، پورے کا پورا قرآن اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے کیا کیا فائدے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۝﴾ (الرعد:28)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر تجھے چین اور سکون نہیں آتا تو میرا ذکر کیا کر، مجھے یاد کیا کر، میں تجھے ذہنی سکون اور اطمینانِ قلب نصیب کردوں گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا تو یہاں بھی خوشحال رہے گا، قبر میں بھی خوشحال، حشر میں خوشحال، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے تروتازہ رہیں گے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے۔ اِس لیے رب کا ذکر کیا کر، قرآن پڑھا کر۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: جناب عیسیٰ علیہ السلام جا رہے تھے، ایک قبرستان کے قریب سے گزرے، یہ اُن کا معجزہ تھا، اللہ پاک نے بتایا اِس قبر والے کو مار پڑ رہی ہے، آپ تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ آئے تو اُس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنی ہوئی تھی۔ کہنے لگے، یا اللہ تھوڑی دیر پہلے اس کو مار پڑ رہی تھی، اب اِس کی قبر جنت کا باغ بنی ہوئی ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا میرے نبی عیسیٰ! جب یہ دُنیا سے آیا تھا تو اِس کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ اِس کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے، وہ بچہ چلنے پھرنے لگا تو اُس کی ماں نے آج اُسے اُستاد کے پاس بھیجا ہے۔ ابھی بچے نے صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی پڑھی ہے، اِس کے بچے نے میرا نام لیا ہے، ہم نے اِس کا عذاب ہی ختم کردیا ہے۔ بتاؤ جس کا بیٹا تیس پارے پڑھ جائے؟

کائنات کے سردار نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو بندہ رات کو وضو کرکے سو جاتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اپنے بستر پر لیٹ کر دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے، آسمان سے آواز آتی ہے، اے میرے بندے! تو نے دس مرتبہ ایک چھوٹی سی سورت پڑھی ہے، میں نے تیرے لیے جنت میں ایک کوٹھی بنادی ہے۔

میرے بھائی! کچھ کر لے، ابھی وقت ہے۔ نبی علیہ السلام معراج پر گئے، ساتویں آسمان پر جناب ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے بیت المعمور میں جناب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، میں جا کر ملا تو بابا جی بڑے خوش ہوئے، اھلاً و سھلاً مرحبا کہا، بیٹا جی آیاں نوں۔ جناب ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں، جب آپ اپنی اُمت کے پاس جائیں تو جا کر میرا اسلام کہنا اور ساتھ ایک پیغام بھی دینا، جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے ساری زمین ہی کی کستوری ہے اور پانی بڑا میٹھا ہے، جو پودا لگاؤ گے خشک نہیں ہوگا، اُمت سے کہنا وہ ویران پڑی ہے، پودے لگا کر آنا، اور ساتھ بتا دیا کہ پودے کس طرح لگائیں، ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھو گے تو ایک پودا لگ جائے گا، دو مرتبہ پڑھو گے، دو پودے، تین مرتبہ پڑھو گے تین پودے۔ کائنات کے سردار نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے، وہ پودے اتنے اتنے بڑے ہیں کہ ایک ٹہنی کا سایہ مہینہ گھوڑا دوڑانے والا بھی ختم نہیں کرسکتا۔

کائنات کے سردار نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے، اگر ایک مرتبہ ہی سورۃ اخلاص پڑھ لے تو دس پاروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میرے صحابہ! نہ جانا میں نے تمہیں دس پارے سنانے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے، نبی علیہ السلام نے بیٹھے بیٹھے سورۃ اخلاص پڑھی اور تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے۔ ایک صحابی عرض کرنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے دس پاروں کا وعدہ فرمایا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا میں نے تمہیں سورۃ اخلاص نہیں سنائی؟ وہ ایک مرتبہ پڑھیں تو دس پاروں کا ہی ثواب ملتا ہے، دو مرتبہ پڑھیں تو بیس پارے، تین مرتبہ پڑھیں تو تیس پارے، دس مرتبہ پڑھیں تو ایک کوٹھی، سو مرتبہ پڑھیں تو ستر سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ میرے بھائی! مجلس بیٹھی ہو تو اُس میں اچھی باتیں بھی ہوتی ہیں اور بُری باتیں بھی ہوجاتی ہیں۔ کائنات کے سردار نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے، جب مجلس برخواست ہو، اُس وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ . "

یہ دعا پڑھنے سے مجلس میں جو گناہ ہوتے ہیں، اللہ پاک معاف فرمادیں گے۔

ایک اور دعا بڑی قیمتی ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے، کسی بیمار بندے کو دیکھو تو یہ دعا پڑھو:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا . "

یہ دعا پڑھو گے تو جو بیماری اُسے لگی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اُس بیماری سے محفوظ فرمالیں گے۔ اللہ پاک یہ دعائیں یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

یتیم مکہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی o﴾ (الضحیٰ: 6)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے۔ بے شمار ان گنت درود وسلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو! قرآن پاک کے تیسویں پارے میں سے ایک چھوٹی سی آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے مجھے اور تم سب کو مولائے کریم عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! دوستو یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب مکہ والوں نے آمنہ کے لال ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے چند سوال کیے آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے سوالوں کا جواب تمہیں کل دوں گا، میرے اور تیرے پیرو مرشد کو ان شاء اللہ کہنا بھول گیا اللہ پاک نے آسمان سے سترہ دن کے لیے وحی بند کردی تو مکہ والوں نے باتیں کیں طعنے دیئے محمد ﷺ تیرا رب تجھ سے ناراض ہوگیا ہے تمہیں تمہارے رب نے چھوڑ دیا ہے اللہ پاک نے قسم کھا کر فرمایا! فرمایا ﴿وَالضُّحٰی﴾ (الضحیٰ: 1) مجھے قسم ہے دوپہر کے وقت کی ﴿وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی﴾ (الضحیٰ: 2) تو مجھے قسم ہے جب رات آجاتی ہے اللہ پاک فرماتے ہیں ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی﴾ (الضحیٰ: 3) میرے محبوب نہ میں نے تمہیں چھوڑا ہے نہ ہی ناراض ہوا ہوں ﴿وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾ (الضحیٰ: 4) فرمایا آپ کے لیے دنیا سے آخرت بہتر ہے یا پہلے وقت سے بعد آنے والا وقت بہتر ہے اللہ پاک آگے فرماتے ہیں ﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا

فَـاٰوٰی﴾ (الضحیٰ:6) میرے محبوب تو یتیم تھا میں نے تمہیں جگہ عطاء فرمائی اللہ کے نبی ﷺ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے میرے محبوب کے والد محترم سردار عبداللہ شام کو تجارت کی غرض سے گئے بیمار ہو گئے مدینے میں میرے تیرے پیرومرشد کے باپ فوت ہو گئے اللہ کے نبی دنیا میں آئے تو سیدہ آمنہ سے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا میرے مصطفیٰ ﷺ کو دودھ پلانے کے لیے لے گئی میرے نبی ﷺ نے آٹھ دن اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا پھر لونڈی صوبیہ کا دودھ پیا پھر میرے مصطفیٰ ﷺ کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جو قبیلہ بنی سعد سے تعلق رکھتی تھی طائف کے آس پاس ان بستیوں سے یہ عورتیں آئی تھیں یہ مکے والوں کے بچے لے گئیں یہ جناب مکے والے دیہاتوں میں اپنے بچوں کی پرورش کرواتے تھے اس لیے کہ اچھی طرح عربی سیکھ لیں کھلے ماحول میں جوان بھی ہو جائیں جناب ان کی اچھی طرح پرورش کی جائے سیدہ حلیمہ فرماتی ہے جب میں کائنات کے سردار نبی محمد ﷺ جو رحمت کا مجسمہ بن کر آیا تھا جس کو اللہ پاک نے بچپن میں یہ شان عطا فرمائی تھی یہ مقام دیئے تھے اماں جی حلیمہ فرماتی ہیں جب میں اپنے گھر لے گئی اللہ پاک نے میرے سوئے ہوئے نصیب جگا دیئے میری بکریوں میری اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں تھا قحط سالیاں پڑی تھیں ہمارا علاقہ بہت زیادہ قحط کی زد میں آیا تھا جب اللہ کے نبی ﷺ ہمارے گھر گئے تو سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ پاک نے میری بکریوں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ پیدا فرمادیا۔لوگوں کی بکریاں باہر جائیں اور بھوکی آ جائیں ہماری بکریاں باہر جائیں اور پیٹ بھر کر آئیں کیونکہ میرا نبی ﷺ صرف رحمت اور برکت بن کر آیا تھا میرے نبی ﷺ کی تو یہ شان ہے اللہ کے نبی ﷺ کے جسم پر مکھیاں نہیں بیٹھتی تھیں حضرت کو کوئی مچھر پریشان نہیں کرتا تھا میرے نبی ﷺ جب کسی سواری پر بیٹھ جاتے تھے اتنی دیر تک وہ سواری نہ پیشاب کرتی تھی نہ گوبر کرتی تھی کہ کہیں میرے مصطفیٰ ﷺ پر چھینٹیں نہ پڑ جائیں میرے نبی ﷺ کے پاس اگر کوئی روتا ہوا بچہ لایا جاتا تو آقا کا لعاب دہن لے کر میرے نبی ﷺ کا تھوک مبارک روتے ہوئے بچے کے منہ میں ڈال دیا جاتا تھا تو روتا ہوا بچہ خاموش ہو جاتا تھا بلکہ اُس کی بھوک اُتر جاتی تھی میرے

نبی ﷺ دو رکعت پڑھ کر وتر پڑھ لیتے صبح کی پوری پڑھ لیتے یعنی کہ شریعت نے یہ اجازت دی ہے پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہیں دور سفر پر جاتے لمبے سفر پر تو روایت میں آتا ہے ابھی مدینے کے محل نظر آتے تھے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوگانہ شروع کر دیتے اگر کسی آدمی نے دور جانا ہو تو اپنی حد سے گزر کر دوگانہ پڑھ سکتا ہے ایسے ہی واپسی میں پڑھ سکتا ہے اللہ پاک نے اجازت دی ہے دیکھو یہ اللہ پاک کا نظام کیسا ہے اللہ پاک فرماتے ہیں تو میرا حکم مان کر سفر میں دوگانہ پڑھتا ہے تو میں پوری نماز سے زیادہ تمہیں ثواب دے دوں گا کیونکہ میرے پاک نبی ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے میرے نبی نے اُنیس دن دوگانہ پڑھا، آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تیار ہو جاؤ، دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مدینے سے آئے دو ہزار مکے سے شامل ہو گئے بارہ ہزار کی فوج بن گئی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بہت خوش ہو رہے ہیں ایک وقت ہم کم ہوتے ہے مشرک زیادہ ہوتے ہیں آج ہم زیادہ ہیں مشرک کم ہیں آج ہم ان طائف والوں کی ان قبیلہ بنی حوازن کی تہس نہس کر دیں گے ہم زیادہ جو ہیں اوپر سے آواز آئی ہے ﴿كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ اللہ پاک اپنی مدد کے ساتھ اپنے حکم کے ساتھ کم کو زیادہ پر غلبہ عطا فرما دیتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں اے مومن بندوں ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران: 179) اپنے اندر ایمان پیدا کرو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں زیر نہیں کر سکتی آج ہمارے ایمان میں کمزوری آ چکی ہے اس لیے تو ہمیں ہندو للکار رہا ہے نہیں تو مسلمان کی حالت یہ تھی عام سا ایک فوجی گھوڑے پر بیٹھ کر دنیا کی سُپر طاقت روم کے بادشاہ سے ملنے جا رہا ہے روم کے بادشاہ سے انہوں نے آگے قالین بچھائے ہوئے ہیں کئی میلوں میں کتنی دور تک قالین تاکہ ان کے دلوں میں رعب پیدا ہو جائے کہ بہت مالدار ہیں یہ میرے نبی ﷺ کا صحابی رضی اللہ عنہ درویش انسان اپنا گھوڑا قالین پر دوڑائے جا رہا ہے بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو جا کر اپنا نیزہ اس طرح زمین پر گاڑھ دیا اور وقت کی سپر طاقت دنیا کی سپر طاقت رومیوں سے کہنے لگا فارسیوں کے حکمران سے کہنے لگا سائران سے کہنے لگا تخت سے نیچے آ کر مجھ سے

بات کرو تخت سے نیچے آؤ، روم فارس کے بادشاہ کو ایران کے بادشاہ کو کہنے لگا تخت سے نیچے آ کر مجھ سے بات کرو وہ ڈرتا ڈرتا تخت سے نیچے آیا یہ مسلمان کہتا ہے میں نے تمہارے سامنے کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنی میں نے تمہارے سامنے تین باتیں پیش کرنی ہیں، یہ صحابی رسول ﷺ یہ مسلمان فوجی پتہ ہے کیا کہتا ہے، کہتا ہے ﴿اَسْلِمْ تَسْلَمْ﴾ اگر مسلمان بن جاؤ گے تو بچ جاؤ گے اگر مسلمان نہ بنا تو بات سُنو زمین اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ نے زمین اپنے مومن بندوں کے لیے بنائی ہے اگر ہماری زمین پر رہنا ہے تو تمہیں ٹیکس دینا پڑے گا تمہیں کرایہ دینا پڑے گا اور اگر یہ بات بھی منظور نہیں تو پھر لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اے فارسیوں جتنا تمہیں شراب سے پیار ہے اتنا ہمیں موت سے پیار ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان نصیب فرمائے، یہ واجپائی سے ڈر رہے ہیں جس بے ایمان کے گھٹنے بھی کام نہیں کر رہے وہ کہتا ہے میرے پاس فوج بہت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کئی زیادہ فوجوں والے جہنم میں پہنچا دیئے ہیں تم ماتھا ٹیک کر دیکھو تو سہی ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری پاک فوج کے نوجوان ہمارے مجاہد جہنم پہنچا کر آرام کریں گے ان شاء اللہ فتح اور شکست زیادہ کے ساتھ نہیں نبی ﷺ کے یاروں کو آج گھمنڈ آ گیا تھا کہ ہم زیادہ ہیں وہ کم ہیں وہ بہت شرارتی تھے تیر انداز تھے وہ گھاٹیوں پر چھپ کر بیٹھے نبی علیہ السلام کے صحابہ گئے تو انہوں نے تیروں کی بارش کر دی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کوئی ادھر چلے گئے کوئی ادھر چلے گئے، نبی علیہ السلام کے پاس سات آٹھ آدمی رہ گئے صرف سات آٹھ آدمی تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ اپنے خچر پر بیٹھے تھے ابوسفیان نے خچر کا مُہار پکڑا میں نے خچر کی رکاب پکڑی تھی آپ ﷺ اس طرح اپنے خچر کو ایڑ لگا رہے تھے اور نبوت والی زبان سے فرما رہے تھے ''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ'' میں جھوٹا نبی ﷺ نہیں میں سچا نبی ﷺ ہوں میں بزدلوں کا بیٹا نہیں بہادروں کا بیٹا ہوں اکیلا نبی مقابلہ کرنے کے لیے تیار اور اتنا بہادر تو کسی ماں نے پیدا ہی نہیں کیا جتنا میرا محمد ﷺ ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں چچا عباس ذرا آواز دیں جنہوں نے کیکر کے نیچے بیٹھ کر بیعت کی تھی وہ کہاں گئے ہیں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ

کی آواز اونچی تھی کئی میلوں تک آواز چلی جاتی تھی عباس رضی اللہ عنہ نے آواز دی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین واپس لوٹے صحابہ ایسے لوٹ کر آئے جیسے گائے اپنے بچے کے پاس آتی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جمع ہو گئے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حملہ کر دو نا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے حملہ کر دیا۔ اللہ پاک نے فتح عطا فرما دی کب کی فتح ہوئی میرے دوستو غور کرنا اللہ تعالیٰ نے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی فتح عطا فرمائی یہ کیسی فتح ہوئی ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چوبیس ہزار اونٹ مال غنیمت میں دیئے ستر کافر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مار دیئے بڑے بڑے سردار مارے گئے چوبیس ہزار اونٹ مال غنیمت میں چار ہزار بکریاں مالِ غنیمت میں چھے ہزار مرد اور عورتیں قیدی مالِ غنیمت میں چھ پوائنٹ چاندی مالِ غنیمت میں ایک لاکھ اور چالیس ہزار درہم کی چاندی، کہیں سونے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں کہیں ریشم کے ٹکڑوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فتح عطاء فرما دی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ آدمی یہ عورتیں اور بچے قیدی کیے ہوئے ہیں یہ مرد عورتیں قیدی ہیں ان قیدیوں میں ایک ستر سالہ عورت بھی قیدی ہے جس کی جوتی ٹوٹی ہوئی ہے جس کے کپڑے پھٹے پرانے ہیں "اللہ اکبر اللہ" گرد پڑی ہوئی ہے جنگلیوں کی طرح زندگی گزارنے والی عورت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس کو بھی گرفتار کیا ہوا ہے یہ عورت میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے کہتی ہے اے میرے بھائی کے خادموں تمہارا بادشاہ کہاں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں اے عورت ہمارا تو کوئی بادشاہ نہیں ہے ایک آسمان والا بادشاہ ہے یہ عورت کہتی ہے پھر تم اپنے بڑے کو کیا کہتے ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اے عورت ہمارے بڑے کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ عورت کہتی ہے جو تمہارا پیر ہے جو تمہارا بڑا ہے وہ ہی تو میرا بھائی ہے صحابی کہتا ہے بھائی ہے تو شیماں رضی اللہ عنہا کا بھائی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں بی بی تم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانتی ہو، یہ کہتی ہے ذرا لے کر جاؤ تو سہی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس بوڑھی عورت ستر سال کی عورت کو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں یہ عورت میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑی ہوئی ہے آقا سے کہتی ہے اے میرے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم نے تو مجھے پہچانا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے بی بی تم کون

ہو، یہ عورت اپنا تعارف کرواتی ہے کہتی ہے میرے بھائی میں تمہاری ماں حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹھی شیماں رضی اللہ عنہا ہوں جب تو ہمارے گھر گیا تھا تمہاری عمر ایک سال تھی میری عمر دس سال تھی آج میں ستر سال کی ہوں سوہنیا تم اکسٹھ سال کے ہو، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بی بی اس کی کیا دلیل ہے کہ تم وہی شیماں رضی اللہ عنہا ہو جو بچپن میں مجھے لوریاں دیتی رہتی تھی سیدہ شیماں رضی اللہ عنہا اس طرح اپنا بازو ننگا کرتی ہیں کہتی ہیں حضرت جی یہ بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نشان لگایا تھا ابھی بھی موجود ہے یہ اپنا تعارف بھی کرواتی ہے کہتی ہے۔

میں شیماں تے میری ماں حلیمہ
تے اسی آں تیریاں دائیاں
تو ساڈے گھر پرورش پائی
گلاں یاد کرائیاں
ماں میری تینوں ددھ پلاندی
تے میں سی تینوں چاندی
میں نال محبت چاؤندی تینوں
سارا دن کھڈاوندی
ہن توں بن گیا ایں پیر جگاں دا

بھائی چاہے بعد بھی بن جائے بہنوں کے لیے بھائی ہی ہوتا ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ بہنوں کی قدر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! بہنوں کی دعائیں بہت لگتی ہیں اللہ جانتا ہے بہنوں سے دعائیں لیا کرو بددعائیں نہ لیا کرو یہ بہنیں معصوم ہوتی ہیں یہ کہتی ہے۔

ہن توں بن گیا ایں سردار جگاں دا
تے ملیا ای شان اُچیرا
صحابہ تیریاں پکڑ لیاندا ای
سب قوم قبیلہ میرا

اج میں وی ویرا قیدی ہو کے
آئی تیرے وچ دوارے
اے گل سن کے چھم چھم رنے
پاک رسول ﷺ سہارے

میرے نبی ﷺ کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی۔

تاں موہڈیاں اُتوں کمبل لا کے پاک رسول ﷺ الٰہی
ہیٹھ وچھایا شیماں کارن اتے ادباں نال بٹھائی
نفرت کیتی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اے غیر مذہب دی مائی
اے کمبل پاک مزمل حضرت کیوں اس دے ہیٹھ وچھائی

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین یہ میری دودھ والی بہن ہے کچھ نہ کہو اللہ کے نبی نے نبوت والی کملی اتار کر اپنی بہن کے نیچے بچھا دی فرمایا شیماں! تم بات کرو تمہاری بات کی قدر کی جائے گی ہماری عدالت میں ایک طرف بہن کھڑی ہے ایک طرف بھائی کھڑا ہے پوچھو نا کیا بات ہے جی باپ کی جائیداد کا جھگڑا ہے یہ دودھ والی بہن ہے آقا فرماتے ہیں شیماں رضی اللہ عنہا تم بات کرو تمہاری بات کی قدر کی جائے گی، شیماں رضی اللہ عنہا کہتی ہے قیدی بندے کی بات کی کیا قدر کی جائے گی آپ ﷺ فرماتے ہیں شیماں رضی اللہ عنہا تم بات کرو کہتی ہے سوہنیا میں بھی قیدی میرا خاندان بھی قیدی آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین شیماں رضی اللہ عنہا کے قیدی آزاد کر دو جب قیدی آزاد ہوئے تو کہتے ہیں اتنے پیارے محمد ﷺ کو چھوڑ کر اب کہاں جانا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے مہینہ دو مہینے شیماں رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس رکھا یہ دودھ والی بہن ہے اور ایک اونٹ سامان سے بھر کر دیا شیماں رضی اللہ عنہا میرے مصطفیٰ ﷺ کی رضائی بہن خوش ہو کر گئی یہ ہے محمد ﷺ اور وہ جو مالِ غنیمت تھا نبی پاک ﷺ نے انتظار کر کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر دیا، ابوسفیان مکے کا چوہدری تھا آپ ﷺ نے اسے سو اونٹ دیا ابوسفیان نومسلم جو تھا چاہے چوہدری تھا سو

اونٹ دیا میرے مصطفیٰ ﷺ نے اور ساتھ چھے کلو چاندی دی چھے کلو چاندی اور سو اونٹ ابوسفیان کہنے لگے محمد ﷺ میرا ایک بیٹا یزید ہے اسے بھی دو آپ ﷺ نے فرمایا اسے بھی سو اونٹ دے دو اور ساتھ چھے کلو چاندی دے دو کہتے ہیں میرا ایک بیٹا معاویہ رضی اللہ عنہ ہے نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں اسے بھی سو اونٹ دے دو اور ساتھ چھے کلو چاندی دے دو، اٹھارہ کلو چاندی اور چھے سو اونٹ دو دو سو اونٹ دیے میرے مصطفیٰ ﷺ نے اٹھارہ کلو چاندی اور چھے سو اونٹ میرے مصطفیٰ ﷺ نے اکیلے ابوسفیان اور اس کے خاندان کو دے دیئے، "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" اور جو نئے مسلمان ہوئے ان کو بھی دیے کچھ تھوڑا سا ہی مصطفیٰ ﷺ نے مہاجرین کو بھی دیا اور جو انصار تھے انہیں کچھ نہ دیا، وہ انصار کے جو نوجوان تھے انہوں نے باتیں کیں کہ نبی پاک ﷺ اب مکے آ گئے ہیں اپنے رشتے داروں سے ملے ہیں شاید اب ہمارے ساتھ مدینے نہ جائیں یہاں ہی ڈیرہ لگا لیں انصاریوں کے سردار سیدنا سعد رضی اللہ عنہ آئے میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتے ہیں سوہنیا انصار کچھ باتیں کر رہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں تم اپنی سناؤ تمہارا کیا خیال ہے کہتے ہیں جی میں بھی ان میں شامل ہوں آپ ﷺ فرماتے ہیں اس گھاٹ میں سب انصار کو جمع کر دو سارے انصار جمع ہو گئے میرے مصطفیٰ ﷺ کو اطلاع دی گئی کائنات کے سردار نبی گئے آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا بات ہے کہتے ہیں سرکار سارا مالِ غنیمت آپ ﷺ نے ان میں تقسیم کیا ہے ہمارے نوجوانوں کے ذہنوں میں باتیں آ گئی ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں انصاریو سُنو کیا تم خوش نہیں ہو کہ وہ مکے والے دنیا کی دولت لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو لے کر جاؤ کیا تم خوش نہیں ہو انصار پتہ ہے کیا کہنے لگے۔

سو سو وار اسی ہاں راضی
تے کریے شکر ربانا
ساڈی ونڈ محمد ﷺ آیا
جندیاں نے اچیاں شاناں

دنیا دی دولت مک دی مک دی

اوڑھک نوں مک جاوے

ساڈی دولت پاک محمد ﷺ اللہ نال ملاوے

آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا تم پسند نہیں کرتے میں محمد ﷺ تمہارے ساتھ جاؤں یہ دنیا کی دولت لے جائیں، انصار کہنے لگے ''رَضِیْنَا رَضِیْنَا ''سوہنیا ہم خوش ہوگئے ہیں میرے نبی ﷺ نے انصار کو تسلی دی تو بھائی مطلب یہ ثابت ہوا کہ میرا مصطفیٰ ﷺ اپنی رضائی بہن سے بہت پیارا سلوک کرتا تھا دودھ کی ماں سے بھی محمد ﷺ کو اتنا پیار ہے۔ میرے محمد ﷺ نے ہر ایک سے پیار و محبت والا سلوک کیا۔

چار سال کی عمر میں حافظ لکھوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں چار مرتبہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا سینہ چاک کیا گیا میرے نبی کا دل چار مرتبہ دھویا گیا صحیح مسلم کی روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے نبی ﷺ کا خادم ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے نبی ﷺ نے فرمایا میری عمر چار سال کی تھی میں اپنی ماں حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں گھر سے باہر چرانے گیا میرے پاس جناب جبرائیل علیہ السلام آئے جناب میکائیل علیہ السلام آئے انہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا آقا فرماتے ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پکڑ کر اس طرح زمین پر سیدھا لٹا دیا، جناب جبرائیل علیہ السلام نے یہاں سے میرا سینہ چاک کر دیا آپ ﷺ فرماتے ہیں اس طرح میرا دل نکال لیا، دل کے ساتھ ایک کالی سی بوٹی خون کی چپٹی ہوئی تھی وہ نکال کر پھینک دی اور فرمایا یہ اتنا سا شیطان کا حصہ تھا وہ نکال دیا، اللہ کے نبی فرماتے ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام نے پھر میرا دل دھویا، پھر سینے میں بند کر کے سینہ سی دیا، یہ اللہ تعالیٰ نے چار پانچ سال کی عمر میں ایسا کیوں کروایا ہے اللہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب بچہ چار پانچ سال کا ہوجائے تو اس کا دل کھلونے لینے کو کرتا ہے وہ جو کھیلنے والا کام تھا اللہ نے میرے نبی ﷺ کے سینے سے نکال دیا تاکہ میرا محمد ﷺ کھیلوں کی طرف دھیان ہی نہ دے۔ یہ میرے نبی ﷺ کے رضائی بھائی دوڑ کر گئے کہتے ہیں امی جان ہمارے عربی بھائی کو ہمارے ہاشمی بھائی کو مکی بھائی کو دو

آدمیوں نے شہید کر دیا ہے قتل کر دیا ہے اماں جی حلیمہ رضی اللہ عنہا کا سارا خاندان دوڑ کر آیا آ کر دیکھتے ہیں میرے نبی کھڑے ہوئے ہیں آقا علیہ السلام کا رنگ کچھ اترا ہوا ہے سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے لے جاتی ہیں بی بی آمنہ سے کہتی ہیں اے بہن آمنہ اپنی امانت کو سنبھال لو دوسری مرتبہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری عمر دس سال کے لگ بھگ تھی میں مکہ کی وادیوں میں پھر رہا تھا جناب جبرائیل علیہ السلام آئے جناب میکائیل علیہ السلام آئے آ کر مجھے لٹا دیا، میرا سینہ چیر دیا "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" میرا دل نکالا اور دھو دیا اس مرتبہ اس لیے اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل دھلایا تھا دس بارہ سال کا بچہ ہو جائے اس کا کھیلنے کو دل کرتا ہے اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی حفاظت کی تا کہ میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھیل کود کی طرف نہ جائے تیسری مرتبہ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں ستوں اور کھجوریں لے کر وہ بحرِ حرا کے اندر چلا جاتا تھا جناب جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے پکڑ کر میرا سینہ چاک کر دیا اور میرا دل دھو کر سی دیا چوتھی مرتبہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ پاک نے مجھے ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی جبرائیل علیہ السلام آئے میکائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے جگا کر اُم ہانی کے گھر سے یا حطیم سے جگا کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں زم زم کے کنویں کے پاس لٹا کر میرا سینہ چاک کیا میرا دل نکال کر دھویا زم زم کے پانی سے دھو کر میرے ایمان والا پیالہ بیچ ڈال کر سی دیا اس لیے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آسمانوں کی سیر کرنی ہے، جنت کی سیر کرنی ہے دوزخ دیکھنی ہے گھبراہٹ نہ ہو چار مرتبہ میرے اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دنیا کی حرص سے بالکل پاک اور صاف کر دیا سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے خطرہ پڑ گیا میں اپنے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے لے آئی اور بی بی آمنہ کے حوالے کر دیا میں نے کہا اے آمنہ اپنی امانت سنبھال لو میں نے خوبیاں بھی بیان کیں بی بی آمنہ کہتی ہیں اے حلیمہ رضی اللہ عنہا تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں میرے بیٹے کی خوبیوں کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے ہی دے دیا ہے چلتے چلتے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پانچ سال ہو گئی آمنہ کہتی ہیں، سردار جی میرا دل کرتا ہے سردار عبداللہ کی قبر کی زیارت کر آؤں، جو مدتوں کا فوت ہوا ہے اللہ کے

پاک نبی کے ابا جی سردار عبداللہ کی قبر کی زیارت کرآؤں، سردار عبدالمطلب ایک روایت کے مطابق خود ساتھ جاتے ہیں ایک روایت کے مطابق بی بی اُم ایمن یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کو ورثہ میں لونڈی ملی تھی سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں اے آمنہ جاؤ مدینے جاؤ اور وہاں زیادہ دیر نہ رہنا میرا بھی محمد ﷺ کے بغیر دل نہیں لگتا آقا مدینے چلے جاتے ہیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں نے ایک مہینہ مدینے میں گذارہ کیونکہ آقا کا ننھیال شہر تھا میرے مصطفیٰ ﷺ کا مدینہ ننھیال شہر تھا آقا کے ننھیال مدینے میں تھے کتنا قیمتی نبی جس کا دادکہ شہر مکہ جس کا ننھیال شہر مدینہ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ایک مہینہ مدینے میں گزارا مدینے سے واپسی شروع ہوگئی مدینے اور مکے کے درمیان ابواء نامی جگہ پر پہنچے تو سیدہ آمنہ بیمار پڑ گئی "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" یہ وہ ہی بات ہے میرے بھائی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتلائی ہے ﴿اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَآوٰى﴾ (الضحیٰ: 6) باپ پہلے چلا گیا پانچ سال کی عمر ہے اماں جی نے بھی اللہ کے پاس جانے کی تیاریاں کرلیں، آقا پاس بیٹھے ہوئے ہیں اب پانچ سال کا بچہ ذرا غور کرنا کتنا بڑا ہوتا ہے میرے نبی پاس بیٹھے ہوئے ہیں بی بی آمنہ نے اللہ کے پاس جانے کی تیاریاں کرلیں اس طرح میرے نبی ﷺ کو سینے پر لٹایا ہوا ہے آقا کو دعائیں دی جارہی ہیں کیا کہتی ہیں مولانا عبدالستار مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی کہتی ہیں!

مکہ دور تے دور مدینہ
خویشاں خبر نہ کائی
وچ پردیس مقدر والی
بات برابر ہوئی
آ گیا وقت جدائیاں والا
درداں ہنجوں جاری
چپ کر صبر کول مائی دے
بیٹھے نبی غفاری ﷺ

دعائیں دی جارہی ہیں۔

عمر تیری وچ برکت ہووے

محمد ﷺ تم رہتی دنیا تک زندہ رہو یہ ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اَلَمۡ یَجِدۡكَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴾(الضحیٰ:6)

عمر تیری وچ برکت ہووے
بہت دعا فرمائی
اکھیں میریاں ہنجوں رودن
نیند اجل دی آئی

سیدہ آمنہ نے آخری ہچکی لی اور دنیا چھوڑ کر چلی گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ یہ میرے پاک نبی کی والدہ ماجدہ کی قبر ہے باپ پہلے فوت ہوگیا اب ماں بھی فوت ہوگئی ہے وہ وقت بھی آیا میرے نبی ﷺ اپنی امی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں او ماں والے بھائیو ماں سے دعائیں لیا کرو ماں کی خدمت کیا کرو اللہ کی قسم ماں جیسی نعمت ہی کوئی نہیں ہے آقا قبر کے پاس سے گزرتے ہیں میرے نبی ﷺ قبر کے پاس بیٹھے روئے جارہے ہیں روئے جارہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی رونا شروع کردیا میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی رونا شروع کردیا "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا کیا بات ہے کوئی رونے والی بات ہے تو دل بھر کر رولیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ یہ میری ماں آمنہ کی قبر ہے یہ سیدہ آمنہ کی قبر ہے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" بی بی اُمِ ایمن نے میرے نبی ﷺ کی انگلی پکڑی ہوئی ہے مکے پہنچ جاتی ہیں سردار عبدالمطلب انتظار کررہا ہے دیکھتا ہے جو قافلہ تین افراد پر مشتمل تھا آج دو افراد نظر آرہے ہیں تیسرا بندہ نظر نہیں آرہا، سردار عبدالمطلب کا دل پھٹ جاتا ہے کہتا ہے اے ام ایمن کیا بات ہے آمنہ کہاں گئی ہیں مائی ام ایمن کہتی ہیں سردار جی آمنہ کی زندگی نے اس کے ساتھ وفا نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی ہیں میرے پاک نبی محمد ﷺ اپنے دادا کی آغوش میں چلے گئے آقا کی عمر آٹھ سال کی ہوگئی ہے آقا کا

دادا میرے نبی ﷺ سے بہت ہی پیار کرتا ہے کعبۃ اللہ کے سائے کے نیچے سردار عبدالمطلب کے لیے بستر بچھا دیا جاتا ہے کسی بیٹے کی ہمت نہیں اس بستر پر بیٹھ جائے میرے محمد ﷺ اس بستر پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں چچا اور بوڑھے کہتے ہیں محمد ﷺ یہاں نہ بیٹھا کرو سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں میرے اس بیٹے پوتے سے کچھ نہ کہا کرو مجھے معلوم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے کو بڑی شان عطا فرمائی ہے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" چھے سات سال کی عمر میں آقا کی آنکھیں دُکھنی شروع ہو جاتی ہیں مکے میں ایک ایسا حکیم تھا جو چھ مہینے علاج کرتا تھا چھے مہینے اللہ اللہ کرتا تھا اپنی جھونپڑی سے باہر نہیں نکلتا تھا آقا کی آنکھیں ان دنوں میں خراب ہوئیں ان دنوں میں دکھنی شروع ہوئیں جن دنوں میں وہ اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلتا تھا سردار عبدالمطلب اس طرح مصطفیٰ ﷺ کو انگلی سے پکڑ کر حکیم کے پاس جاتے ہیں جا کر حکیم کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں چونکہ اس نے باہر نہیں نکلنا تھا اس کا محل کانپ اٹھا لرزہ طاری ہو گیا جلدی جلدی باہر آیا کہتا ہے کیا بات ہے سردار جی کیا بات ہے فرماتے ہیں میرے پوتے کی آنکھیں دُکھتی ہیں دوائی لینے کے لیے آیا ہوں حکیم کہتا ہے سردار جی آپ طبیب کو بیمار کے پاس لے آئے ہیں اس سے بڑا تو کوئی اور حکیم نہیں ہے سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں کیا کریں کہتا ہے اس کا لعاب دہن لے کر سرکار کی آنکھوں میں ڈال دیں میرے مصطفیٰ ﷺ کا لعاب دہن لے کر آقا کی آنکھوں میں ڈال دیا گیا سردار عبدالمطلب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کی آنکھیں صحیح کر دیں، آٹھ سال دو مہینے اور کتنے دنوں کے میرے مصطفیٰ ﷺ ہوئے تو دادا نے بھی اللہ کے پاس جانے کے لیے تیاریاں شروع کر دی۔

﴿اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی﴾ (الضحیٰ: 6) میرا نبی ﷺ یتیم در یتیم ہوتا جا رہا ہے سردار عبدالمطلب کے سامنے بیٹے بھی بیٹھے ہوئے ہیں بیٹیاں بھی بیٹھی ہوئی ہیں آپ فرماتے ہیں کون ہے جو میرے محمد ﷺ کی حفاظت کرے گا کون میرے مصطفیٰ ﷺ کا خیال رکھے گا کون میرے مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرے گا چلتے چلتے سردار ابو طالب کے ذمہ

بات ہوگئی سردار عبدالمطلب بھی فوت ہوگئے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" اس بوڑھے بابا کا جنازہ جارہا ہے جہاں دوسرے لوگ جارہے ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ بھی جنازے کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" قحط سالیاں پڑگئیں بارشیں نہیں ہوتیں بارش بند ہوگئی ہے بارش نہیں ہوتی قحط سالیاں پڑگئیں ہیں لوگ کہتے ہیں اے ابو طالب جی یہ جو بچہ آپ کے پاس ہے اسے لے کر آئیں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسادیں سردار ابو طالب نے ایسا کیا میرے مصطفیٰ ﷺ کو نہلا کر اچھے کپڑے پہنا کر سردار ابو طالب میرے مصطفیٰ ﷺ سے بہت پیار کرتے تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ بھی نبی ﷺ سے بہت پیار کرتی تھیں میرے نبی ﷺ سے اتنا پیار کرتے تھے اتنا پیار کرتے تھے سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ کیا بات ہے پھر میرے مصطفیٰ ﷺ نے بھی سلوک کیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جب والدہ ماجدہ فوت ہوئیں تو میرے نبی ﷺ نے اپنے بدن کا کرتا یا چادر مبارک کفن دیا اور میرے نبی ﷺ خود اماں جی کی قبر میں اترے اور لیٹے پھر باہر آئے آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ کام میں نے کیا ہے اس لیے کیا ہے تاکہ یہ قبر میری اماں جی کی عزت کرے یہ میرے لیٹنے کی وجہ سے قبر کے عذاب سے میری اماں کو محفوظ فرمالے گی "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" کتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کو نہلا دھلا کر نئے کپڑے پہنا کر سردار ابو طالب نے اس طرح میرے مصطفیٰ ﷺ کو کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اور لا کر بیت اللہ کی دیوار سے لگا دیا "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" دیکھنے والا دیکھ کر کہتا ہے آقا کا چہرہ ایسے نظر آ رہا تھا جیسے بادلوں سے چاند نظر آ رہا ہے اتنا تعالیٰ پیارا چہرہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا اللہ اتنا پیارا چہرہ تو کائنات میں کسی کا بنایا ہی نہیں جتنا پیارا چہرہ میرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے اتنا پیارہ چہرہ سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک دن چاند کی چودہ تاریخ تھی میں نے کہا پیارے نبی ﷺ آج میں نے دیکھنا ہے آسمان کا چاند پیارا ہے یا آپ ﷺ کا چہرہ پیارا ہے آسمان کا چاند یا آپ کا چہرہ، آپ ﷺ فرماتے ہیں ربیعہ رضی اللہ عنہا پھر رعایت نہ کرنا، صحیح فیصلہ کرنا ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سوہنیا اگر رعایت کی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھ لیجئے گا اگر میں کوئی رعایت کروں تو اللہ تعالیٰ

سے پوچھ لیجئے گا سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اس طرح دیوار کی اوٹ میں کھڑی ہوگئی میں نے چودہ دفعہ آسمان کے چاند کو دیکھا چودہ دفعہ محمد کریم ﷺ کے چہرے کو دیکھا آپ ﷺ فرماتے ہیں ربیعہ رضی اللہ عنہا پھر کیا فیصلہ کیا ہے تم چاند کو دیکھ رہی ہو مجھے بھی بار بار دیکھ رہی ہو تو کیا فیصلہ کیا سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سوہنیا جب اس چاند کو دیکھتی تھی تو آنکھیں تھک جاتی تھی جب آپ ﷺ کو دیکھتی تھی تو تھکاوٹ اتر جاتی تھی اتنا پیارا چہرہ میرا تو عقیدہ ہے اتنا تو کنعانی یوسف کا چہرہ پیارا نہیں تھا جتنا میرے محمد ﷺ کا پیارا تھا پیارا تھا نا داڑھی والا یا داڑھی کے بغیر نبی پاک ﷺ کا چہرہ پیارا تھا داڑھی کے ساتھ آ گے تم خود ہی سوچ لو دعا کرو اللہ تعالیٰ مصطفیٰ ﷺ جیسا چہرہ بنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین! راوی بیان کرتا ہے سردار جی نے لا کر آقا کی پشت کعبۃ اللہ کی دیوار سے لگا دی اور میرے نبی ﷺ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے دعا مانگ رہے ہیں کس لیے دعا ہو رہی ہے بارش کی کسی نیک بندے کو ساتھ لے جا کر دعا مانگنی جائز ہے بخاری کی حدیث ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکومت میں بارش بند ہوگئی اور نبی کے چچا سیدنا عباس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہا باہر لے کر چلے گئے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھی ساتھ ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ فرماتے ہیں عباس رضی اللہ عنہ میرا جو چچا ہے مجھے اس سے اتنا پیارا ہے جتنا میرے باپ عبداللہ سے تھا یہ میرا چچا مجھے بہت پیارا لگتا ہے عمر عباس کو لے کر باہر چلے گئے اور دعا کیا کی یہ بخاری کی حدیث ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ ." یا اللہ اگر ہمیں بارش کی ضرورت ہوتی تھی تو ہم تیرے نبی کے وسیلے سے تم سے دعا مانگتے تھے تو بارش برسا دیتا تھا یا اللہ پہلے تیرے نبی ﷺ سے دعا کرواتے تھے بارش ہو جاتی تھی اللہ سوہنیا اب وہ تیرا نبی ﷺ تیرے پاس چلا گیا ہے اب ہم تیرے نبی کے چچا عباس کو لے کر آئے ہیں رحمت کی بارش برسا دیں اب ہم تیرے نبی کے چچا کو وسیلہ بنا کر آئے ہیں زندہ بندے کا وسیلہ لینا جائز ہے زندہ کا وسیلہ لے کر دعا کروانا جائز ہے میرے نبی ﷺ تو اللہ کے پاس چلے گئے تو بہر کیف میرے مصطفیٰ ﷺ نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے دعا کی اللہ پاک نے اتنی بارش

برسائی اتنی بارش برسائی جدھر کسی کی نظر پڑتی تھی بارش ہی بارش نظر آتی تھی پانی ہی پانی نظر آتا تھا میرے مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے اللہ پاک نے مکے والوں کو بارش عطاء فرمائی چلتے چلتے میرے نبی ﷺ کی عمر بارہ سال ہوگئی سردار ابوطالب شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے جارہے ہیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں چچا جی میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں سردار ابوطالب میرے نبی ﷺ کو انکار نہ کر سکے حضرت کو ساتھ لے لیا بارہ سال کی عمر ہے چلتے چلتے ایک ایسے مقام پر پہنچے بحیرہ راہب وہاں اس کی جھونپڑی تھی وہ دور سے دیکھ رہا ہے اپنے عبادت خانے سے نکل کر دیکھ رہا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا قافلہ آ رہا ہے آقا کا قافلہ جب قریب پہنچا تو یہ اپنے مریدوں سے کہتا ہے قافلے میں جتنے بھی آدمی موجود ہیں جتنے بھی چھوٹے بڑے سب کو جا کر کہہ دو آج سب میرے پاس کھانا کھا کر جائیں سب کھانا کھا کر جائیں انہوں نے جا کر اطلاع دی کہ وہ جو صوفی صاحب ہے بحیرہ راہب وہ کہتا ہے کھانا کھا کر جانا سب قافلے والے حیران کہتے ہیں کہ اس نے تو کبھی ہمیں پانی بھی نہیں پوچھا تھا ہم سے کبھی بات نہیں کی بات کیا ہے کہتا ہے کھانا کھائے بغیر جانے نہیں دوں گا اور پھر سب چھوٹے بڑے سب چلے گئے میرے مصطفیٰ ﷺ کی چونکہ عمر کم تھی آقا سے کہنے لگے آپ یہاں سامان کے پاس بیٹھ جائیں ہم کھانا کھا کر آتے ہیں اور آپ ﷺ کے لیے لے آتے ہیں وہ جب گئے تو اس آدمی نے سب کو دیکھا صوفی صاحب نے سب کو دیکھا کہنے لگا کہ کوئی بندہ پیچھے تو نہیں رہ گیا سب آئے ہیں کوئی رہ تو نہیں گیا کہنے لگے جی ایک بچہ ہے بارہ سال کا اس کو سامان کے پاس بٹھا کر آئے ہیں کہتا ہے پھر تمہاری مثال تو ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر بغیر دولہے کے بارات چلی جائے، جس کی وجہ سے میں نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے اسے وہاں بٹھا کر آگئے ہو جاؤ لے کر آؤ میرے مصطفیٰ ﷺ کو لے کر گئے تو کہنے لگا اس کا باپ کون ہے اس کا باپ کون؟ سردار ابوطالب فرمانے لگے اس کا باپ میں ہوں کہتا ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کا باپ زندہ ہو اس کا باپ تو فوت ہو چکا ہے یہ اس امت کا نبی ہے اس کا لقب رحمت للعالمین ہے میرے

مصطفیٰ ﷺ سے کہنے لگا محمد ﷺ تمہیں لات اور عزیٰ کی قسم دے کر میں پوچھنا چاہتا ہوں جو میں پوچھوں صحیح بتانا آپ ﷺ فرماتے ہیں اے پادری اے راہب جتنی مجھے لات اور عزیٰ سے نفرت ہے کائنات کی کسی چیز سے نہیں تم مجھ سے ویسے پوچھ لو میں تمہیں صحیح جواب دوں گا ویسے پوچھو، کہتا ہے میں تمہارا سارا جسم دیکھ لوں فرمایا سارا تو نہیں کچھ دیکھ لو یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے کندھوں کے درمیان دیکھتا ہے اوپر مہر نبوت لگی ہوئی تھی مہر نبوت یہ میرے مصطفیٰ ﷺ سے سوال کر رہا ہے آمنہ کے لال جواب دے رہے ہیں کہنے لگا تم لوگ لے کر جا رہے ہو وہاں کے یہودیوں عیسائیوں سے محفوظ رکھنا اللہ پاک نے اس بچے کو اس امت کا آخری نبی ﷺ بنا دیا ہے یہ ہے محمد ﷺ جس کی شان کیا ہے جس کا مقام کیا ہے۔

کاف کُن دیاں منزلاں اجے پہلیاں سی
میرے محمد ﷺ دی لوئی ہوئی سی
لکھ دِتا ختم رسالتاں دا
مٹی آدم دی اجے گوئی ہوئی سی
آیا سارے جہان دا چن بن کے
جندی وچ بائیبل پیش گوئی ہوئی سی
سنسان زمین نوں بھاگ لگے
جیہڑی مدتاں دی اَجے موئی ہوئی سی
کسے ہور نوں ہور دی چاہ ہوسی
سانوں چاہ اس بدر منیر دی اے
جندے ناں دیاں قسماں رب کھاوے
جندی انگلی چن نوں چیر دی اے
کھارے کھوہ جندا لب کرے مٹھے

دھم جگ تے جندی تاسیر دی اے
صبح و شام صمصام غلام ہووین
شرم اس تائیں دامن گیری دی اے

اللہ تعالیٰ ہمیں آقا کا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نبی کریم ﷺ کا اندازِ تبلیغ

اَمَّـا بَـعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَاِذْ صَرَفْنَـا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَo قَالُوْا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍo يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍo﴾

(الاحقاف: 29تا31)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار، ان گنت درود وسلام سید الاوّلین والآخرین، امامِ کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو! چھبیسویں پارے سے سورۃ الاحقاف کی تین آیات آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے اور پھر میرے سمیت سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستو! اِن آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی ایک مخلوق جنات کی وعظ بیان کی ہے۔ آج میں اپنے خطبہ جمعہ کے آخر میں تمہیں جنوں کی وعظ سناؤں گا۔ بندوں کی وعظ تو تم سنتے ہی رہتے ہو، آج جنوں کی بھی وعظ سُننا کہ جنات نے جنوں کو کیا وعظ کی۔ آمنہ کے لال، ساری کائنات کے سردار اور جہانوں کے پیر علیہ السلام نے جب کھلے عام تبلیغ کی تو مکے کے کافر آپ کے مخالف بن گئے۔ اتنے دشمن بنے کہ اگر آمنہ کے لال علیہ السلام ساری کائنات کے سردار نماز پڑھتے ہیں تو یہ بے ایمان گندی اوجھریاں لا کر

آپ ﷺ پر پھینک دیتے ہیں، بلکہ ایک دن اس طرح ہوا کہ ابوجہل بے ایمان اللہ کے پاک نبی علیہ السلام کو بڑی غلیظ قسم کی گالیاں نکالتا ہے اور ایک پتھر اٹھا کر میرے اور تمہارے پیرومرشد علیہ السلام کو مارتا ہے۔ آپ ﷺ کا سر مبارک زخمی ہوگیا، عبداللہ بن جدعان کی لونڈی یہ سارا ماجرا دیکھ رہی تھی۔ سردار حمزہ شکار سے واپس آئے، آپ بڑے بہادر نوجوان تھے، اِس لونڈی نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو طعنہ دیا۔ کہنے لگی اے قریشیو، ہاشمیو تم مر گئے ہوتے، سردار حمزہ فرماتے ہیں بی بی، کیا بات ہے۔ یہ کہتی ہے جس کا دل چاہتا ہے وہ محمد ﷺ کو گالیاں نکال جاتا ہے، جس کا جی چاہتا ہے وہ پتھر مار جاتا ہے لیکن تمہیں کوئی پرواہ نہیں۔

میرے مصطفٰے علیہ السلام کی سردار حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوہری تہری رشتہ داری ہے۔ والدہ کی طرف سے بھی اور والد کی طرف سے بھی۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے آقا علیہ السلام کے رضاعی بھائی بھی تھے، جس لونڈی کا دودھ میرے مصطفٰے علیہ السلام نے پیا تھا، اُسی لونڈی کا دودھ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی پیا تھا۔ کسی نے عرض کیا آقا، آپ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کیوں نہیں کرتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کیا تجھے معلوم نہیں کہ وہ میرا رضاعی بھائی بھی ہے۔

میرے بھائیو! تمہیں معلوم ہے کہ عورتوں کے طعنے لڑائیاں ڈال دیتے ہیں، عورتوں کے طعنوں سے قتلوں تک نوبت آ جاتی ہے۔ اِس لونڈی نے طعنہ مارا، غیرت دلائی۔ کہتی ہے ؎

مر جاؤ قریشی سارے شرم اتار کے
محمد ﷺ نوں چلا گیا ابوجہل مار کے
جے ہُندا عبداللہ زندہ پھڑدا للکار کے
اَج کون امداد کرے اس لاچار دی
جھوک مدینے والے احمد سردار دی

یہ لونڈی کہتی ہے، اِن نوجوانوں کا فائدہ کیا ہے۔ سردار حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بی بی کیا بات ہے؟ اس بی بی نے ساری بات سنا دی۔ سردار حمزہ رضی اللہ عنہ کے خون نے جوش مارا، سیدھے کعبۃ اللہ میں گئے، وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ابوجہل اپنے دوستوں میں بیٹھ کر بکواس کر رہا ہے،

کہتا ہے آج میں نے محمد ﷺ کو بڑی گالیاں دی ہیں اور آپ ﷺ کا سر پھاڑ دیا ہے۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جا کر اپنی کمان اِس کے سر پر مارتے ہیں اور سر پھاڑ دیتے ہیں۔ اس کے ساتھی کھڑے ہوئے تو سردار حمزہ رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار بھی کھڑے ہو گئے۔ لڑائی جھگڑا ہونے لگا، ابوجہل کہنے لگا ابوعمار کو کچھ نہ کہیں، میں بھی اس کے بھتیجے کا سر پھاڑ کر آیا ہوں۔ سردار حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے ابوجہل سن لے ؎

اَج تو بعد جے کر ظلم کماویں گا
طرف محمد ﷺ جے کر نظر اٹھاویں گا
جان لئیں میرے کولوں جُتیاں تو کھاویں گا
چمڑی ادھیڑاں تیرے گندے شریر دی
جھوک مدینے والے احمد سردار دی

یاد رکھ لے، تو نے جو زیادتیاں کر لی ہیں وہ کر لی ہیں۔ آج کے بعد اگر تو نے میرے بھتیجے کی طرف انگلی کی تو میں انگلی کاٹ دوں گا۔ مَیلی آنکھ سے دیکھا تو تیری آنکھ نکال دوں گا۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا بدلہ لے کر میرے نبی ﷺ کے پاس آئے، آ کر عرض کرتے ہیں اے میرے بھتیجے محمد ﷺ خوش ہو جا، آپ ﷺ فرماتے ہیں چچا، کس بات کی خوشیاں ہیں کیا آپ نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ عرض کرتے ہیں کلمہ تو نہیں پڑھا، ابوجہل نے آپ ﷺ کو مارا ہے میں اُس کا بدلہ لے کر آیا ہوں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں چچا سن لے، میں اِس دنیا میں بدلے لینے کے لیے نہیں آیا۔ دوستو! کیسا پیارا نبی ﷺ ہے، ہم کہتے ہیں بدلہ لینا ہے چاہے مکان بِک جائے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کیا فرماتے ہیں، ایسے ہی قرآن نے نہیں کہا:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي

الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۝﴾

(آل عمران: 159)

محبوب آپ نرم تھے اس لیے یہ آپ کے قریب آ گئے ہیں، کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: 107)

محبوب ہم نے آپ کو جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے۔

کہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾

(النحل: 125)

محبوب اِن کو اچھے طریقے سے وعظ کیا کرو۔

کہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ۝﴾ (حٰمٓ السجدۃ: 34)

محبوب پیار محبت اور حوصلے سے ان کو وعظ کریں گے تو آپ کے دشمن بھی دوست بن جائیں گے۔ اگر کسی سے پوچھیں اے کانے تو نے آنکھ کس طرح گنوائی ہے، وہ چھڑی مارے گا، کہے گا ٹھہر جا، تجھے بتاتا ہوں اور اگر اُسے پیار سے پوچھیں بھائی جان، آپ کی آنکھ کس طرح ضائع ہوئی ہے، اُس نے کہنا ہے میں نے چھوٹی عمر میں کسی گدھی کو ڈنڈا مارا تھا، اُس نے پاؤں مار کر میری آنکھ نکال دی تھی۔ اگر کوئی شخص کسی سے کہے، تیری ماں کا خصم کہاں ہے؟ وہ لڑ پڑے گا اور اگر بندہ اُسے پوچھے، تیرے ابو جی کہاں ہیں، وہ بتا دے گا کہ باہر گئے ہیں۔ بات تو ایک ہی ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کسی کو دفع بھی کرنا ہے تو اچھے طریقے سے۔

اللہ کریم نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

﴿اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

رُفِعَتْ o وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ o وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ o﴾ (الغاشیہ: 17تا20)

محبوب کیا آپ دیکھتے نہیں، آسمان کتنا بلند ہے، پہاڑ کتنے مضبوط ہیں، زمین کتنی لمبی چوڑی ہے۔ کیا آپ ﷺ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ اونٹ کتنا بڑا جانور ہے۔

آگے فرمایا:

﴿فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ o﴾ (الغاشیہ: 21)

آپ اِن کو وعظ کریں، آپ تو وعظ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

میرے بھائیو! اللہ پاک نے پہلے اونٹوں، پہاڑوں اورزمین و آسمان کا تذکرہ کیا پھر فرمایا وعظ کرو۔ حقیقت میں اللہ پاک سمجھاتے ہیں، اونٹوں کے بڑے حوصلے ہوتے ہیں۔ جب آپ نے کسی کو وعظ کرنا ہے تو اونٹ جیسا حوصلہ لے کر کرنا ہے۔

پہاڑ بڑے مضبوط ہوتے ہیں، جب آپ نے کسی کو وعظ کرنا ہے تو پہاڑ جیسی مضبوطی لے کر کرنا ہے۔

جب کسی کو وعظ کرنا ہے تو آسمان کی بلندی جیسا دل لے کر کرنا ہے۔

زمین بڑی فراخ ہے، زمین جیسا حوصلہ لے کر وعظ کرنا ہے۔

دوستو! چچا حمزہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، بھتیجے آپ کا بدلہ لے آیا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

انج تے تو بھانویں سارے کافراں نوں مار دے
میں نئیں راضی بھانویں مکہ اُجاڑ دے
مینوں جے راضی کرنا ای تاں کلمہ پکار دے
سن کے تے ہوش کھلی حمزہ سردار دی
جھوک مدینے والے احمد سردار دی

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ؎

جے انج ای تو راضی میرے سوہنیا تاریا
پڑھا دے کلمہ مینوں رب دیا پیاریا
سرور پڑھایا کلمہ نعرہ موموناں نے ماریا
لا الٰہ دی بولی کالجے ٹھار دی
جھوک مدینے والے احمد سردار دی

سردار حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان بن گئے، تین دن گزرے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو گئے۔ کافروں کو پہلا دھچکا یہ لگا کہ ایک نوجوان حمزہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے ہیں اور دوسری انہیں یہ تکلیف ہوئی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ مسلمانوں میں قوت آ گئی، اب قریشیوں ہاشمیوں نے بیٹھ کر مشورہ کیا کہ ہم نبی پاک علیہ السلام کا دفاع کریں گے چاہے ہم مسلمان ہیں یا نہیں، اور مکے کے کافروں نے مکے سے باہر جا کر (جہاں لوگ کنکریاں اٹھا کر جمرات کو مارتے ہیں) صلاح کی۔ کہنے لگے ایک صحیفہ لکھو (صحیفہ لکھنے والے کا نام ہے عکرمہ بن عامر) جس میں یہ لکھو کہ آج کے بعد ان ہاشمیوں سے رشتہ نہیں لیں گے، ان کو رشتہ نہیں دیں گے، ان کی دوکان سے سودا نہیں خریدیں گے، ان کو سودا نہیں دیں گے، اِن سے بول چال نہیں رکھیں گے، اِن سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا ہے۔ انہوں نے صحیفہ لکھ کر بڑے بڑے کافروں کے دستخط کروائے اور اُسے بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیا۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، جس نے یہ صحیفہ لکھا تھا، میرے مصطفٰے علیہ السلام نے اُس کے لیے بددعا کی تو اُس کے ہاتھ شل ہو گئے جو نبی پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے وہ بندہ رب کو گوارہ ہی نہیں۔

ایک چوہدری آدمی دسترخوان پر بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے، پانی پی رہا ہے، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں تو بائیں ہاتھ سے کیوں کھاتا ہے، دائیں ہاتھ سے کھا، بائیں سے شیطان کھاتا ہے۔ یہ کہتا ہے محمد ﷺ میرا دایاں ہاتھ کام ہی نہیں کرتا، یہ اوپر ہوتا ہی نہیں ورنہ میں نے دائیں سے کھا لینا تھا۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، اگر نہیں [illegible]

سہی، اس کے بعد اِس چوہدری نے پورا زور لگایا کہ میرا ہاتھ اوپر ہو جائے لیکن نبی علیہ السلام کے کہنے پر اِس کا ہاتھ اوپر ہوا ہی نہیں، یہ ہاتھ یہیں سُوکھ گیا کیونکہ اس نے میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی بات کو مذاق سمجھا تھا۔

میرے نبی ﷺ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ اگر کوئی باہر سے تاجر آتا ہے تو مکے والے زیادہ بولی لگا کر سودا خرید لیتے ہیں۔ میرے نبی ﷺ کی بیٹیاں اور رشتہ دار بھوکے ہیں، میرے نبی ﷺ کے اہل وعیال پتے کھا کھا کر گزارہ کر رہے ہیں، یہ ایک دن کی بات نہیں، مہینے کی بات نہیں، شعب ابی طالب میں تین سال گزر جاتے ہیں۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ دار رات کو کھانا پہنچا دیتے ہیں، میرے نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو کئی کئی دن فاقوں میں گزر جاتے ہیں، کچھ آدمیوں نے جن میں بنو عامر قبیلے کا ہشام نامی آدمی ایک دوسرے آدمی کے پاس رات کے اندھیرے میں جا کر کہتا ہے، کیا تجھے شرم نہیں آتی، تم کھاؤ پیو اور نبی اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین شعب ابی طالب میں بند ہیں۔ وہ کہتا ہے میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں، یہ کہتا ہے تیرے ساتھ ایک اور بندہ بھی ہے۔ کہنے لگا وہ کون ہے، یہ کہتا ہے میں خود تیرے ساتھ ہوں۔ کہنے لگے ہم دو ہو گئے ایک تیسرا آدمی تلاش کریں، کہنے لگا تیسرا بھی ہے۔ یہ رات کے اندھیرے میں مطعم بن عدی کے پاس گئے، اُسے ساری بات سنائی۔ وہ کہنے لگا میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ یہ کہنے لگے تیرے ساتھ دو بندے اور بھی ہیں، وہ کہنے لگا کون کون سے، انہوں نے اپنا نام پیش کیا۔ مطعم بن عدی کہنے لگے چوتھے بندے کی تلاش کرو۔ ابوالبختری نامی ایک آدمی تھا، اُس کے پاس گئے، وہ کہنے لگا میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ یہ کہنے لگے، تیرے ساتھ تین بندے اور بھی ہیں، کہنے لگا کون کون سے؟ انہوں نے اپنے نام پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ پانچواں آدمی تلاش کرو، اب یہ اسود بن زمعہ کے پاس گئے، رشتہ داری اور قرابت یاد کروائی۔ وہ کہنے لگا میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں، یہ کہنے لگے تو اکیلا نہیں۔ تیرے ساتھ ہم چار آدمی اور بھی ہیں۔ انہوں نے مقامِ ہجون پر بیٹھ کر پروگرام بنایا کہ صبح یہ صحیفہ پھاڑنا ہے، دن چڑھا تو یہ بیت اللہ میں گئے او۔

بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ ابوجہل بے ایمان بھی بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک بول کر کہنے لگا، ہم کھائیں پئیں، محمد (ﷺ) اور اُس کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بھوکے رہیں، میں یہ صحیفہ پھاڑ دوں گا۔ دوسرا کہنے لگا تو نے بالکل صحیح کہا ہے، تیسرے نے بھی تائید کردی کہ ہم تو پہلے راضی نہیں تھے، یہ صحیفہ پھاڑنا چاہیے، چوتھا اور پانچواں بھی بول پڑا کہ اِس طرح ہونا چاہیے۔

ابوجہل بے وقوف تھا لیکن بڑا دانا تھا۔ کہنے لگا یہ صلاح یہاں نہیں ہوئی، یہ پروگرام رات کو بنا ہے، لڑائی جھگڑا ہونے لگا تو میرے نبی ﷺ کے چچا جان سردار ابوطالب کہتے ہیں: اے مکے والو! لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں، اگر میرے بھتیجے کی بات سچی ہے تو تم پیچھے ہٹ جانا اور اگر میرے بھتیجے کی بات سچی نہیں تو پھر جیسے تمہاری مرضی۔

سردار ابوطالب کو آپ کے ساتھ بڑا پیار ہے، یہی وجہ ہے کہ جب میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی وفادار بیوی اور مشفق چچا دونوں فوت ہو گئے تو میرے نبی ﷺ نے اِس سال کا نام عام الحزن (غم کا سال) رکھا، اور بھی پریشانیاں آئیں، مکے والوں نے زیادہ تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ آمنہ کے لال اور ساری کائنات کے سردار اپنے آزاد کردہ غلام سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں، اے میرا بیٹا زید، مکے والے بات نہیں مانتے، آ طائف کے علاقے میں چلیں۔

میرے نبی ﷺ مکے سے ساٹھ میل دور پیدل چل کر طائف گئے۔

میرے دوستو! ذرا غور کرنا، آپ جس نبی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں اُس محبوب نے کتنی محنتیں کی ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام طائف کے تین سرداروں سے جا کر ملے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں چوہدریو! میں اللہ کا نبی ﷺ ہوں اور تمہیں قرآن سنانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ چوہدری کہتے ہیں محمد ﷺ ہم نے تیرا قرآن نہیں سننا!

ایک سردار کہتا ہے، کیا نبی ﷺ بنانے کے لیے رب کو تو ہی ملا تھا۔ تیرے گھر میں روٹی پکتی نہیں اور تو کہتا ہے میں نبی ﷺ ہوں۔

دوسرا کہتا ہے، اگر تجھے رب نے نبی ﷺ بنایا ہے تو میں جا کر کعبۃ اللہ کا غلاف پھاڑ دوں گا اور داڑھی منڈوا دوں گا۔

تیسرا کہتا ہے اگر تو نبی ﷺ ہے تو میں تیرے ساتھ بات ہی نہیں کروں گا، اور اگر نبی ﷺ نہیں، تب بھی بات نہیں کروں گا۔

میرے نبی ﷺ دس دن طائف میں رہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں چوہدریو، یہ بات اپنے تک ہی رکھنا، مجھے ذرا لوگوں کو قرآن سنا لینے دو، ہوسکتا ہے کسی کی قسمت جاگ پڑے۔ ان چوہدریوں کو کون سمجھائے، انہوں نے میرے نبی ﷺ کے پیچھے شرارتی لڑکے لگا دیئے، کہنے لگے تمہیں قرآن پڑھ کر سنائے تو تم پتھر پکڑ کر اِس کے ٹخنوں پر نشانہ باندھ کر مارنا۔ دوستو! کتنا فرق ہے، آج مولوی قرآن سنائے تو لوگ پیسے پھینکیں، لوگ پتیاں نچھاور کریں، میرا نبی ﷺ قرآن سناتا ہے تو یہ پتھر مارتے ہیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے بڑا دفاع کیا، خود پتھر کھائے میرا سر بھی زخمی ہو گیا، میرے مصطفےٰ علیہ السلام بھی زخمی ہو گئے۔ اتنے زخمی ہوئے کہ میرے نبی ﷺ کی جوتی خون سے بھری ہوئی ہے، یہ تین میل تک پیچھے سے پتھر مارتے رہے۔

میرے بھائی! قرآن تیرے تک ایسے ہی نہیں پہنچا۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے عتبہ، شیبہ اور ربیعہ کے بیٹے کے باغ میں پناہ لی، میرے نبی ﷺ گر پڑتے ہیں، میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگائے تو میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا، انہوں نے آپ کو بڑے پتھر مارے ہیں، انہوں نے بڑی تکلیف دی ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بددعا کیوں نہیں فرماتے؟ میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرا بیٹا زید، بددعا کرنی ہے تو دعا ہی کیوں نہ کردیں، میرے نبی علیہ السلام نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔

آپ فرماتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ."

اللہ میرے پاس فوج کوئی نہیں، حفاظتی دستہ کوئی نہیں، میں نے اِن کو قرآن سنایا ہے تو

انہوں نے مجھے پتھر مارے ہیں، تو کہیں میرا زخمی چہرہ اور خون سے بھری ہوئی جوتی دیکھ کر غصے میں نہ آ جانا۔ میں نے اِن کو معاف کر دیا ہے، تو بھی معاف کر دے۔ میرے نبی ﷺ میں کتنا حوصلہ ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں بیٹا زید ابھی تو یہ مسلمان ہوں گے، اگر یہ نہ ہوئے تو ان کی اولادیں ضرور کلمہ پڑھیں گی۔ نبی علیہ السلام دعا فرما رہے ہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

اللہ ان کو ہدایت دے دے، اِن کو میری شان کا پتہ ہی کوئی نہیں۔

یہ دشمنوں کے لیے میرے آقا علیہ السلام دعا کر رہے ہیں۔

کیا دشمن کے لیے دوسرا کوئی دعا کر سکتا ہے، صدقے جاؤں ؏

میرا پیر رؤف رحیم نبی ﷺ، جدوں جمیاں تے جمیاں یتیم نبی ﷺ
موئی ماں تے چاچا دادا بھی، آ ساں رہ گئیاں رب قدیر دیاں
آ اہل حدیثاں تو سن سجناں جے گلاں سُنیاں مدنی پیر دیاں
جیدی عمر دی قسم رب کھاوے، جیدیاں اُنگلیاں چن نوں چیر دیاں

کوئی نبی تحصیل دار بن کر آیا۔

کوئی ضلع دار بن کر آیا۔

کوئی صوبے دار بن کر آیا۔

کوئی ایک بستی کی طرف آیا۔

کسی بستی کی طرف دو نبی آئے۔

کسی بستی کی طرف تین نبی آئے ؏

کئی قومی کئی مُلکی پیارے نبی، چھوٹے چھوٹے حلقے ول سارے نبی
مشرق توں مغرب تک حداں پہنچیاں اوہدی جاگیر دیاں
صمصام رحمۃ اللہ علیہ توں آ کے سن سجناں، جے گلاں سنیاں مدنی پیر دیاں
جیدی عمر دی قسم رب کھاوے، جیدیاں اُنگلیاں چن نوں چیر دیاں

ایک دفعہ ابوجہل بے ایمان اپنی مٹھی میں کنکر لے کر آیا۔ کہتا ہے محمد (ﷺ) تو نبی ہے تو بتا، میری مُٹھی میں کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا، میں بتاؤں یا مٹھی والی چیز؟ کہتا ہے کیا یہ ہوسکتا ہے کہ مٹھی میری ہو، پھر چیز بولے۔ میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے اشارہ کیا تو کیا ہوا؟

میری مُٹھ وچ کی اے ابوجہل پُچھدا
روڑاں دتیاں گواہیاں، لوکاں ساریاں دے وچ
میرا نبی انج سجے نبیاں ساریاں دے وچ
جیویں چن پیا پھبدا اے تاریاں دے وچ

اُن پتھروں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ عتبہ، شیبہ اور ربیعہ کے بیٹوں نے دیکھا کہ محمد ﷺ زخمی ہو گیا ہے اور زید خون صاف کر رہا ہے، وہ اپنے غلام سے کہنے لگے، پلیٹ میں انگور رکھ لے اور محمد (ﷺ) کو دے کر آ۔ غلام پلیٹ میں انگور رکھ کر میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور جا کر کہتا ہے محمد ﷺ یہ انگور کھا لو۔ میرے نبی علیہ السلام نے انگور کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھی۔ عداس غلام کہتا ہے، یہاں والوں کو تو بِسْمِ اللّٰہ آتی نہیں، اگر بندہ روٹی کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے تو آسمان سے آواز آتی ہے، تو نے پانی اپنی پیاس کے لیے پیا ہے، کھانا اپنی بھوک کے لیے کھایا ہے لیکن میں نے بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے تیرے نامۂ اعمال میں ایک سو نوے نیکیاں درج فرما دی ہیں۔

آپ ﷺ نے جب بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تو عداس کہنے لگا، یہاں کے رہنے والوں کو بِسْمِ اللّٰہ کہاں آتی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں تو کہاں سے ہے؟ کہتا ہے جی مَیں نینویٰ بستی کا رہنے والا ہوں، میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے فرمایا وہ نینویٰ بستی جہاں یونس بن متّی پیدا ہوئے تھے، وہ کہتا ہے حضرت! آپ یونس علیہ السلام کو کیسے جانتے ہیں؟ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں وہ میرا بھائی تھا، میں بھی نبی ہوں وہ بھی نبی تھا۔ عداس نے میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے سر کا بوسہ لیا اور میرے نبی کے پیر چومنے شروع کر دیئے۔ وہ چوہدری بیٹھے دیکھ رہے ہیں، غلام واپس آیا تو کہنے لگے، عداس کیا بات ہے؟ تو اس کے ہاتھ پاؤں چوم رہا تھا اور اُس کے سر کے

بوسے لے رہا تھا۔ عداس کہتا ہے اللہ کی قسم ہے، پوری زمین پر اِس طرح کی ہستی ہی کوئی نہیں۔ سردار کہتے ہیں تجھے کس نے بتایا ہے؟ عداس کہتا ہے میں نے اُس سے ایک بات پوچھی ہے، اُس نے وہ بات بتا دی ہے جو نبی کے علاوہ بتا ہی کوئی نہیں سکتا۔ میرے نبی مکہ والوں سے بھی دُکھی، راستے میں قبائل کو وعظ کی تو کسی نے کوئی بات نہ مانی اور طائف والوں نے بات ماننے کی بجائے پتھر مار مار کر لہولہان کر دیا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، میدانِ اُحد میں میرے نبی کے کُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ چار دانت مبارک شہید ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھتی ہیں کہ آپ علیہ السلام کے سر پر لوہے کے خود کی کڑیاں گھس گئی ہیں، اماں جی عرض کرتی ہیں، اے میرے سرتاج، آج آپ کو بڑی تکلیف آئی ہے۔ کیا اِس سے بھی زیادہ کبھی تکلیف آئی ہے؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا جب طائف والوں نے پتھر مارے تھے، وہ دن بھولتا ہی نہیں۔ اُس وقت مجھے بڑی تکلیف آئی تھی۔ میرے نبی کا حوصلہ کتنا ہے، آسمان پر ایک چھوٹی سی بدلی ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ اِس بدلی میں جبرائیل علیہ السلام کھڑے ہیں۔ عرض کرتے ہیں، آقا مجھے آسمان والے نے بھیجا ہے، میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آج بڑے پریشان ہیں، نبی علیہ السلام کو بڑی تکلیف آئی ہے، یہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی ساتھ آیا ہوا ہے، پانی اور ہوا کا فرشتہ بھی آیا کھڑا ہے۔ عرش والے نے آرڈر دیا ہے، اگر آج میرا نبی کہہ دے تو مکے اور طائف والوں کو دونوں پہاڑوں کے درمیان رکھ کر چکی کی طرح پیس دیں، ہوا سے اُڑا دیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام میں دنیا میں زحمت بن کر نہیں آیا، رحمت بن کر آیا ہوں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ آہستہ واپس آ رہے ہیں، آپ علیہ السلام مکہ کی گھاٹیوں میں پہنچ گئے، صبح کی نماز کا وقت ہے۔ آپ علیہ السلام نماز میں قرآن پڑھ رہے ہیں، میرے آقا علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے، پہلے جن آسمان پر جا کر باتیں سن لیتے تھے، اب جنات کا آسمان پر جانا بند ہو گیا۔

میرے بھائیو! یہ میری بات نہیں، کسی مولوی کی بات نہیں، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جنات اور شیاطین کی تعداد اِتنی زیادہ ہے کہ جن شیطان ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر

آسمان تک جاتے ہیں، آسمان والوں کی باتیں سنتے ہیں، آسمان کا گیٹ کیپر انگارہ مارتا ہے، اگر کسی کو تھوڑا سا لگ جائے تو وہ بھسم ہو جاتا ہے۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ آسمان والوں کی کوئی بات سن لیں تو وہ ایک بات سچی اور سو جھوٹ ملا کر بتاتے ہیں۔ جیسے بعض نے طوطا رکھا ہوا ہے اور اوپر لکھا ہے! اسلامی فال نامہ۔ ہاتھ دکھا کر قسمت پوچھو، اِس ظالم کو یہ نہیں پتہ کہ تیری قسمت میں گرد وغبار ہی ہے۔

کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے، یہ آسمان والوں کی باتیں سن کر اُس میں سو جھوٹ ملاتے ہیں، اُس میں کوئی بات سچی ہو جاتی ہے اور کوئی جھوٹی۔ پھر بوڑھی عورتیں کہتی ہیں، اُس نے تو سارا حساب لگا کر بتا دیا ہے، بے شک اُس نے جھوٹ ہی بولا ہو۔ اُس نے ایسے ہی کہہ دیا کہ تیری ساس نے ہی تجھے تعویذ پائے ہیں، بتاؤ اُس نے لڑائیاں نہیں ڈالیں تو اور کیا کیا ہے۔ میرے بھائیو! میرے نبی ﷺ نے فرمایا ہے، جو اِن فال ناموں والوں کی بات پر یقین کرتا ہے اُس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی، اِس لیے جادو ٹونے پر یقین نہ رکھا کرو۔ یہ نصیبین کے علاقے جن اُڑتے پھرتے ہیں اور معلوم کر رہے ہیں کہ ہمارا آسمان پر داخلہ کیوں بند ہو گیا ہے، ہم پر پہرے کیوں لگا دیئے گئے ہیں اور اتنی سختی کیوں کر دی گئی ہے۔ یہ معلوم کرتے کرتے مکہ کی گھاٹیوں میں پہنچ گئے۔ میرے نبی طائف سے واپس آ کر مکہ کی گھاٹیوں میں قرآن پڑھ رہے ہیں، اِن جنوں کے کانوں میں آواز پڑی تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾ (الاحقاف:29)

محبوب اتنی فکر کی کیا ضرورت ہے، مکہ والے قرآن نہیں سنتے تو نہ سُنیں، طائف والے نہیں سُنتے تو نہ سنیں، ہم نے جن بھیج دیئے ہیں، آپ قرآن پڑھ رہے ہیں اور جن قرآن سن رہے ہیں۔ جب میرے مصطفیٰ ﷺ کے قریب آئے تو آپس میں کہنے لگے، اپنی چھوڑ دو اور نبی کا قرآن سن لو۔ یہ ابھی کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوئے لیکن کتنے ادب سے قرآن سن رہے ہیں۔ میرے بھائیو! قرآنِ کریم ہے ہی ادب والی کتاب۔ تو بھی ادب کیا کر، دل لگا

کردھیان سے قرآن سنا کر، جب جن میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے قریب ہوئے تو کہنے لگے خاموش ہو جاؤ، جب میرے آقا علیہ السلام نے قرآن کی تلاوت ختم کی تو یہ جن قرآن سن کر مسلمان ہو گئے۔ یہ دین کے داعی اور سپاہی بن گئے، اپنے علاقے میں جاتے ہیں اور وہاں جنات کو اکٹھا کر کے بڑے پیار سے کہتے ہیں، قَالُوْا یٰقَوْمَنَا ۔ اے ہمارے بھائیو، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پیار سے وعظ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا، اِدھر آؤ مشرکو! یہ بھی نہیں کہا، نجدیو، وہابیوسُنو، کہتے ہیں:

﴿یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝﴾ (الاحقاف:30)

اے ہماری برادری! ہم ایک کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ نبی کے بعد نازل ہوئی ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور سچی بات کی ہدایت دیتی ہے۔ اللہ کی قسم ہے، سیدھا راستہ دیکھا ہے تو قرآن والا دیکھا ہے۔ دوستو! یہ جن درس میں نہیں پڑھے، آج اِن کی میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے ساتھ پہلی ملاقات ہے، جا کر کہتے ہیں اے ہماری برادری، ہم قرآن سن کر مسلمان ہو گئے ہیں، اب تمہیں بھی دعوت دیتے ہیں کہ مسلمان بن جاؤ۔ ہم نے ایسی کتاب نہیں دیکھی، وہ کتاب سچی ہے، حق کا راستہ دکھاتی ہے۔ وہ جن پوچھتے ہیں اگر ہم مسلمان ہو گئے تو کیا ملے گا؟ وہ کہتے ہیں:

﴿یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ﴾ (الاحقاف:31)

وہ کتاب کہتی ہے، تم نے جو پچھلے گناہ کیے ہیں، اللہ کریم معاف فرما دیں گے۔ وہ پوچھتے ہیں اور کیا ملے گا؟ یہ کہتے ہیں؛

﴿وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۝﴾ (الاحقاف:31)

وہ کتاب یہ بھی کہتی ہے، آؤ مجھے پڑھو، مجھ پر عمل کرو، جہنم کی جیل سے بچ کر جنت کے بادشاہ بن جاؤ گے۔ اللہ پاک ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

معجزاتِ رسول ﷺ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

﴿وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○﴾ (الحجرات: 2)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار اَن گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔ دوستو بزرگو! مجھ سے پہلے شاعر توحید وسنت حضرت مولانا حافظ عبدالوحید ربانی صاحب اللہ کی تعریف اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے بارہ میں بتا رہے تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ان سے پہلے مولانا محمد عمر صاحب بیان کر رہے تھے اور ان شاء اللہ میرے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرزاق یزدانی اُن کا بیان ہوگا اور ان شاء اللہ اُن کے بعد محترم قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی اُن کا بیان ہوگا سنو گے میں ان شاء اللہ بارہ بجے تک وعظ کروں گا کیونکہ جب بارہ بج جائیں تو ہر چیز کے بارہ بج جاتے ہیں اور میں تمہیں ان شاء اللہ جاگتے جاگتے وعظ کروں گا۔ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ جو اسٹیج سیکرٹری ہے محدث عالم دین حضرت مولانا عبدالجبار سلفی صاحب اللہ کے فضل سے وہ ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے تو دوستو! توجہ دھیان سے اللہ رسول ﷺ کی باتیں سننا یہ میں نے اس لیے عرض کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آج میری باتیں تو دھیان سے سنے گا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم نے میری دھیان سے نہ سنیں تو میں بھی تمہاری باتیں دھیان سے نہیں سنوں گا۔ اصل بات یہ ہے:

﴿مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ﴾

جو اللہ کا بن جائے تو اللہ اس کے بن جاتے ہیں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ایک اللہ کا بندہ جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا یہ خود نماز پڑھ رہا تھا اس کی بکریوں میں بگھیاڑ پھر رہے تھے چیتے پھر رہے تھے وہ بکریوں کو کچھ نہیں کہہ رہے تھے یہ نماز پڑھ رہا تھا، یہ نماز سے فارغ ہوا تو ایک گزرنے والا مسافر وہ کہنے لگا اے اللہ والے بھائی تمہاری بکریوں اور بگھیاڑوں نے کب سے آپس میں صلح کرلی ہے یہ کہتا ہے جب سے میں نے اللہ تعالیٰ سے صلح کی ہے انہوں نے آپس میں صلح کرلی ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شیر جنگل سے نکل کر سڑک پر آ کر بیٹھ گیا اُس نے راستہ بلاک کر دیا روڈ بلاک کر دیا۔ لوگ بہت پریشان اب کسی کے پاس کلاشن کوف تھوڑا تھا مار کر ڈھیر کر دیتے تیر تلوار سے ہی بھگانا تھا شیر کے پاس کون جائے؟ کسی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جا کر بتایا۔ حضرت جی آپ کی حکومت کے دوران شیر جنگل سے نکل کر سڑک پر آ کر بیٹھ گیا ہے۔ لوگ بہت پریشان ہیں لوگ ڈر کر پیچھے کھڑے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گئے جا کر اس طرح شیر کو کان سے پکڑ لیا اور کھینچ کر طمانچہ مارا اور فرمایا شیروں کا کیا کام ہے راستے میں بیٹھنے کا شیر اُٹھا اور جنگل کی طرف چلا گیا۔ اصل میں بات کیا ہے؟ دوستو بات یہ ہے سید امیر رحمہ اللہ نے لکھی ہے فرماتے ہیں:

بندہ بن جا رب نوں سُور میاں

اے انسان تو انسان ہے حیوان نہیں۔ اللہ پاک نے سارا جہان کُــــن کہہ کر بنایا ہے۔ تیری باری آئی قرآن میں اعلان کیا ہے ''خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ'' میں نے آدم علیہ السلام کو اپنی قدرت کے دونوں ہاتھوں سے گوندھ کر بنایا ہے نوریوں سے سجدہ کروایا ہے۔ اے انسان تمہاری کیوں عقل ماری گئی ہے تم نے نہیں دیکھا کوئی کتا کسی کتے کو سجدہ کرتا ہو، گھوڑا گھوڑے کو کرتا ہو، بندر، بندر کو کرتا ہو، گدھا گدھے کو سجدہ کرتا ہو، کیوں بھائی کبھی دیکھا ہے کہ بھولی کتا مرا ہوا ہو اور پستہ اُسے سجدہ کرے۔ یہ شیطان نے تمہاری عقل ماردی ہے خود تو اس نے زندہ بابا

کوسجدہ نہیں کیا اللہ پاک کے حکم سے زندہ بابا کو سجدہ نہیں کیا۔ اوئے تمہاری ایسی عقل ماری ہے تمہیں مردوں کی طرف لگا دیا ہے اس لیے سید امیر رحمہ اللہ اعلان کرتے گئے ہیں وہ کہتے ہیں:

اوئے بندہ بن جا رب نوں سور میاں
جندے بن نہ دوجا ہور میاں
اوئے پراں چھڈ دے چٹنی گوڑ میاں
پڑھ لا الٰہ الا اللہ
دانے پُن کے زمین وچ بونا اے کیوں
ہل شور زمین وچ جوناں اے کیوں
اوئے تھن چھڈ کے پوچھل چونا اے کیوں
پڑھ لا الٰہ الا اللہ

میرے حج فیلو نے حضرت مولانا سرفراز لکھوی رحمہ اللہ صاحب کوئی ہوتے ہیں سکول فیلو کوئی کلاس فیلو، کوئی حافظ، حافظ صاحب مولانا سرفراز لکھوی رحمہ اللہ صاحب یہ میرے حج فیلو ہیں ہم پچھلے سال مالک کی توفیق سے اکٹھے حج کرنے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی لے جائے۔ آمین! انہوں نے مجھے یہ آرڈر دیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کے معجزات بیان کرنے ہیں معجزہ برحق ہے معجزہ اُسے کہتے ہیں جسے عقل نہ مانے عقل تسلیم نہ کرے لیکن معجزہ برحق ہے اور کرامت بھی برحق ہے۔ ولی کی کرامت ہوتی ہے نبی کا معجزہ ہوتا ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا نہ نبی اپنی مرضی سے معجزہ دکھا سکتا ہے اور نہ ولی اپنی مرضی سے کرامت دکھا سکتا ہے نبی معجزہ اُس وقت دکھاتا ہے جب عرش والے کو منظور ہو ولی کرامت اُس وقت دکھاتا ہے جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو اور ایک میرے مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ یہ اللہ کا قرآن بھی ہے ایک میرے نبی ﷺ کا معجزہ اور اتنے معجزے میں تمہیں کیسے گن کر بتاؤں۔

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ

الْبَصِیْرُ﴾ (بنی اسرائیل: 1)

یہ بھی میرے نبی ﷺ کا معجزہ ہے میرے نبی ﷺ مکہ میں سوئے ہوئے تھے بی بی اُم ہانی کے گھر سوئے ہوئے تھے صحیح مسلم کی روایت ہے میرے نبی ﷺ حطیم میں سوئے ہوئے تھے۔ ستائیس رجب المرجب ہے اللہ پاک جناب جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں سنو ذرا دھیان سے یہ بھی نبی ﷺ کا معجزہ ہے:

اللہ ولوں جبرائیل علیہ السلام نوں حکم ہویا
ایسے وقت زمین دی طرف دھا جا
آکھی میرے محبوب نوں جاکے تے
میری اُلفتاں دا آکے مُل پاجا
اوئے نالے ستاں آسماناں دی سیر کر جا
اپنی دس جا ساڈی سن سنا جا
اوئے چھیتی جا جبرائیل علیہ السلام نہ دیر لانویں
لے کے میرے محمد ﷺ نے انج آجا

کیوں بھئی معجزہ ہے یا نہیں کیا عقل مانتی ہے کہ ایک بندہ اقصیٰ پاک میں جو مکے سے چالیس دنوں کا سفر تھا وہ اقصیٰ پاک میں رات کے وقت جاسکتا ہے عقل نہیں مانتی اوئے عقل نہیں مانتی اوئے عقل نہیں مانتی ایک بندہ رات ہی رات میں آسمان پر چلا جائے جنت میں چلا جائے جہنم دیکھ کر آئے سات آسمانوں کے اوپر جا کر وہ سارے پردے میں ہو کر میرے اللہ سے باتیں کرے عقل نہیں مانتی۔

اوئے کملے کہندے نے دسوہاں بشر ہو کے
پار ستاں آسماناں تو جاسکدا اے
ہاں ٹھیک ہے نئیں جاسکتا
پر وہ لے جائے تو پار بھی جاسکدا اے

عقل نہیں مانتی اللہ فرماتے ہیں تمہاری عقل مانے یا نہ مانے میں جیسے چاہوں کر سکتا ہوں۔

﴿اِنَّمَآ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝﴾ (یٰس: 82)

مکہ کے کافروں نے بیٹھ کر اصلاح کی قرآن ہے فرمایا:

﴿وَ اِذۡ یَمۡکُرُ بِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِیُثۡبِتُوۡکَ اَوۡ یَقۡتُلُوۡکَ اَوۡ یُخۡرِجُوۡکَ وَیَمۡکُرُوۡنَ وَیَمۡکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الۡمٰکِرِیۡنَ ۝﴾ (الانفال: 30)

ایک کہتا ہے نبی (ﷺ) کو جیل میں بند کر دو دوسرا کہتا ہے نبی ﷺ کو دیس سے نکال دو۔ تیسرا کہتا ہے نبی (ﷺ) کو شہید کر دو۔ انہوں نے مکے میں بیٹھ کر پروگرام کیے انہوں نے دارالندوہ میں بیٹھ کر اصلاحیں کیں۔ میرے اللہ نے اپنے محبوب کو اطلاع دی سوہنیا آج مکہ میں نہ رہنا رات کا وقت ہے واقعہ سنانا مقصود نہیں۔ نبی ﷺ کا معجزہ سن لو بھائیو! رات کا وقت ہے گھر کا بندہ تلوار لے کر میرے نبی ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ کہتے ہیں اللہ ان کی تلواریں چمک رہی ہیں اللہ اب کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب جو قرآن تمہیں دیا ہے سوہنیا یہ قرآن پڑھنا تم شروع کر دو۔ اندھا میں کرنا شروع کر دوں گا۔ میرے نبی ﷺ نے کہا ہے قرآن پڑھا سن بھائی دھیان سے

﴿یٰسٓ ۝ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝﴾ (یٰسٓ: 1تا4)

پڑھتے جا رہے ہیں:

﴿وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ۝﴾ (یٰسٓ: 9)

اوئے مٹی دی مٹھی اک بھری پیارے نیں
آیتاں یاسین دیاں پڑھیاں سہارے نیں
کافراں ول سُٹی انے ہوگئے سارے نیں
نکل گئے دونویں کردے محمد ﷺ قدیر دی

جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

آپ ﷺ نکل گئے وہ کافر تلواریں پکڑ کر کھڑے ہیں ایک پاس سے گزرا کہتا ہے چوہدریوں کیسے کھڑے ہو کہتے ہیں آج ہم نے نبی ﷺ کو یہاں سے نہیں گزرنے دینا سحری کے وقت نبی ﷺ اُٹھے گا ہم باہر نہیں جانے دیں گے۔ وہ کہتا ہے تمہارے سر میں مٹی ڈال کر تمہارے پاس سے گزر گیا ہے ذرا اپنے سر جھاڑ کر دیکھو انہوں نے دیکھا کہ سر میں مٹی پڑی ہوئی ہے میرے مصطفیٰ ﷺ پاس سے گزر گئے انہوں نے اس طرح دیوار سے جھانک کر اندر دیکھا تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شیر خدا میرے مصطفیٰ ﷺ کی چادر لے کر لیٹے ہوئے تھے وہ کافر بے ایمان کہنے لگے وہ دیکھو نبی ﷺ لیٹا ہوا ہے۔

مولانا ان کو بلیکھا تو پہلے ہی پڑتا تھا علی اور نبی ﷺ کا کہنے لگے وہ دیکھو لیٹا ہوا ہے اس نے کہا بے وقوف وہ تمہارے پاس سے گزر گیا ہے میرے نبی ﷺ کا معجزہ یہ دیکھتے رہ گئے آمنہ کے لال علیہ السلام ان کی آنکھوں میں دھول ڈال کر پاس سے گزر گئے۔ میرے نبی غار ثور میں گئے تین دن بعد وہاں سے آگے چلے گئے سراقہ بنؓ مالک بن جعشم اپنی گھوڑی پر میرے نبی ﷺ کے پیچھے لگ گیا اور میرے نبی ﷺ اللہ کا قرآن پڑھتے جا رہے ہیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا سراقہ آ گیا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبراؤ مت سراقہ کی گھوڑی کے پاؤں زمین میں گڑھ گئے یہ ترلے کرنے لگ پڑا۔ مجھے معاف کردو، میرے نبی ﷺ نے معاف کیا اس کی نیت پھر بد ہوگئی پھر زمین نے پکڑ لیا پھر معافیاں مانگیں تیسری مرتبہ اس کی نیت پھر بد ہوگئی۔ میرے نبی ﷺ سے کہتا ہے سوہنیا اب معاف کردو میں اب وعدہ کرتا ہوں میں آپ ﷺ کے پیچھے نہیں آؤں گا کوئی بندہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں سراقہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کردیا ہے سیرت ابن ہشام پڑھ کر دیکھ لو یہ کہتا ہے سوہنیا میں نے ایسے معافیاں نہیں لینی مجھے تحریر کردو مجھے پناہ دے دو، میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے چھٹی پر لکھ دو یا چمڑے پر لکھ دو میں محمد ﷺ نے اسے پناہ دی ہے۔ میرے نبی ﷺ اسے پناہ

دے رہے ہیں اور لکھ کر بھی دے رہے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں سراقہ آج تو تو میرے پیچھے مجھے گرفتار کرنے آ رہا تھا سراقہ ایک وقت آئے گا قیصر و کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں ہوں گے کسریٰ کا تاج تیرے سر پر ہوگا کنگن تمہارے ہاتھ میں ہوں گے یہ کہتا ہے سوہنیا یہ تحریر کر دو میں نے آپ کو پناہ دی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے لکھ دو۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یا غلام نے یہ تحریر لکھ دی آٹھ سال بعد مکہ فتح ہوا تو لوگ سراقہ کو گرفتار کرنے لگے اس نے وہ تحریر سنبھال کر رکھی تھی۔ کہتا ہے لوگوں اے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تمہارے پیر نے آٹھ سال پہلے مجھے پناہ دے دی ہے۔ اور جب کسریٰ فتح ہوا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور ہے آپ فرماتے ہیں لاؤ ذرا کسریٰ کا تاج اس جنگلی اس بدوی سراقہ کو بلا کر لاؤ تاکہ میرے محمد ﷺ کی بات پوری ہو جائے کیونکہ نبی ﷺ کی بات سچی ہے کوئی شک ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کی بات میں تیرے قاری نے لکھا ہے:

اوئے کائنات دا سوہنا امام آیا
کائنات دا کلا امام آیا
جندی رحمتاں دی پے دھم گئی اے
اُو کرماں والا کریم آیا
مِٹھی بولی تے خلقِ عظیم آیا
او بن کے رب دا احسان آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا
اُوئے اوندے لباں تے رب بولدا اے

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم: 3تا4)

اوئے اوندے لباں اُتے رب بولدا اے
او جدوں رب بلاوے بول دا اے

سوہنا رحمتاں موتی رول دا اے
اوندا بولنا رب دا قرآن آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا

میرے نبی ﷺ جا رہے ہیں آگے نبی ﷺ کا معجزہ سن لو، آمنہ کے لال علیہ السلام کو بھوک بھی لگ گئی اور پیاس بھی لگ گئی۔ راستے میں جاتے جاتے ایک جھونپڑی نظر آئی تو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میرے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ ایک جھونپڑی نظر آرہی ہے پتہ کر کچھ کھانے کو مل جائے نقد خرید لیں ۔ میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے تو صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ کا دل کیا آپ ﷺ بھی پیچھے چلے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں؟ بہت کُھلی حویلی ہے بہت بڑی حویلی ہے ایک بوڑھی سی اماں درمیان میں بیٹھی ہوئی ہے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں بی بی ہمیں بھوک لگی ہے کچھ کھلاؤ پلاؤ، یہ بی بی کہتی ہے صدقے جاؤں قربان جاؤں واری جاؤں ہمارے گھر میں تو کوئی چیز ہی نہیں ہے کیا کھلاؤں پلاؤں۔

کہتی ہے میرا خاوند باہر بکریاں لے کر گیا ہے ٹھہر جاؤ ابھی آنے والا ہے پیٹ بھر کر دودھ پلاؤں گی میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے بی بی ہمارے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے ہماری منزل بہت لمبی ہے وہ جو بکری کھڑی ہے اس کا ہی دودھ دھو کر پلا دو یہ اماں کہتی ہے اسے مدت ہوگئی ہے اس نے کبھی دودھ دیا ہی نہیں ہے میرے نبی ﷺ کا معجزہ سن لو بھائیو! آپ ﷺ فرماتے ہیں بی بی یہ دودھ نہیں دیتی مجھے اجازت دے دو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے دودھ نکال کر دکھا دوں گا۔ اجازت دے دو جنگل میں اماں سے اجازت مانگ رہے ہیں جنگل میں آج کا کوئی ہوتا تو نہ ہی اماں نے ہونا تھا اور نہ ہی بکری نے اس نے کہنا تھا موقع مل گیا ہے اوئے یہ جنگل میں اجازت مانگ رہے ہیں میرے مصطفیٰ ﷺ نے بکری کو ہاتھ لگایا۔ اللہ نے بکری کو ٹیلی فون کر دیا اے بکری پہلے تمہیں اُمِ معبد یا ابو معبد کے ہاتھ لگتے تھے آج دو جہانوں کے پیر کے ہاتھ لگنے لگے ہیں آج وہ ہاتھ لگنے لگا ہے جسے قرآن نے کہا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾

(الفتح: 10)

اے میرے محبوب جو تمہاری بیعت کر رہے ہیں یہ تیری نہیں میری بیعت کر رہے ہیں نیچے ہاتھ تمہارا ہے درمیان میں تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اوپر میں نے اپنی قدرت کا ہاتھ رکھ کر سب کو معاف کر دیا ہے یہ وہ ہاتھ ہے " وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ " اللہ پاک فرماتے ہیں محبوب جب مٹھی بھر کر آپ پھینک رہے تھے اُس وقت میں ہی پھینک رہا تھا بھائیو! ہاتھ ہاتھ کا بھی فرق ہوتا ہے ایک ہاتھ تیرا ہے ایک ہاتھ میرا ہے ایک شاہ جی کا ہے ایک صدر کا ہے ایک وزیر اعظم کا ہے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم چودہ طبقوں میں میرے مصطفیٰ ﷺ جیسا کسی کا ہاتھ ہی نہیں جاؤ صحیح بخاری پڑھ کر دیکھ لو جنگ اُحد میں ایک صحابی کی آنکھ میں تیر لگا اس کی آنکھ باہر آ گئی کہتا ہے سوہنیا میری آنکھ کا ڈیلا باہر نکل آیا ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں آؤ پھر میرے پاس آؤ۔ یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے قریب گیا میرے نبی ﷺ نے نبوت والے ہاتھ سے اس کا ڈیلا پکڑ کر آنکھ والی جگہ پر رکھ کر اوپر اپنی رحمت کا ہاتھ پھیر دیا یہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے میری آنکھ پہلے کی طرح درست فرما دی۔

صحیح بخاری کی حدیث ایک صحابی رضی اللہ عنہ ایک یہودی بے ایمان کو قتل کرنے کے لیے جانے لگا ایک یہودی کو قتل کر کے آیا تو صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں نے سمجھا زمین آ گئی ہے چاندنی رات تھی میں نے سمجھا زمین آ گئی ہے میں سیڑھیوں سے نیچے اُتر رہا تھا لیکن زمین ابھی دور تھی میں نے چھلانگ لگائی تو میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے کپڑے کے ساتھ اپنی پنڈلی زور سے باندھ لی میں آمنہ کے لال علیہ السلام کے پاس آیا عرض کی محبوب! یہودی کو تو مار دیا ہے لیکن میری پنڈلی ٹوٹ گئی ہے جاؤ بخاری پڑھ کر دیکھ لو میرے نبی ﷺ نے نبوت والے ہاتھ اس طرح اس کی پنڈلی پر پھیرے تو میرے اللہ نے ٹانگ ٹھیک فرما دی۔ نبی ﷺ کے ہاتھوں کی اور برکت سن لو۔

جنگ تبوک وچ لشکر تہایا سی

پیر حقانی اِک لوٹا منگوایا سی
پڑھ بسم اللہ ہتھ لوٹے وچ پایا سی
نکلیا پانی وچوں مثل چلار دی
جھوک حبیب والی سینے نوں ٹھار دی

سیدنا عثمان شہید رضی اللہ عنہ ہوئے لوگ رو رہے ہیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زور زور سے رو رہے ہیں لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آج بہت رو رہے ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو تمہیں اکیلے عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا غم ہے مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی غم ہے میرے پاس ایک کھجوروں کی تھیلی تھی وہ گم ہوگئی ہے اُس کا بھی غم ہے ساتھی کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھجوریں اور مل جائیں گی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کھجوریں تو اور مل جائیں گی لیکن ویسی نہیں ملیں گی لوگ کہتے ہیں وہ خاص کھجوریں تھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہاں ہاں مجھے اتنی بھوک لگتی تھی کہ میں مدینے کی گلیوں میں پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا لوگ سمجھتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی دورہ پڑ گیا ہے کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں تھی اکیلی بھوک ہی تھی۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ سے ایک دن شکایت کی بھوک نے مار دیا ہے، فاقوں نے مار دیا ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چند کھجوریں لے کر آؤ مٹھی بھر کھجوریں لے کر آؤ میں کھجوریں لے کر آیا میرے نبی ﷺ نے اس طرح نبوت والے ہاتھوں میں کھجوریں لے لیں اور برکت کی دعا فرما دی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کھجوریں تھیلی میں ڈال لو گٹھلی میں ڈال لو جب بھوک لگے کھا لینا صدقہ بھی کرتے رہنا اور ساری ایک مرتبہ نہ نکالنا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اُس تھیلی سے اب تک کھجوریں کھاتا بھی رہا ہوں صدقہ بھی کرتا رہا ہوں۔ صحابہ سوال کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتنی صدقہ کی ہیں فرماتے ہیں میں اس تھیلی سے تقریباً اسی من کھجوریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں بانٹ چکا ہوں۔ لیکن نبی ﷺ کے ہاتھوں کی برکت کی وجہ سے کھجوریں ختم ہی نہیں ہوتی تھیں یہ ہاتھوں کی برکت ہے آج اُم

کہتا ہے کون آیا تھا کہتی ہے دو مسافر تھے وہ گزر کر گئے ہیں اس سوکھی بکری سے انہوں نے دودھ نکالا ہے یہ کہتا ہے نام پوچھ لینا تھا۔ آپ ﷺ کا نام کیا ہے؟ کہاں سے آئے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟ اُم معبد کہتی ہیں میں تو اُن کے چہروں کی طرف ہی دیکھتی رہ گئی تھی وہ خوبصورت ہی اتنے تھے اُن کے چہروں کی طرف ہی دیکھتی رہی نام پوچھنا یاد ہی بھول گیا۔ یہ کہتا ہے کچھ تو بتاؤ آخر دیکھتی جو رہی ہو اس کا چہرہ کس طرح کا تھا؟ اس کا ناک کس طرح کا تھا؟ اس کی پیشانی کس طرح کی تھی؟ اُس کا بولنا چلنا کس طرح کا تھا' قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ اس عورت کی زبانی تقریباً پچیس صفات نبی پاک ﷺ کی بیان کرتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ البدایہ میں اس بی بی کی زبانی تقریباً پینتیس صفات بیان کرتے ہیں۔ کہتا ہے کچھ تو بتاؤ وہ کون تھے؟ کس طرح کے تھے؟ رنگ کس طرح کا تھا قد کس طرح کا تھا؟ بولنا کس طرح کا تھا؟ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس طرح کا تھا؟ بیوی کہنے لگی سن لو اور تم بھی دیہاپلپورو الو سن لو۔ ایسے ہی کسی پر الزام نہ لگایا کرو۔

او کہندی اے بیوی اُس دی صفت نرالی وے
رنگ سی گورا مُوڈے کملی وی کالی وے
قد میانہ چال نرم تے عالی وے
سوہنا جوان حد نائیں
او نرم طبیعت بول مٹھرے سی بول دا
ہوندا سی معلوم جیویں موتی پیا رول دا
گل دا ول گنڈی راز دی کھول دا
اینویں طول فضول بولے نائیں
اوۓ حسن جمال اس دا سب توں کمال وے
چہرہ چمکیلا جیویں چمکدا لال وے

کیوں بھی نبی پاک ﷺ کا چہرہ سوہنا تھا یا نہیں صحیح بات بتانا سوہنا تھا۔ سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا

کہتی ہیں چاند کی چودہ تاریخ تھی میں نے کہا سوہنیا میں نے دیکھنا ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ سوہنا ہے یا آسمان کا چاند آپ ﷺ فرماتے ہیں ربیعہ رضی اللہ عنہ پھر صحیح فیصلہ کرنا کوئی رعایت نہ کرنا سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سوہنیا اگر رعایت رکھی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھ لینا اس طرح دیوار کی اوٹ لے کر کھڑی ہوگئی کہتی ہیں میں نے چودہ دفعہ آسمان کے چاند کو دیکھا چودہ دفعہ مصطفیٰ ﷺ کے چہرے کو دیکھا آپ ﷺ فرماتے ہیں ربیعہ پھر کیا فیصلہ کیا ہے؟ سیدہ ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں سوہنیا جب اس چاند کو دیکھتی تھی تو آنکھیں تھک جاتی تھیں۔ جب آپ ﷺ کو دیکھتی تھی تو تھکاوٹ اُتر جاتی تھی کیوں جی نبی پاک ﷺ کا چہرہ سوہنا تھا یا نہیں؟ داڑھی کے ساتھ یا داڑھی کے بغیر نبی ﷺ کا چہرہ سوہنا داڑھی کے ساتھ آج دس ہے۔ آج دس ربیع الاوّل کو کئی بھائیوں نے بڑی محبت کا اظہار کیا ہے کیوں حافظ صاحب جھنڈیاں لگائی ہیں، دھاگے میں پُرو کر جھنڈیاں لگائی ہیں پوچھو یہ جھنڈیاں کس لیے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کے پیار کی جھنڈیاں ہیں بارش کا قطرہ اوکاڑہ میں گرتا ہے جھنڈیاں پہلے بھیگ جاتی ہیں پیار بہہ رہا ہے میں کہتا ہوں بھائی وہ نہیں پیار کی جھنڈی یہ ہے پیار کی جھنڈی جیسے جیسے دھلے گی چمک مارے گی۔ کیوں جی پیار کی جھنڈی یہ ہے یا نہیں جو دو بال نبی ﷺ کی سنت چہرے پر نہیں رکھ سکتا اس سے پیار کی امید کیا ہوسکتی ہے؟ جو نبی ﷺ کے چہرے جیسا چہرہ نہیں بنا سکتا اس کا پیار کیسا ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ سچا پیار نصیب فرمائے ہمارے پیار تو ایسے اوپر اوپر سے ہیں پتہ ہے کس طرح کے مولانا منظور صاحب ایک حکایت سناتے تھے پرانے وقت کی کہتے ہیں میاں بیوی بیٹھے تھے میاں اپنی بیوی سے کہنے لگا تمہیں مجھ سے کتنا پیار ہے کہتی ہے بہت پیار ہے تیرے ساتھ ہی مروں گی تیرے ساتھ ہی جیوں گی اس نے کہا اچھا اُس نے سانس روکنے کا طریقہ سیکھ لیا اور ایک دن ایسے ہی سانس روک کر لیٹ گیا اُس نے بلایا اس کی بیوی نے حاجی صاحب میاں صاحب اُٹھو وہ اب اکڑا ہوا تھا اس نے سمجھا یہ اب مرگیا ہے پنیاں پہلے لوگ پنیاں بنا کر رکھتے تھے پنیاں بنا کر رکھ لو اندر جاتے باہر نکلتے وقت کھا لیا کروں گی پنیاں بنا کر رکھنے لگی یہ اب کانی آنکھ کرکے دیکھ رہا تھا پنیاں بنا کر رکھ لیں

کہتی ہے صبح رونا ہے کیونکہ زور لگانا پڑتا ہے مہمانوں نے آنا ہے کیوں نہ حلوہ بنا کر کھالوں ؟ حلوہ بھی بنا کر کھالیا یہ کانی آنکھ کر کے دیکھ رہا ہے۔ یہ کھا کر پیٹ بھر کر پھر سرہانے آ کر بیٹھ گئی تو پتہ کیا کہنے لگی؟ اے جانے والے کچھ مجھے بھی بتاؤ اب پیار ظاہر کر رہی ہے اے جانے والے کچھ مجھے بھی بتاؤ اُس نے اُٹھ کر جوتا پکڑ لیا پانچ سات مار کر کہنے لگا کھچ کی کھچ حلوہ تو کھالیا ہے اب پنیاں بھی چکھ۔ یہ محبت ہے او کرنی اپنی مرضی حشر کو کیا لینا ہے جھوٹی محبتوں کی قدر نہیں ہوتی محبت یہ ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا ایک ہی بال ہے یہ اسے بھی سنبھال کر رکھتا ہے جا بخاری پڑھ کر دیکھ لو نبی ﷺ کی داڑھی کتنی قیمتی تھی اماں جی اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے پاس نبی ﷺ کی داڑھی کے چند بال تھے میں نے بہت سنبھال کر رکھے ایک چاندی کی چھلنی تھی میرے پاس امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں چاندی کی کٹوری تھی میرے پاس میں اُس میں نبی پاک ﷺ کی داڑھی کے بال بھگو کر رکھ دیتی کوئی بخار والا میرے پاس آ جاتا میں نبی پاک ﷺ کی داڑھی کے بالوں والا پانی پلا دیتی میرا اللہ شفاء عطا فرما دیتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی پیار تھا یہ بھی بخاری کی حدیث ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ دوسرے سے کہتا ہے کیا نبی پاک ﷺ نے کبھی داڑھی کو مہندی لگائی تھی دوسرا کہتا ہے آپ ﷺ کو مہندی لگانے کی کیا ضرورت تھی کہتا ہے کیوں؟ کہتا ہے میں نے سرکار کی داڑھی کے بال گن رکھے تھے کہ سفید کتنے ہیں وہ کہتا ہے کتنے ہیں کہتا ہے نبی پاک ﷺ کی داڑھی کے سفید بال یا تو پندرہ تھے یا پھر سترہ تھے اور نبی پاک ﷺ کو مہندی لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ سبحان اللہ اوئے کتنا پیار ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ دیکھ لو یہ بی بی کہہ رہی ہے:

حسن جمال اس دا سب توں کمال وے
چہرہ چمکیلا جیویں چمکدا لال وے
رنگ سفید سر تے کالے سی وال وے
شرم حیاء حد نائیں
اوئے نرم طبیعت بول مٹھے سی بول دا

ہندا سی معلوم جیویں موتی پیا رول دا
گل دا ول کنڈی راز دی کھول دا
اینویں طول فضول بولے نائیں
بیوی نوں کہندا او تے نبی غفاری ﷺ سی
جس دی خاطر میں ایتھے عمر گزاری سی
روک لینی سوہنی اسواری سی
کردا زیارت سچے ہادی منیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

آگے بابا جی صمصام رحمہ اللہ اپنی محبت ظاہر کرتے ہیں کہتے ہیں:

ہن آون دے ہولی ہولی نبی نگینے نوں
چل صمصام رحمہ اللہ آیاں چلیے مدینے نوں
عشق چواتی لایئے موماں دے سینے نوں
ہوندا اے اِک ویلا نئیں تاخیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

میرے نبی ﷺ مدینے کے پاس پہنچ گئے۔ یہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ کھجور پر چڑھ کر کھجوریں اُتار رہا تھا۔

اک یہودی پھل لاندا کھجور سی
ماری جاں نظر اُس نے مکے ول دور سی
قافلہ نظر آیا بھریا جو نور سی
نکل گئی منوؤں اس دے آواز تکبیر دی
ہوگیا کملا واجاں لوکاں نوں مار دا

کیسا پیارا منظر ہوگا؟ آمنہ کے لال علیہ السلام مدینے جا رہے ہیں سبحان اللہ۔ سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ اس طرح اوپر چادر ڈالی ہوئی ہے کہیں کسی کی اُنگلی میری طرف نہ ہو جائے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ کھجور پر چڑھ کر کھجوریں اُتار رہا تھا اس نے میرے مصطفیٰ ﷺ کا قافلہ دیکھا ہوگا وہ نبی پاک ﷺ کا کیسا قافلہ؟

ہوگیا کملا واجاں مومناں نوں مار دا
دوڑو اوئے لوگو درشن کرلو دلدار دا
چل نہ سکیا شوق شاہ ابرار دا
نکل گئی منوؤں اس دے آواز تکبیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

میرے نبی ﷺ مدینہ طیبہ پہنچ گئے ایک سال گزر گیا دوسرا سال گزر گیا یہ لڑائی جہاد کی اجازت مل گئی پھر اگلا سال آیا کافر حملہ کردیتے ہیں تین ہزار کا لشکر لے کر مدینے پر چڑھائی کر دیتے ہیں اور صدقے جاؤں میرا نبی ﷺ کتنا عقلمند نبی ﷺ ہے کتنا دانا نبی ﷺ ہے کتنا عقلمند نبی ﷺ ہے؟ اوئے کملے گوجے اور لنگڑے، لولیوں، اندھوں، کانوں کو اللہ نبی نہیں بناتا۔ نبی وہ ہوتا ہے جو عقل وفہم کا سردار ہو جہان سے سوہنا ہو ساری دنیا سے اعلیٰ ہو۔ قرآن کہتا ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ٥﴾

(آل عمران:159)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے محبوب جو کام کرنا ہو ساتھیوں سے مشورہ لے لیا کرو چاہے اپنی مرضی کرلیا کرو لیکن مشورہ ضرور لے لیا کرو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرنا چاہیے۔ سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ دو سو سال کے تجربہ کار دو سو سال کا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتا ہے سوہنیا ہمارے علاقے میں کوئی حملہ آور ہوں ہم شہر کے اردگرد

کھائیاں کھود لیتے ہیں اندر بیٹھ کر دفاع کر لیتے ہیں صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ نے سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مشورہ قبول فرمالیا میرے نبی ﷺ نے حکم دے دیا مدینہ کے اردگرد خندق کھود دی جائے یہ سن بھائی دھیان سے نبی پاک ﷺ کے معجزے آقا نے چالیس چالیس گز خندق دس دس صحابہ رضی اللہ عنہم میں بانٹ دی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو جہاد کا اتنا شوق ہے جاؤ صحیح بخاری پڑھ کر دیکھ لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم مٹی اُٹھا اُٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں کدال چلا رہے ہیں۔ مٹی اُٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے ہیں اور ساتھ کہتے ہیں ''نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِهَادِ مَابَقِیْنَا اَبَدًا'' ہم وہ بندے ہیں جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے جب تک زندہ رہیں گے جہاد کرتے ہی رہے گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی جہاد کی توفیق دے۔ آمین! لیکن اب جہاد بانٹ دیا گیا ہے کئی بوڑھوں کا جہاد ہے حقہ پینا جوانوں کا جہاد ہے ٹی وی وی سی آر دیکھنا مولویوں کا جہاد ہے آپس میں لڑو یہ جہاد کر رہے ہیں۔ اُدھر امریکہ بے ایمان بم پھینک رہا ہے وہ مولویوں کی مسجدیں بند کر رہا ہے وہ جناب مدرسے بند کر رہا ہے یہ آپس میں لڑ رہے ہیں یہ کہتے ہیں:

اوئے تینوں لگیا عشق دا تیر نئیں
تائیوں لبھ دی تینوں کھیر نئیں

یہ آپس میں لڑ رہے ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ اکٹھا ہونے کی توفیق دے کیوں جی یہ اکیلی اُنگلی اگر کہے میں جہاد کرتی ہوں تو کر لے گی؟ کہیں منہ کٹوا لے گی اور دوسری کہے میں نے کرنا ہے تیسری کہے میں نے کرنا ہے چوتھی کہے میں اکیلی جہاد کروں گی یہ چوہدری اکیلا چل پڑے کہ میں نے جہاد کرنا ہے کرے گا یہ علیحدہ علیحدہ مار کھائیں گے اگر اکٹھے ہو جائیں گے یہ مُکا بن جائے گا جدھر جائیں گے میدان صاف ہوتا جائے گا اور اکٹھے تم ہو جاؤ اللہ ذوالجلال کی قسم ''یَدُاللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکٹھے ہو کر دکھا دو میں تم پر اپنی قدرت کا ہاتھ رکھ دوں گا جاؤ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں زیر نہیں کر سکتی لیکن یہاں اکٹھے کون ہوں کرسیاں او تریاں اکٹھا نہیں ہونے دیتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا ہونے کی توفیق عطا

فرمائے میرے بھائی صحابہ رضی اللہ عنہم کا جہاد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کمانڈر بن کر لڑ رہے ہیں عین لڑائی کے وقت آرڈر آیا خالد تو کمانڈر نہیں سپاہی کی حیثیت سے لڑے گا۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حکم قبول ہے کوئی پرواہ نہیں کسی کہنے والے نے کہا خالد تو جنرل سے فوجی بن گیا ہے۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اُس وقت بھی جہاد کرنا تھا اب بھی جہاد کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اکٹھا ہونے کی توفیق دے اکٹھے ہو سکتے ہو یا نہیں لیکن مشکل سی بات ہے شیطان داؤ لگاتا ہے اکٹھا نہ ہونا اکٹھا نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے بچائے۔ آمین! کیوں بھی حافظ صاحب اکٹھے ہونا چاہیے اکٹھے ہوں گے تو بات بنے گی۔ اس کا مقابلہ پھر ہوگا ویسے بھی اللہ کی مدد آئے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رومیوں کے شہر سے گزرے تو دارالخلافہ کے پاس سے گزرے امیر لشکر سے کہنے لگے حضرت صاحب ہمارے کچھ مسلمان اُنہوں نے قیدی بنائے ہیں اگر اجازت ہو تو میں اپنے قیدی چھڑوا لاؤں۔ یہ کہنے لگے کہ اکیلے کیسے جاؤ گے اکیلے کیسے چھڑوا کر لاؤ گے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ اجازت دیں پھر دیکھیں میں کیسے چھڑوا کر لاتا ہوں؟ امیر صاحب کہنے لگے نہیں کوئی دس بندے اپنے ساتھ لے جاؤ چالیس یا پینتالیس بندے تھے۔ انہوں نے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیج دیئے دارالخلافہ کے باہر گئے تو ساتھیوں سے کہنے لگے امیر صاحب کا آرڈر تھا میں تمہیں ساتھ لے آیا ویسے میں قیدی اکیلا ہی چھڑوا کر لاؤں گا تم یہاں بیٹھو میرا انتظار کرو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار پکڑ لی اور دارالخلافہ کے اندر چلے گئے بہت سے سیکورٹی والے کھڑے بہت سی فوجیں کھڑی کسی کی ہمت نہ ہوئی سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کو روک سکیں جا کر تخت پر چڑھ گئے اس طرح تلوار کر کے شاہ روم سے کہنے لگے ہمارے قیدی چھوڑنے ہیں یا تمہارے والا کام کردوں، تمہاری گردن اڑا دوں یا قیدی چھوڑنے ہیں۔ وہ کہتا ہے جی قیدی چھوڑ دیئے ہیں کہتے ہیں آرڈر کرو اس نے آرڈر کیا ابھی قیدی چھوڑو سارے قیدی چھڑوا کر آگئے امیر لشکر کہنے لگا جی لے آئے ہو قیدی ہاں جی چھڑوا لائے ہیں۔ فرمایا کتنے آدمی گئے تھے سیدنا خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکیلا ہی گیا تھا امیر لشکر کہنے لگے خالد رضی اللہ عنہ تمہیں ڈر نہیں آیا خالد

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امیر صاحب ڈر کس لیے؟ میرا اللہ میرے ساتھ تھا کون تھا میرے ساتھ میرا اللہ تھا۔ اے مسلمانوں ''اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ '' مومن بن جاؤ اللہ آج بھی تمہارے ساتھ ہے مومن بنو مومن کیسے ہوتے ہیں:

اوئے مسلماناں تیری کیڑی مسلمانی اے
ہر کم وچ تیری بے ایمانی اے

ماتھے پر محراب چمک رہا ہے ''گھ گھ'' نبی ﷺ کی سنت چہرے پر سجائی ہے سات سات حج کیے ہیں لیکن اب بھی داؤ لگانے سے باز نہیں آتا۔

اوئے مسلماناں تیری کیڑی مسلمانی اے
ہر کم وچ تیری بے ایمانی اے
چھپڑاں چوں ددھ وچ پانا پانی اے
پانویں ڈڈھی مچھی آئی اُتے ترآ
مسلماناں رب نوں جاں تو وسا ریا
تائیوں ای ناراض تیتھوں رب پیا ریا

مسلمان بن جا، بات دور چلی گئی صحابہ رضی اللہ عنہم خندق کھود رہے ہیں اور ساتھ شعر بھی پڑھ رہے ہیں ''نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَابَقِيْنَا اَبَدًا '' میرے نبی ﷺ نے کبھی شعر نہیں پڑھے تھے کیونکہ قرآن کہتا ہے ''وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ '' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے محبوب کو شعر نہیں سکھائے نہ ہی میرے نبی ﷺ کے شایان شان شعر ہے لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ نے جب صحابہ رضی اللہ عنہم کا جذبہ دیکھا جہاد کا شوق دیکھا تو آپ ﷺ بھی فرماتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ .))

اللہ جی دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہین اصل زندگی تو مرنے کے بعد والی زندگی ہے اللہ

میرے انصاروں کو بھی معاف کردے میرے مہاجروں کو بھی معاف کردے جو نبی پاک ﷺ کا معجزہ میں بتانا چاہتا تھا ایک صحابی میرے نبی ﷺ کے پاس آیا کہتا ہے سوہنیا آج تو مجھے اتنی بھوک لگی ہوئی ہے میں نے پیٹ پر پتھر باندھا ہے مجھے خطرہ تھا کہیں میری آنتیں اکٹھی نہ ہو جائیں، صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں آنے والے اگر تمہارے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہے تیرے نبی (ﷺ) کے پیٹ پر دو پتھر ہیں۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہیں جاؤ مشکوٰۃ پڑھ کر دیکھ لو۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سے میرے مصطفیٰ ﷺ کو بہت ہی پیار تھا، اتنا پیار تھا ایک جنگ سے واپس آرہے ہیں جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرا جو اونٹ تھا بہت سست چلتا تھا آہستہ آہستہ چلتا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر تیرا اونٹ بہت سست چلتا ہے یہ تم مجھے بیچ دو یہ کہتا ہے سوہنیا ایسے ہی لے لو میں نے پیسے کیا کرنے ہیں۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ میں نے ایسے نہیں لینا میں پیسے دے کر لوں گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر میں قیمتاً لوں گا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا بتاؤ پھر کیا دو گے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ یہ لو مجھ سے سو روپیہ لے لو اونٹ مجھے دے دو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا اونٹ آپ ﷺ کا ہوگیا لیکن میری ایک شرط ہے میں مدینے تک اس پر سواری کروں گا۔ پھر آپ ﷺ کو دوں گا صدقے جاؤں مدینے پہنچ گئے میرا جابر رضی اللہ عنہ اونٹ لے کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آجاتا ہے کہتا ہے سوہنیا یہ اونٹ لے لو آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ جاؤ اونٹ بھی رکھ لو اور پیسے بھی رکھ لو۔ کتنا پیار ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کو جابر رضی اللہ عنہ سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے بابا سیدنا عبداللہ شہید ہوگئے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ بابا کی لاش دیکھے جارہے ہیں اور ساتھ روئے جارہے ہیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر آج تو بہت رو رہے ہو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا بابا شہید ہوگیا ہے سات آٹھ بہنیں ہیں لاکھ سے زیادہ قرض ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ بڑے بڑے آدمی شہید ہوئے ہیں لیکن جو مقام اللہ تعالیٰ نے تیرے بابا کو دیا ہے کسی کو بھی نہیں

ملا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا ذرا نبوت والی زبان سے سناؤ، اللہ تعالیٰ نے میرے بابا کو کیسی شان دی ہے میرے بابا کو اللہ تعالیٰ نے کیسا مقام دیا ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ جب شہید اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے ہیں سب سے اللہ تعالیٰ نے پردے میں باتیں کی ہیں تیرا بابا عبداللہ جب اللہ تعالیٰ کے دربار میں گیا ہے اللہ تعالیٰ نے براہِ راست بات کی ہے بغیر پردے کے کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ مانگو کیا مانگنا ہے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا اللہ تیرا دیدار ہوگیا ہے مجھے اور کیا چاہیے؟

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ تیرے بابا نے عرض کی ہے اللہ اگر دینی ہے تو دنیا کی زندگی پھر دے دو پھر تمہارے راستے میں جا کر شہید ہو جاؤں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ تو میرا قانون ہی نہیں جو ایک بار آجائے وہ واپس نہیں جاسکتا کہ واپس آتے ہیں دوستو نہیں آتے کہ تمہارے دیپالپور آتے ہیں نہیں آتے سید میر رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے:

او ہوئیاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں

آتے ہیں بابا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ یہاں جمعہ پڑھانے آتے تھے اب آتے ہیں اللہ اس کی قبر منور فرمائے۔ آمین! کیوں بابا سلفی صاحب رحمہ اللہ کبھی بابا جی کو یہاں دیپالپور چلتے پھرتے دیکھا ہے:

او ہوئیاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں
پھیرا فیر وناں ڈل پایا نئیں
کجھ سنیا حال سنایا نئیں
پڑھ لا الہ الا اللہ

اگر آتے ہیں تو

دس ابراہیم خلیل کتھے
موسیٰ بن عمران کلیم کتھے
ساڈے ہادی نبی کریم ﷺ کتھے

پڑھ لا الہ الا اللہ

بات دور نہ چلی جائے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو تڑپ گئے اپنی بیوی سے جا کر کہتے ہیں اللہ کی بندی نبی کریم ﷺ کو آج بہت بھوک لگی ہوئی ہے میں نے دیکھا ہے آقا کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے بیوی بہت نیک ہے کہتی ہے اے جابر رضی اللہ عنہ کیا کریں جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیوی کچھ نہ کچھ تو کریں سرکار کو آج بہت بھوک لگی ہے۔ بیوی کہتی ہے سیر سوا سیر جَو پڑے ہوئے ہیں ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ گھر میں پھر رہا ہے اسے ذبح تم کر دو اور نبی پاک ﷺ کے کان میں جا کر کہنا سوہنیا آپ ﷺ آ جائیں اور ایک دو ساتھی بھی ساتھ لے آئیں کھانا کھا جائیں۔ جابر رضی اللہ عنہ بکری کا بچہ ذبح کر کے میرے نبی ﷺ کے پاس چلا گیا اور جا کر کہتا ہے سوہنیا میں آپ ﷺ کے لیے روٹی کا بندوبست کر کے آیا ہوں آؤ اور ایک دو ساتھی لے آؤ اور کھانا کھا جاؤ۔ صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ ایسے نہیں تھے جو اکیلے ہی چلے جاتے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة:128)

آپ ﷺ نے اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کر دیا اے خندق والو سارے تیار ہو جاؤ جابر رضی اللہ عنہ نے کھانے کا انتظام کیا ہے کیوں بھئی کھانا دو آدمیوں کا ہو اور چودہ سو آ جائے فکر ہو گا یا نہیں جابر رضی اللہ عنہ نے سنا تو رنگ اُڑ گیا گھر گئے بیوی بہت عقلمند تھی کہتی ہے جابر رضی اللہ عنہ کیا ہوا ہے؟ لوگ نبی پاک ﷺ کے پاس سے آئیں چہرہ کھلا ہوا ہوتا ہے اور آپ کا رنگ اڑا ہوا ہے کیا بات ہے تو جابر رضی اللہ عنہ پتہ ہے کیا فرماتے ہیں؟ وہ سب آ رہے ہیں وہ سب ہی اور بیوی بہت عقلمند تھی کہتی ہے تم نے کیا کہا تھا کہنے لگے میں نے تو کہا تھا اے اللہ کے رسول ﷺ ایک دو ساتھی لے آؤ اور آپ ﷺ آ جائیں اور آ کر کھانا کھا لو تو بیوی کہتی ہے جابر رضی اللہ عنہ تمہیں گھبرانے کی کیا ضرورت ہے کھانا کھانے والا جانے ہم نے تو بتا دیا ہے کہ سوہنیا اتنا کھانا موجود ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ جب تک میں نہ آؤں

چولہے سے ہنڈیا نہ اُتارنا آٹے کی روٹیاں نہیں پکانی، صدقے جاؤں لوگ میرے نبی ﷺ کے گھر جاتے ہیں میرے نبی ﷺ کے پاس جاتے ہیں میرا نبی ﷺ آج جابر رضی اللہ عنہ کے گھر جا رہا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر ہنڈیا کہاں ہے۔ آقا یہ پڑی ہوئی ہے آٹے والی کنالی کہاں ہے سوہنیا وہ بھی یہ پڑی ہوئی ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ہنڈیا کا ڈھکن اُتار دو ڈھکن اُتار دیا۔ میرے نبی ﷺ نے تھوڑا سا تھوک مبارک ہنڈیا میں ڈال دیا تھوڑا سا آٹے میں ملا دیا اب نہ کوئی مولوی اس سنت پر عمل کر لیں یہ نہ ہو مسجد کے متولی سے کہے لاؤ تمہاری ہنڈیا میں تبرک ڈالیں وہ مسجد سے نکال دیں گے کیوں بھئی حافظ صاحب ایسے ہی ہے یہ نبی پاک ﷺ کا تھوک ہی تھا اللہ ذوالجلال کی قسم ہے صحابہ رضی اللہ عنہم زمین پر وضو کے قطرے نہیں گرنے دیتے تھے اگر نہیں اعتبار تو عروہ ثقفی سے پوچھ لو کافروں کو جا کر کیا کہتا ہے مکہ والوں کا سفیر بن کر آیا وہ کہتے ہیں چوہدری کیا دیکھ کر آئے ہو کہتا ہے سن لو:

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے وچہ ایسی مثال ای نئیں مل دی
جیویں میں محمد ﷺ دے یاراں نوں ڈٹھا

یہ کہتے ہیں کیا دیکھا ہے؟ یہ کہتا ہے:

گرن قطرے وضو دے او بچ بچ کے پکڑن
محبت نال مل دے رخساراں نوں ڈٹھا
گرے تھک دی اک چھٹ وی نہ زمین اُتے
میں ایسا کدی وی پیارا نئیں ڈٹھا

میرے مصطفیٰ ﷺ نے تھوڑا سا لعاب دہن ہنڈیا میں ڈال دیا تھوڑا سا آٹے میں ملا دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ روٹیاں پکانی شروع کر دو اور دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلانا شروع کر دو۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں چودہ سو آدمی کھانا کھا گئے نہ روٹیاں ختم ہوئیں نہ بوٹیاں ختم ہوئیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ ہمسائیوں کے گھروں میں بھی بھیج دو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ہمسائیوں کے گھر میں بھیج دیا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جابر آپ بھی کھالو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کوئی پوچھتا ہے جابر رضی اللہ عنہ کتنی برکت ہوئی تھی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چودہ پندرہ سو بندے کھانا کھا گئے روٹیاں ختم ہی نہیں ہوئیں یہ تو چودہ سو تھے جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لاکھ بھی ہوتے تو ختم پھر بھی نہیں ہونی تھی۔

اک چھوٹا جیا لیلہ تے سوا سیر دانے سی
جیڑے بارہ تیرہ سو فوجیاں نے کھانے سی
او تھکیا ہانڈی کنالی دے وچ سوہنے
پکھاں نکلیاں سارے لشکیر دیاں
اوئے آ اہلحدیثاں تو سن سجناں
جے گلاں سنیاں ای مدنی پیر دیاں
او جندی عمر دی قسم خدا کھاوے
جندیاں اُنگلیاں چن نوں چیر دیاں

جس کا چہرہ اتنا پیارا تھا سنو ذرا آخری بات، بات ختم کروں:

ثمرہ دے بیٹے جابر رضی اللہ عنہ بیان سنایا سی
تارے وی مدھم پے گئے ڈاڑھی چنو چانی
میرے چنوں ودھ نیوں چنا تیری چانی
اک چن توں دوجا چن میرا پیر جی
دونواں چناں اُتے لائی میں ڈاڑھی نظیر جی
ویکھا میں دونواں وچوں ودھ کندی چانی
پر میرے چنوں ودھ نیوں چنا تیری چانی

تک تک دونواں ول کیتا میں موازنہ
ویکھ ویکھ دونواں تائیں کیتا میں سناونا
میرا چن تیھتوں ودھیا ہو گئی پہچان نی
میرے چنوں ودھ نیوں چنا تیری چاننی
اوئے اپنے پیر دا میں جد ویکھیا جمال اے
فوراً میرے دل اندر آ گیا خیال اے
تینوں وی ملی اے چنا میرے چنوں چاننی
میرے چنوں ودھ نیوں چنا تیری چاننی

اللہ تعالیٰ کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی پسند

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمزِهٖ وَنَفخِهٖ وَنفثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ٥﴾ (التوبة: 23تا24)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود و سلام سیّدا لاوّلین والآخرین، امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی کے لیے ہوں۔

دوستو بزرگو! میں نے آپ کے سامنے دسویں پارے سے سورۃ توبہ کی دو آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ پاک صحیح بیان کرنے اور پھر میرے سمیت سب کو مولا کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

دوستو! اصل بات یہ ہے کہ انسان کو سارے جہان سے بڑھ کر اللہ کے پاک نبی جناب محمد ﷺ کے ساتھ پیار ہونا چاہیے، نبی علیہ السلام کی ذات سے بھی پیار ہو اور آپ کی بات سے بھی پیار ہو۔ جس طرح کائنات کے سردار نبی کی ذات سب سے اونچی ہے اسی طرح مدینے والے کی بات بھی سب سے اونچی ہے۔ اگر ذات کے ساتھ پیار ہے اور بات کے ساتھ پیار

نہیں تو پھر بھی بات نہیں بنے گی اور اگر بات کے ساتھ پیار ہے، ذات کے ساتھ پیار نہیں، تو بات پھر بھی نہیں بنے گی۔

دیکھیے! سردار ابو طالب کو نبی علیہ السلام کی صرف ذات کے ساتھ پیار تھا، اس لیے بات نہیں بنی۔ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں عمر، میں تجھے کتنا پیارا لگتا ہوں، تجھے میرے ساتھ کتنا پیار ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا، آپ مجھے میرے بیوی بچوں سے، میرے گھر بار سے، بلکہ دنیا کی ہر چیز سے پیارے لگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر، کیا تیری جان سے بھی۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آقا، ابھی آپ مجھے میری جان سے زیادہ پیارے نہیں لگتے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: عمر، ابھی تو پکا مومن نہیں بنا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔ آقا، اب آپ مجھے میری جان سے بھی پیارے لگتے ہیں۔ اللہ پاک نے اعلان فرمایا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝﴾ (التوبة: 23)

''اے ایمان والو! تم اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں، اُن کے ساتھ پیار نہ کرو، جس نے اپنے ماں باپ اور بھائیوں کے ساتھ اللہ رسول سے زیادہ پیار کیا، یہ بندے ظالم ہیں''

اللہ پاک نے آگے اعلان کر دیا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾

(التوبة: 24)

جہانوں کے پیر نے پڑھانا ہے۔ میری سواری بڑی تیز ہے، میں نبی پاک علیہ السلام کے پیچھے جمعہ پڑھ کر بھی چلا تو ساتھیوں سے مل جاؤں گا۔

بھائیو! صحابی کا نظریہ تو صحیح لگتا ہے کہ شہر مدینے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جمعہ پڑھوں گا، یہ اس کا نظریہ ہے۔ نبی پاک علیہ السلام کی بات نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا، تم نے صبح صبح چلے جانا ہے۔ یہ صحابی رضی اللہ عنہ قیاس میں پڑ گیا، اپنی طرف سے اس کی سوچ صحیح لگتی تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین چلے گئے نبی علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ ابھی مسجد نبوی میں نظر آ رہا ہے، اپنا اپنا شوق ہوتا ہے!

بعض دوستوں کا شوق ہوتا ہے کہ ہم اڈے والی مسجد میں جمعہ پڑھیں۔

کسی کا شوق ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ جا کر جمعہ پڑھوں۔

کسی کا شوق ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ جا کر جمعہ پڑھوں۔

کسی کا دل چاہتا ہے کہ میں بادشاہی مسجد میں جمعہ پڑھوں۔

یہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے آقا میرا دل چاہتا تھا کہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سارے نبیوں کے سردار کے پیچھے جمعہ پڑھ کر جاؤں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے میرے صحابی، جو بندے میرا آرڈر مان کر صبح صبح چلے گئے ہیں، اللہ پاک نے اُن کو جو مقام دیا ہے، تو زمین بھر سونا بھی خرچ کر دے تو اُن کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔

دوستو! دین تو ہے ہی وہ جو نبی پاک علیہ السلام کا فرمان ہے اور جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ جس کو جس کے ساتھ محبت ہو وہ انداز بھی اُسی طرح کا بناتا ہے، تم نے دیکھا ہے کہ عورتیں ٹی وی میں کنجریوں کو دیکھ کر اُسی طرح کا منہ بناتی ہیں، بعض لوگ کسی نیک بندے کو دیکھ کر اُسی طرح کی شکل بناتے ہیں۔

ایک صحابی نے دیکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر کا بٹن کھلا ہے۔ پھر اُس نے ساری زندگی اپنا بٹن بند نہیں کیا، کہتا ہے میں نے اپنے آقا کا بٹن دیکھا، کھلا تھا۔

میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خالہ کے بیٹے سیدنا انس رضی اللہ عنہ دس سال تک آپ کے نوکر اور

خدمت گزار رہے۔ کہتے ہیں سالن پکا ہوا تھا جس میں کدو بھی استعمال کیا گیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی پاک علیہ السلام اُس برتن سے کدو پکڑ پکڑ کر کھا رہے تھے۔ اُس کے بعد پھر میرا بھی کدو سے پیار ہو گیا، اب میں اس لیے کدو کھاتا ہوں کہ آپ علیہ السلام کدو بڑا پسند کرتے تھے۔

یہ پیار کی باتیں ہیں، جس کا کسی کے ساتھ پیار ہو وہ اُسی طرح کا انداز اختیار کرتا ہے۔

شہر مدینہ اور مسجد نبوی ﷺ ہے، میرے نبی ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے اِردگرد آپ علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں اِس طرح چمک رہے ہیں جس طرح چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے، میرے نبی ﷺ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا:

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ

اے میرے صحابہ مجھے دنیا کی چیزوں سے تین چیزیں پیاری لگتی ہیں:

۱: اَلطِّیْبُ: مجھے خوشبو سے بڑا پیار ہے (خوشبو لگانا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے) نبی پاک ﷺ کے پسینے سے بھی خوشبو آتی تھی۔ عید کا دن ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی پاک علیہ السلام کے آگے سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس بیٹا! یہ بتا تو نے یہ خوشبو کہاں سے لی ہے؟ سیدنا انس رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، آقا مجھ جیسا غریب بندہ کہاں سے خوشبو لے سکتا ہے؟ خوشبوؤں کا تو ماشاء اللہ آپ خود ڈپو ہیں۔ ایک دن آپ علیہ السلام کے ماتھے پر پسینہ موتی بن بَن کر آ رہا تھا، میں نے جیب میں لکڑی کی ڈبی رکھی ہوئی تھی، میں نے آپ ﷺ کا پسینہ اُس ڈبی میں بند کرلیا۔ میں نے کہا اب اِسے عید کے دن بطورِ خوشبو استعمال کریں گے، میں نے تو آپ ﷺ کا وہ پسینہ لگایا ہوا ہے جو ڈبی میں بند کیا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ کی قسم ہے، اِس طرح لگ رہا تھا جیسے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔

۲: وَالنِّسَاءُ: مجھے آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی بیویوں سے پیار ہے (اور ہمیں اپنی بیوی سے پیار نہیں، بے گانی سے پیار ہے۔ ہمیں اپنی بیگم اچھی نہیں لگتی، کنجریوں اور بازاری

عورتوں سے پیار ہے) معنی کیا ہے،

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ"

تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔

۳: آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، میری آنکھیں نماز میں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ مجھے نماز سے بھی پیار ہے، میرے نبی ﷺ نے یہ تین چیزیں بیان فرمائیں۔

اب پیار کی باتیں سن لو۔ ویسے تو پیار کے بڑے دعوے کرتے ہو، میں صدقے جاؤں یا رسول اللّٰہ، جعلی روضے بنا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو، دیکھو تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کتنا پیار ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آقا آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے، اگر آپ کو تین چیزوں سے پیار ہے تو مجھے بھی تین چیزوں سے پیار ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تین خواہشیں کیا ہیں:

۱: اَلنَّظْرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میری پہلی خواہش یہ ہے کہ چہرہ آپ ﷺ کا ہو اور آنکھیں میری ہوں۔ دیکھتا ہی رہوں، اُس چہرے کو دیکھنے کے لیے کس کا دل نہیں چاہتا تھا، اللہ کی قسم ہے چودھویں رات کا چاند کیا ہے، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ع

میرا صدقے سوہنا مکھڑا
جگ ویکھنے دا پکھڑا
ویکھے تے کٹ جائے دُکھڑا
ہووے ہریا دل شکھڑا
کوئی چہرے نوں تلوار کہے
تلوار دی کوئی دھار کہے
کوئی بجلی دا لشکار کہے
کوئی بدر دا چمکار کہے

میں چن کہاں انصاف نئیں
چن دا تے چہرہ صاف نئیں
چن آپ پکھا دید دا
پچ لا کے آوے عید دا
ایتھے یوسفاں دی واہ نئیں
کوئی اُچی لیندا ساہ نئیں
پچھ جا کے حبشی بلال رضی اللہ عنہ نوں
جس ڈھا ای میرے لال نوں

نبی علیہ السلام نے ایک بچے کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ آپ نے فرمایا: لوگو! زید میرا بیٹا ہے، جس طرح اب بھی بعض لوگ کسی کو بیٹی بنا لیتے ہیں یا بیٹا بنا لیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے، کسی کو بلاؤ تو اُس کے باپ کے نام پر بلاؤ۔ ویسے ٹھیک ہے اُس کو اپنا بیٹا سمجھ کر پیار کرلو لیکن اُس کی نسبت اُسکے باپ کی طرف ہی ہوگی۔

بعض میرے بھائیوں کو غلطی لگی ہے اور بعض مولوی میں نے وعظ کرتے سُنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں قیامت کے دن ماں کے نام پر آواز پڑے گی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کتاب الادب میں باب باندھا ہے اور حدیث پیش کی ہے۔ مشکوٰۃ اور مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیارے پیارے نام رکھو، قیامت کے دن تمہارے باپوں کے نام پر آواز پڑے گی کہ فلاں، فلاں کا بیٹا۔ مجھے ایک آدمی کہتا ہے، مولوی جی، پھر اُس دن تو کئی راز ظاہر ہوں گے، میں نے کہا قیامت نام کس کا ہے؟ قیامت کے دن اللہ پاک نے یہی تو تیرے راز کھولنے ہیں۔

سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیا اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منہ بولا بیٹا بنا لیا اور پھر پھوپھی کی بیٹی کا رشتہ بھی لے کر دیا۔ وہ نکاح برقرار نہ رہ سکا، طلاق ہوگئی، حضرت زید رضی اللہ عنہ کی پھر شادی ہوئی۔ اللہ پاک نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو بیٹا دیا تو میرے نبی نے نام

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رکھا۔ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کا رنگ ذرا پکا ہے، لوگ شک کرتے ہیں کہ زید خود بھی خوب صورت ہے اور زید کی بیوی بھی خوب صورت ہے، اُسامہ کا پتہ نہیں۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملہ میں بڑے پریشان ہیں، اللہ یہ معاملہ کیا ہے۔ ایک دن ایسا ہوا، سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہما دونوں سوئے ہوئے تھے، اوپر چادر لی ہوئی تھی اور دونوں کے پاؤں ننگے تھے۔ عرب کا ایک بہت بڑا شاعر دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہتا ہے، یہ جو دونوں سوئے ہوئے ہیں یہ باپ بیٹا ہیں۔ اُس نے نقش ونگار دیکھ کر پہچان کرا دی۔ اماں جی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوش ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور اتنا چمکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کے رگ وریشے نظر آنا شروع ہو گئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بڑا خوب صورت تھا لیکن داڑھی کے ساتھ۔

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱)...... "اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ"

محبوب آنکھیں میری ہوں اور چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو، میرا دیکھ دیکھ کر جی نہ بھرے۔

(۲)...... "اُنْفِقُ مَالِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ"

محبوب مال میرا ہو اور خرچ آپ پر کروں۔

(۳)...... "اَنْ یَّکُوْنَ اِبْنَتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ"

میری تیسری خواہش ہے کہ بیٹی میری ہو اور بیوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو، پھر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تینوں خواہشیں پوری ہوئیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں:

صَدَقْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ ابوبکر تو نے سچ کہا ہے، مجھے بھی تین چیزوں سے پیار ہے:

۱: پہلی خواہش: اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ۔ میں لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دوں۔

۲: دوسری خواہش: وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ بُرے کاموں سے روکوں۔

۳: تیسری خواہش: وَالثَّوْبُ الْخَلَقُ۔ میں عمر ہوں اور پُرانے کپڑے پہنوں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہماری طرح کاٹن اور لٹھا نہیں پہنتے تھے، آپ پُرانے کپڑے پہنتے تھے کہ سولہ سولہ جگہ پر پیوند لگے ہوئے ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے، فرماتے ہیں۔

صَدَقْتَ یَاعُمَرُ، عمر تو نے سچ کہا ہے، میرا بھی تین چیزوں سے پیار ہے۔

۱: اَتْبَاعُ الْجَعَانِ اللہ مجھے مال دے اور میں بھوکوں کو روٹی کھلاؤں، اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے، کسی بھوکے درویش کو روٹی کھلانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ کبھی کھلا کر دیکھو تو سہی، تو کہتا ہے رزق کم ہوتا ہے، میں کہتا ہوں رزق بڑھتا ہے، جس کے گھر فقیر اور درویش آئیں وہاں بھوک نے کیا کرنا ہے ؏

جناں دے گھر درویش آون
اوتھے فیر غریبی نے اوناں کی

جن گھروں میں فقیر اور درویش آتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں ان کے رزق میں برکتیں ڈال دیتا ہوں، بھوکوں کو روٹی کھلانا بڑا ثواب ہے۔

علامہ دمیریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے ''حیاۃ الحیوان'' میں لکھا ہے، دو جانور اڑتے اڑتے آئے اور ایک شخص کے گھر آ کر گھونسلا بنا لیا، ایک دن یہ گھر والی اپنے خاوند سے کہتی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ فاختہ کے انڈے اتار کر لاؤ یہ انڈے اتار کر لایا تو یہ جانور اڑ کر جناب سلیمان علیہ السلام کی عدالت میں چلے گئے۔ حضرت جی ہم فلاں ملک سے آئے ہیں اور آپ کے شہر میں فلاں کے گھر ڈیرہ ڈالا ہوا ہے، اس گھر والوں نے ہمارے انڈے اتار لیے ہیں، جناب سلیمان علیہ السلام نے آرڈر دیا، اس کے انڈے واپس کرو، انڈے واپس کیے گئے، ایک دن اس بی بی نے پھر اصرار کیا، کہتی ہے انڈے اتار کر لا، ان جانوروں نے پھر شکایت کی۔ آپ نے انڈے پھر واپس کر دیئے، تھوڑے دن گزرے اس بی بی نے پھر اصرار کیا، جناب سلیمان علیہ السلام ایک جن کی ڈیوٹی لگاتے ہیں کہتے ہیں، اب اگر یہ انڈے اتارنے کے لیے چڑھے تو اس کو گردن سے

پکڑ کر زمین پر دے مارنا، یہ جن درخت کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ باہر ایک سوالی آیا، اس نے آ کر صدا دی، میں بھوکا ہوں، روٹی دو، یہ بندہ انڈے اتارنے کے لیے درخت پر چڑھا، کہتا ہے۔ باہر ایک سوالی کھڑا ہے، اسے روٹی دو، اس کی بیوی کہتی ہے، روٹی کوئی نہیں، یہ درخت سے خود نیچے اترا، کہتا ہے، پتہ نہیں سوالی کو کتنی بھوک لگی ہوئی ہے، اس نے جو کی دو روٹیاں پکڑ کر اس سوالی کو دے دیں۔ ایک دن پھر اس کا داؤ لگا، اس نے ان جانوروں کے انڈے اتار لیے، جناب سلیمان علیہ السلام نے انکوائری کی، فرمایا، وہ جن جس کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ کہاں ہے، وہ جن بھی لنگڑاتا ہوا جناب سلیمان علیہ السلام کے پاس آ گیا، آپ فرماتے ہیں تیری ڈیوٹی کہاں لگی تھی، یہ کہتا ہے حضرت جی مجھے تو پتہ نہیں لگا کہ مجھے کس چیز نے اٹھایا ہے اور دور جنگل میں لے جا کر پھینک دیا ہے، میں آج کئی دنوں کے بعد آیا ہوں۔ جناب سلیمان علیہ السلام اس شخص کو بلا کر فرماتے ہیں، کیا بات ہے، یہ کہتا ہے میں نے اور تو کوئی عمل نہیں کیا صرف روٹیاں صدقہ کی ہیں، جناب سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے، بھوکوں کو روٹی کھلانا اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند ہے۔

آؤ میں بخاری شریف کی حدیث سنا دوں، ایک ولی نے ساٹھ سال بندگی کی، کہتا ہے آج بازار کا چکر لگا کر ہی دیکھ لیں، بازار گیا تو ایک کنجری سے برائی کر بیٹھا، دو جو کی روٹیاں خرید لیں، اب یہ باہر ایک تالاب میں غسل کر رہا ہے، ایک سوالی آیا، اس نے صدا دی، مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، کوئی روٹی ہے تو مجھے دے دو، یہ کہتا ہے میرے کپڑوں میں دو جو کی روٹیاں ہیں، انہیں لے جا، یہ دو روٹیاں لے گیا، جب اس نے کھائیں تو بھوک ختم ہوگئی، اب اسے موت آ گئی، اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوا، اللہ پاک نے فرمایا تیری ساٹھ سال کی بندگی تیری ایک برائی نے بہا کر رکھ دی ہے۔ اب اگر میں نے تجھے جنت دینا ہے تو تیری دو روٹیوں کی وجہ سے دینا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میری دوسری خواہش یہ ہے کہ کِسْوَۃُ الْعُرْیَانِ، ننگوں کو کپڑے لے کر دوں، اگر کوئی شخص کسی درویش اور فقیر کو کپڑوں کا جوڑا لے کر دیتا ہے، اللہ جانتا ہے، جتنی دیر تک یہ کپڑوں کا جوڑا اس کے جسم پر رہے گا، یہ نماز پڑھے گا، تجھے گھر بیٹھے

ثواب ملتا رہے گا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میری تیسری خواہش یہ ہے کہ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ اللہ تعالیٰ کا قرآن ہو اور عثمان رضی اللہ عنہ کی زبان ہو، میں تلاوت کرتا رہوں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہتے ہیں، صَدَقْتَ یَا عُثْمَانُ، عثمان آپ نے سچ کہا ہے، میری بھی تین ہی خواہشیں ہیں، میری پہلی خواہش، اَلْخِدْمَةُ لِلضَّیْفِ، میں مہمانوں کی خدمت کروں، اللہ جانتا ہے، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، مزدوری کر کر کے غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر محمدی میں لکھا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک دن یہودیوں کے باغ میں محنت مزدوری کرنے چلے گئے۔ صبح سے شام تک کنویں سے پانی کے ''بوکے'' نکالتے رہے، شام کو دو کلو جو مزدوری لے کر آئے، آ کر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں، اے فاطمہ رضی اللہ عنہا میں یہ دو کلو جَو لے کر آیا ہوں، چکی سے آٹا پیس کر روٹی تیار کرو، بی بی فاطمہ نے چکی چلائی، آٹا گوندھا اور روٹی تیار کی۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روٹی سامنے رکھی، باہر دروازے سے آواز آئی، میں ابھی قید سے رہا ہو کر آیا ہوں، مجھے بڑی بھوک لگی ہوئی ہے، اگر تمہارے پاس روٹی ہے تو اللہ کے لیے دے دو، میرے علی رضی اللہ عنہ نے وہ روٹی اٹھائی اور اس قیدی کو دے دی، آپ فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور روٹی تیار کرو، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اور روٹی تیار کی، ایک مسکین آ کر آواز دیتا ہے، اے علی کے گھر والو بھوک لگی ہوئی ہے۔ تمہارے پاس روٹی ہے تو اللہ کے لیے دے دو، میرے علی رضی اللہ عنہ نے دوسری روٹی اٹھائی اور اس مسکین کو دے دی، فرماتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور روٹی پکاؤ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اور روٹی پکائی، ابھی روٹی سامنے رکھی ہے کہ دروازے سے رونے کی آواز آ رہی ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ باہر جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا یتیم بچہ ہے جو زار و قطار رو رہا ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیٹا تو کیوں روتا ہے، یہ کہتا ہے میرے ماں باپ فوت ہو گئے ہیں، مجھے سنبھالنے والا کوئی نہیں، بھوک لگی ہوئی ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تیسری روٹی اس یتیم بچے کو کھلا دی، آپ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور روٹی تیار کرو، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، اے میرے سرتاج، جَو بھی ختم ہو گئے ہیں اور آٹا بھی ختم ہو گیا ہے، علی و فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین بھی بھوکے ہیں، میرے اللہ نے آسمان سے قرآن نازل کر دیا:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○﴾

(الدھر: 8,9)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے محبوب، تیرے علی فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین خود بھوکے رہے ہیں، لیکن غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلایا ہے تو مجھے راضی کرنے کے لیے کھلایا ہے۔

فرمایا! تجھے روٹی کھلائی ہے تو تجھ پر احسان نہیں، اللہ کی رضاء کی خاطر، وہ منہ پر نہیں مارتے، کسی کو چار آنے دے کر اس پر احسان نہیں کرتے۔

فرمایا، دوسری خواہش، وَالصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ، سخت گرمی کے دنوں میں روزے رکھوں۔

تیسری خواہش وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ، تلوار علی کی ہو اور کافروں کی گردنیں اتار دوں۔

لوگو! مجلس ابھی قائم دائم ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آ گئے، میرے مصطفیٰ ﷺ سے آ کر کہتے ہیں، آپ کی اور آپ کے چاروں یاروں کی باتیں اللہ پاک کو بڑی پیاری لگی ہیں، مجھے اللہ کریم نے بھیجا ہے کہ اگر میرا محبوب تجھ سے پوچھے کہ تجھے کن چیزوں سے پیار ہے تو تو بھی میرے مصطفیٰ ﷺ کو بتا کر آنا، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں جبرائیل، بتا تجھے کن چیزوں کے ساتھ پیار ہے۔

میرے بھائی! غور سے سن تو تو خاکیوں کو نوری بنا رہا ہے، لیکن یہاں نوری خاکی بننے کے لیے تیار ہیں، جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں، حضرت جی سن لو، مجھے اللہ پاک نے بشر نہیں بنایا، اگر رب تعالیٰ مجھے انسان بنا دیتے تو میں نے چوک میں جھونپڑی بنا کر بیٹھنا تھا، جو راہی مسافر راستہ بھول جاتے میں نے ان کو راستے پر ڈال دینا تھا، اور تو راہیوں کا مال کھا جاتا ہے، جیب کاٹی اور نکل گیا۔

ہمارے ہاں ایک حاجی صاحب کہتے ہیں، میں نے ایک جیب کترے سے پوچھا، تم جیبکس طرح کاٹ لیتے ہو، کہتا ہے حاجی صاحب، یہ بھی ہمارے استاد ہوتے ہیں، ہم ان سے جیب کاٹنے کا طریقہ سیکھتے ہیں اور پھر ہمارے استادوں کا ہماری کاٹی ہوئی جیب سے حصہ ہوتا ہے، حاجی صاحب کہنے لگے، میں نے اسے کہا، تو پانچ ہزار کی جیب کاٹے اور اپنے استاد سے کہے، میں نے پانچ سو کی جیب کاٹی ہے تو پھر، کہتا ہے حاجی صاحب اتنی بے ایمانی تو نہیں ہوسکتی، یہ اس طرح ہے جیسے مزدوری کر کے اسے دے رہا ہے۔

بھائیو! راستوں میں کھڑے نہ ہوا کرو۔ اگر راستے میں کھڑا ہونا ہے تو نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں، مسافروں کو راستہ بتانے کے لیے کھڑے ہوں۔ اللہ سے ڈر جاؤ، مسافر کی بددعا ساتوں آسمان چیرتی ہوئی اللہ تعالیٰ کے عرش تک پہنچتی ہے، توں راستوں اور چوکوں میں کھڑا ہوکر غریبوں کی بچیوں کو ڈراتا ہے، ان پر آوازیں کستا ہے، آج کسی کی بیٹی کو تو تنگ کرتا ہے، کل تیری بیٹی کو کوئی تنگ نہ کر جائے، اپنے اندر حیاء پیدا کر گلیوں کے موڑوں پر کھڑے ہوکر آوازیں نہ کسا کر، اور راستوں میں کوڑا بھی نہ پھینکا کر، لیکن یہاں دوکاندار کیا کرتے ہیں، دوکان سے کوڑا اٹھایا اور سڑک پر پھینک دیا۔

مسلم شریف کی روایت ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، ایک شخص جا رہا تھا، اس نے دیکھا کہ ٹہنی لوگوں سے اڑتی ہے، مسافروں کی آنکھوں پر لگتی ہیں، اس جانے والے نے نیت کر لی، کہتا ہے اگر اللہ پاک نے موقع دیا تو یہ ٹہنیاں جو مسافروں کو تنگ کرتی ہیں میں انہیں کاٹ دوں گا، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، اس کی نیت صحیح تھی، اس کو ٹہنی کاٹنے کا موقع ہی نہ ملا، عرش والے نے فرمایا، تو نے میرے بندوں کی سہولت سوچی تھی، جا ہم نے تجھے جنت الاٹ کر دی ہے۔

ایک شخص آیا، اس نے مسجد کے سامنے ''کلا'' ٹھونک دیا، دوسرا بندہ آیا، اس نے ''کلا'' اکھاڑ دیا، دونوں کی نیت صحیح تھی، جس نے کلا ٹھونکا تھا، اس کی نیت یہ تھی، کوئی مسافر یہاں اپنی سواری باندھ کر نماز پڑھے گا، جس نے کلا اکھاڑا تھا اس کی نیت ہے، کسی بزرگ کو ٹھوکر نہ

لگ جائے، اللہ کریم فرماتے ہیں، جاؤ میں نے تم دونوں کو جنت عطا کر دی ہے۔

جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے دوسرا کام کیا کرنا تھا، جب لوگ رات کو سو جاتے، میں غریبوں کے گھر چلا جاتا، غریبوں سے پوچھتا، تمہیں کوئی تکلیف اور پریشانی تو نہیں، میں اپنی طاقت کے مطابق غریبوں کی پریشانیاں دور کرتا اور تیسرا کام یہ کرتا، محنت مزدوری سے مال کما کر جو اپنے بیوی بچوں سے بچ جاتا، وہ میں نے غریبوں میں تقسیم کر دینا تھا۔

جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں، آقا اللہ پاک نے آسمان سے مجھے آرڈر دیا ہے، میرے محبوب کو جا کر بتا دو۔ آپ اور آپ علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو تین چیزوں سے پیار ہے تو مجھے بھی تین چیزوں سے پیار ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں!

۱: وہ بندہ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے جو اپنی ہر طاقت اپنا مال، اپنی جان اور اپنی اولاد وغیرہ میرے دین پر صرف کر دیتا ہے۔

۲: وہ بندہ مجھے بڑا پیارا لگتا ہے جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا ہے اور مجھ سے معافی مانگتا ہے۔

۳: وہ بندہ مجھے بڑا اچھا لگتا ہے جس کو کوئی تکلیف اور پریشانی آ گئی، کوئی دکھ آ گیا، مصیبتوں پریشانیوں کے وقت جو بندہ صبر کرتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی تین چیزوں سے پیار یہ پیار کی باتیں ہیں جن کا نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ سچا پیار ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ میرے نبی کے پاس آیا، محبوب علیہ السلام قیامت کب آئے گی، آپ فرماتے ہیں، ''مَا اَعْدَدْتَ لَهَا'' تو قیامت کا پوچھ رہا ہے، بتا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے۔ عرض کرتا ہے آقا زیادہ نفل تو مجھ سے نہیں پڑھے گئے، زیادہ نفلی روزے تو مجھ سے نہیں رکھے گئے۔ زیادہ صدقات تو نہیں کیے گئے، ویسے ایک بات ہے، مجھے آپ کے ساتھ بڑا پیار ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ پھر تجھے قیامت کی کیا فکر ہے، ''اَلْمَـرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ''، جس کے ساتھ تجھے پیار ہوگا، تو قیامت کے دن اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوگا، جس کو!

کسی کنجر سے پیار ہوگا، تو وہ کنجر کے ساتھ ہوگا۔

کسی کو بدمعاش سے پیار ہے، تو وہ بدمعاشوں کے ساتھ ہوگا۔

کسی نیک کے ساتھ پیار ہے، تو نیک کے ساتھ ہوگا۔

اللہ اپنے محبوب کے ساتھ پیار نصیب فرمائے۔

کس طرح کا پیار! میدان احد میں نبی علیہ السلام کے دانت مبارک شہید ہو گئے، آپ علیہ السلام کے سر میں لوہے کی کڑیاں گھس گئیں، خون نہیں رک رہا تھا اماں جی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بوری جلا کر اس کی راکھ آپ علیہ السلام کے زخموں میں ڈالی مدینہ میں یہ بات مشہور ہوگئی، اللہ کے نبی شہید ہو گئے ہیں، مولانا فرماتے ہیں ؎

خبر شہادت پاک نبی ﷺ دی، سُنیا جس دم مائی
لک بھن پٹکا پکڑ ڈنگوری ، بدلہ لین نبی ﷺ دا آئی
راہ وچ جاندیاں مائیں تائیں ، دو لاشاں نظریں آیاں
مائی کہیا او کیڑی کرمانوالی ، جس اے مراداں پایاں
کسے کہیا اماں اے بچڑے نے تیرے ، جناں شہادت پائی
مائی کہیا الحمد للہ ، ہو گیا اے فضل الٰہی
او گھڑی کیڑی مبارک ، جس گھڑی دوویں جائے
اللہ نے دتے میں سن پالے، اج کم نبی ﷺ دے آئے

لوگوں نے کہا، اماں تیرا خاوند شہید ہو گیا ہے، تیرے بھائی بھی شہید ہو گئے ہیں، بیٹے بھی شہید ہو گئے ہیں، اماں کہتی ہے، مجھے نبی پاک ﷺ تو دکھاؤ، اماں جی آپ تو بالکل صحیح ہیں، کہتی ہے آنکھوں سے دکھاؤ، مائی نے میرے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہتی ہے، ”کُلُّ مُصِیبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ“، آقا آپ کو دیکھنے سے سارے صدمے ہی بھول گئے ہیں، یہ ہے سچا پیار۔ اللہ کریم ان جیسا پیار نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ o فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ o ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَ هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ o﴾ (سبا: 15تا17)

ہر قسم کی تعریفیں اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہیں۔ بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو! سورۃ سبا کی تین آیات تلاوت کی ہیں۔ اللہ کریم سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور مجھے اور آپ سب کو مولائے کریم عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! بھائیو! رب العالمین کا یہ وعدہ ہے ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ o﴾ (ابراھیم: 7) مولا کریم فرماتے ہیں اگر تم شکر کرو گے میرے تھوڑے دیئے ہوئے مال پر شکر کرو گے میرا قانون ہے کہ شکر گزار بندوں کے مال میں میں برکت فرما دیتا ہوں۔ "وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ" اور اگر تم نے کفر کیا۔ "اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ" میں نے ناشکروں کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کیا ہے۔ اللہ کریم شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بھائیو! مال ملے یا نہ ملے انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور شکر کا کلمہ "الحمدللہ" بہترین کلمہ ہے۔ اس کا معنی ہے یا اللہ تیرا شکر ہے، یہ اتنا

بڑا کلمہ ہے کہ اگر الحمد للہ ایک مرتبہ کہہ دے تو لاکھوں نعمتوں کا شکرانہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور بھائیو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ انسان کے اس وجود کے، اس مٹی کے وجود کے انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ اللہ تعالیٰ نے بنا دیئے ہیں۔ انگلیوں میں اللہ تعالیٰ نے کیسے جوڑ بنائے ہیں؟ جو مرضی کرو جیسے مرضی ہلاؤ اگر ایک جوڑ جام ہو جائے تو انسان بیٹھ نہیں سکتا۔ اگر بازو کا جوڑ جام ہو جائے تو انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے انسان کے مطیع کر دی ہے۔ تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ کبھی سوچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنے جوڑ دیئے ہیں۔ کبھی ان کا شکرانہ ادا کیا ہے؟ اور بھائیو! آؤ میں تمہیں سب سے بہترین طریقہ بتاؤں۔ جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اپنے مقام پر بیٹھا رہے۔ اللہ اللہ کرتا رہے۔ سبحان اللہ پڑھا کرے، "استغفر اللہ" پڑھے، اللہ کا ذکر کرے۔ سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھے آمنہ کے لال نے فرمایا۔ تین سو ساٹھ جوڑوں کا شکرانہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور گھر بیٹھے ہی عمرہ کا اجر مل جاتا ہے۔ دیکھو بھائی جناب نوح علیہ السلام اللہ کے نبی ادھر سے لقمہ توڑ کر کھاتے ہیں۔ زبان سے پڑھتے ہیں الحمد للہ، اور نبی ﷺ نے بتایا تم جیسا کھانا کھالو تو دعا پڑھا کرو۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنِیْ مُسْلِمِیْنَ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا ہے۔ اور پانی پلایا ہے۔ ہارون الرشید رحمہ اللہ سویا ہے پاس ایک عالم دین بھی سویا ہے۔ وہ لوگ علماء کو پاس رکھتے۔ اب تو علماء خود پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ وہ لوگ علماء کی عزت اور خدمت کرتے تھے۔ آدھی رات کا وقت ہے ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کو پیاس لگی۔ اپنے غلام کو آواز دیتا ہے کہ پانی لا کر پلاؤ وہ عالم آواز دیتا ہے تم نے پانی نہیں پلانا بادشاہ کہتا ہے میرا حلق خشک ہو رہا ہے تم پانی نہیں دے رہے۔ پھر غلام کو کہتا ہے پانی لاؤ۔ عالم پھر روک دیتا ہے۔ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے میری زبان نکل رہی ہے قریب ہے کہ میں مر جاؤں اگر انسان کھانا نہ کھائے تو زندہ رہ سکتا ہے۔ پانی نا پیئے تو گزارا نہیں۔ ہوا کا سانس نہ آئے گزارا نہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے مفت عطاء کی ہیں ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے میری زبان خشک ہو رہی ہے۔ آپ مجھے پانی نہیں دے رہے۔ عالم دین کہتا ہے اگر پانی نہ ملے تو

تمہاری اتنی بڑی سلطنت ہے اتنا بڑا بادشاہ ہے پانی حاصل کرنے کے لیے کتنی بادشاہی خرچ کرو گے؟ ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے اگر آدھی حکومت بھی دینی پڑی تو ایک گلاس پانی کے لیے دے دوں گا۔ یعنی کہ اتنی بڑی نعمت ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھنی سکھائی۔''

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ مُسْلِمِیْنَ﴾

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور مجھے مسلمان بنایا ''وَجَعَلَنِیْ مُسْلِمِیْنَ'' اور مجھے مسلمان بنایا ہے۔

اللہ اپنے شکر کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ کا کیا وعدہ ہے؟ ﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ (ابراھیم: 7) عرش والا رب اعلان کر رہا ہے۔ لوگو! اگر میری نعمتیں کھا کر میرا شکر کرو گے تھوڑی نعمت ملی اور تم نے شکر کیا تو عرش والا کہتا ہے۔ ﴿لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ میں تمہیں اور عطا کروں گا۔ ایک آدمی میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آکر کہتا ہے آقا ﷺ مجھے کچھ دیں۔ آپ ﷺ نے ایک کھجور نکال کر دے دی۔ میرے نبی کے پاس جو آتا اسے واپس نہ بھیجتے۔ حکیم بن حزام سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجا یا چچا کا بیٹا بیت اللہ شریف میں پیدا ہوا اور میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا آقا ﷺ مجھے کچھ دو۔ آپ ﷺ نے دے دیا۔ پھر آیا کہتا ہے کچھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے دے دیا۔ پھر تیسری مرتبہ آکر کہتا ہے کچھ دو۔ آپ ﷺ نے پھر دے دیا۔ چوتھی مرتبہ پھر آیا۔ کہتا ہے مجھے کچھ دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِالسُّفْلٰی'' محبوب ﷺ فرماتے ہیں اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم روز روز سوال کرنا اچھا نہیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں نے پوری زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا تھا۔ ہم تو اپنا جوتا نہیں اٹھا سکتے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر بیٹھے ہیں ان کی چھڑی نیچے گر گئی۔ خود نیچے اتر کر اپنی چھڑی پکڑتے ہیں۔ اپنی تلوار پکڑتے ہیں۔ کسی کو نہیں کہتے کہ میری تلوار پکڑا دو۔ کسی کو سوال نہیں کیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا

مالِ غنیمت آیا ہے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا حصہ الگ کرتے ہیں۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ نہیں لینا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ مالِ غنیمت کا حصہ آیا لیکن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے۔ آج کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں مانگنی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو اکٹھا کر کے کہتے ہیں لوگو گواہ ہو جاؤ قیامت والے دن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ نہ کہہ دے کہ میرا حصہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے نہیں دیا لوگو گواہ ہو جاؤ میں حصہ دے رہا ہوں اور یہ نہیں لے رہا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے لیکن سوال نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے۔ یہ کہتا ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور دے دی۔ یہ کہتا ہے میں نے ایک کھجور نہیں لینی وہ چلا گیا ایک اور آ گیا۔ کہتا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دو۔ آپ نے وہی کھجور دی۔ کہتا ہے محبوب بسم اللہ مجھے ایک ہی کافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجھے ایک ہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شکر گزاری دیکھی میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو حکم دیا جاؤ اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف لے جاؤ اور اس کو چالیس دینار دے دو۔ میرے بھائی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۝﴾

(ابراهيم: 7)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں اور دوں گا۔ ﴿وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۝﴾ (ابراہیم: 7) اگر کفر کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر ایک ناشکری قوم کا تذکرہ کیا ہے اللہ کریم فرماتے ہیں۔

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ۝﴾ (سبا: 15)

اللہ تعالیٰ فرماتیہیں۔ سبا والو کے لیے بہت بڑی نشانی تھی۔ یمن کے ایک علاقے میں ایک قوم تھی جس کا نام سبا تھا۔ قرآن بتا رہا ہے ﴿جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ﴾ دو باغات تھے دائیں

اور بائیں۔ ہرے بھرے قیمتی باغات۔ ایک مقام ایسا تھا جہاں دو پہاڑ ملتے تھے۔ ان کے کسی بڑے نے تالاب یا ڈیم بنا کر پانی روک لیا۔ بڑی زرخیز زمین تھی مولا کریم نے فرمایا ہر قسم کا پھل تھا۔ ان کے پاس، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں بڑی چہل پہل اور بہار تھی۔ اور کوئی موذی چیز نہ تھی مولا کریم فرماتے ہیں نہ ان کو پریشان کرنے کے لیے کوئی مچھر یا مکھی تھی نہ اس علاقے میں کوئی سانپ یا بچھو تھا۔ کوئی موذی چیز نہیں تھی۔

امن وسکون سے زندگی گزار رہے تھے۔ بڑی بہار تھی اور جہاں پانی جمع تھا وہاں سے کھیتوں کو لگا لیتے تھے۔ اناج کافی تھا بلکہ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا اتنا کرم تھا کہ تفاسیر والوں نے لکھا ہے۔ ایک عورت اگر کوئی چیز سر پر اٹھا کر سڑک سے گزرتی تھی۔ تھوڑی دور تک جاتے اس کا برتن بغیر توڑنے کے پھلوں سے بھر جاتی تھی۔ جیسی چیز جنت میں تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک جنتی نواب اپنے پلنگ یا تخت پر بیٹھا ہوگا۔ یہ دیکھ رہا ہوگا اس کی کسی پھل پر نظر پڑے گی اس کے ذہن میں ہوگا وہ پھل توڑ کر کھانا چاہیے۔ ابھی سوچ ہی رہا ہے اور یہ پھل خود بخود ٹوٹ کر پلیٹ میں اس کے منہ کے قریب آئے گا اور پھل میں سے آواز آئے گی۔

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۝﴾

(الحاقه: 24)

جو پیچھے محنت کر کے آئے ہو اس کے عوض میں کھائے اور پیئے جاؤ تمہاری نعمتیں بھی ختم نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ آمین! لیکن محنت کرنے سے ملیں گی۔ یہ ایسے باغات ہیں کہ اگر کوئی مسافر سفر پر جا رہا ہے تو اسے زاد راہ لینے کی ضرورت نہیں سفر میں ایسے ایسے باغات ہیں کہ اس کو راستے سے پھل مل جائیں گے یہ اپنا سفر گزار رہا ہے۔ اس قوم کو چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ لیکن اس قوم کو کچھ بھی راس نہیں آ رہا تھا۔ اور کچھ لوگ تھوڑا بہت کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں جو اللہ والے ہوتے ہیں۔ جناب سلیمان علیہ السلام کی اتنی بڑی بادشاہی ہے لیکن ساری زندگی جو کی روٹی کھا کر گزارا کیا ہے۔ یہ قوم پھل کھاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھانے کے لیے تیرہ انبیاء علیہم السلام بھیجے کہ جا کر انہیں سمجھاؤ وہ میرے

شکر گزار بن جائیں۔ تیرہ نبی علیہ السلام آئے۔ لیکن جو کھا پی کر بدمعاشیاں کریں ان کو جتنا مرضی سمجھائے جاؤ ان کو سمجھ کہاں آتی ہے؟ ناشکری قوم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ایک بنی اسرائیلی کو سمجھایا کہ تم انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہو اور تمہیں فرعون نے کن کاموں میں لگا دیا ہے؟ یہ کیا کام کرتے ہو۔ کوئی نالیاں صاف کرتا کوئی دوسری صفائیاں کرتا حالانکہ یہ یعقوب نبی علیہ السلام کی اولاد تھے۔ کہتے ہیں پھر ہم کیا کریں موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میرا کہنا مانو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی مصر کی بادشاہی عطا کرے گا۔

کچھ نے کہا سرکاری نوکری ہے اور کچھ نے کہا کہ اس کا کہنا مان کے دیکھ لو۔ اپنوں نے کہا کیا حکم ہے۔ فرمایا آج رات تم نے مصر میں نہیں گزارنی میرے ساتھ نکل چلو۔ رات ہوئی وہ نکلے صبح ہوئی تو انہوں نے (فرعونیوں نے) دیکھا کہ خاکروب نہیں آئے ساتھ والوں سے پوچھا کسی کے گھر نہ آئے پتہ چلا کہ موسیٰ علیہ السلام سب کو لے کر چلے گئے۔ فرعون کو غصہ آیا کہتا ہے۔ فوج لے کر پیچھے چلو۔ کہتا ہے انہیں الٹا لٹکا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھو یہ اللہ کے دین کے لیے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گئے ہیں اب سامنے دریا اور پیچھے فرعون ہے۔ کچھ کے یقین و ایمان پکے تھے کسی نے کہا کہ تم نے مصر کی بادشاہی لے لی ہے؟ موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں۔ سرکار وہ حکومت کہاں ہے؟ جو آپ نے دینی ہے؟ فرمایا گھبراؤ نہ میرا اللہ میرے ساتھ ہے۔ کہتے ہیں تب تمہارا رب کچھ دکھائے گا جب فرعونیوں نے ہمیں گرفتار کر لیا۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں عرش والے رب کیا کروں؟ آواز آتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام یہ میرے دین کے لیے آئے ہیں اور میرا وعدہ ہے جو میرے دین کے لیے نکلے گا میں اسے کبھی ذلیل نہیں کروں گا۔ اللہ جی کیا کروں؟ عرش والا کہتا ہے یہ جو چھڑی تمہارے ہاتھ میں ہے اس کو دریا کی لہروں پر مارو۔ اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصاء دریا کی لہروں پر مارا۔ قرآن کہتا ہے بارہ پکی سڑکیں بن جاتی ہیں۔ لیکن رب پر یقین محکم اور ایمان پختہ ہونا چاہیے اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ بارہ سڑکیں بن گئیں اللہ نے پانی کو فرمایا شیشہ بن جاؤ ایک دوسرے کو دیکھ کر گزر جائیں گے۔ دریا سے پار چلے گئے۔ دوسری طرف گئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک قوم

بچھڑے کی پرستش کر رہی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں سرکار جس طرح کا رب ان کا ہے ہمیں بھی ایسا رب بنا کر دو۔ ابھی نجات باقی ہے اور ابھی بچھڑے کی پرستش کا سوچ رہے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا۔ جنگل میں لے گئے کہتے ہیں سرکار یہاں سے کیسے کھائیں گے؟ یہاں چھت نہیں زندگی کہاں بسر کریں گے؟ آواز آتی ہے۔

﴿وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ۝﴾

(البقرۃ: 57)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی موسیٰ علیہ السلام ان کو کہو گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک بادل کی ڈیوٹی لگا دی فرمایا۔ اے بادل میرے نبی علیہ السلام کے بندے میرے دین کے لیے گھر چھوڑ آئے ہیں۔ تم نے ان پر ہمیشہ سائبان بن کر رہنا ہے۔ یا اللہ کھائیں، پئیں گے کہاں سے؟ فرمایا۔

﴿وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾ (البقرۃ: 57)

اللہ تعالیٰ فرماتیہیں گھبراؤ ناں جب تم سوئے ہوگے میں بوندی کی بارش کروں گا۔ وہ کہتے ہیں سرکار صرف میٹھے پر گزارا نہیں ہوتا۔ فرمایا آسمان سے روسٹ کیے ہوئے بٹیرے نازل کروں گا۔ فرمایا، صبح کھاؤ، دوپہر کو کھاؤ، شام کو کھاؤ۔ رات تک کھاؤ۔ صبح پھر تازہ آئے گا۔ انہیں چاہیے تھا شکر کریں لیکن وہ بڑھتے گئے۔ سرکار کپڑے کہاں سے لائیں گے؟ سارے بندوبست تو اللہ کرتا ہے جب بچہ ابھی دنیا میں نہیں آتا کہ اس کے کپڑے سلوائے جا رہے ہیں۔ اس کی ماں کی اللہ تعالیٰ نے ڈیوٹی لگائی ہے اس کی خدمت کرتی ہے۔ یا اللہ کیسے خدمت کرنی ہے؟ فرمایا۔ اسے بولنے کا طریقہ نہیں بولنا سکھانا ہے۔ کھانے کا طریقہ نہیں کھانا کھلانا ہے، بچہ رونے لگے تو خود ہی لوریاں دینے والی آجاتی ہے۔ یہ سب کام تو میرا اللہ کرتا ہے وہ کہنے لگے۔ سرکار ہم بٹیرے اور بوندی نہیں کھا سکتے اس پر ہمارا گزارہ نہیں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر کیا چاہتے ہو؟ کہتے ہیں:

﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا﴾

(البقرۃ: 61)

حضرت روز گوشت نہیں کھایا جاتا کبھی پالک پکی ہو۔ کبھی آلو مٹر ہوں کبھی دال ہو۔ کبھی لہسن ہو۔ حضرت ہم بٹیروں پر گزارہ نہیں کر سکتے۔ کیسی ناشکری قوم ہے؟ اسی طرح سبا کی قوم ہے ہرے بھرے باغات ہیں سفر میں جانے کے لیے آٹا، روٹی لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جتنا مرضی پھل کھاؤ۔ پھل کبھی خراب نہیں ہوگا۔ جاتے جاتے سر پر برتن بھر جاتے ہیں۔ اللہ کریم نے تیرہ انبیاء علیہ السلام بھیجے۔ واہ اللہ تیرہ انبیاء علیہم السلام نے توحید کا پرچار کیا۔ پاگلو جس کا کھاتے ہو اسی کا گیت گاؤ۔ کہاوت ہے۔ جس کا کھائیں اسی کا گیت گائیں۔ اللہ تعالیٰ کا کھا کر کسی اور کا گائیں؟ یہ تو انسان بھی برداشت نہیں کرتا۔ کسی نے ملازم رکھا ہو اور وہ کسی اور کا کام کرے کیا انسان برداشت کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تم برداشت نہیں کر سکتے تو میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔ "اللّٰه اکبر اللّٰه" اللہ لیکن اللہ کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اللہ اگر سمجھانا چاہے تو جنگلیوں کو بھی سمجھا سکتا ہے۔ کسی جنگلی سے کسی نے پوچھا۔ اللہ کا پتہ ہے؟ کہتا ہے ہاں ہے۔ کہتا ہے کوئی دلیل بتاؤ کہتا ہے۔

﴿اَلْبَارَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَصِيْرِ﴾ یہ جنگلی اونٹ کا خارج شدہ مادہ پکڑ کر کہتا ہے۔ یہ مادہ بتا رہا ہے کہ یہاں سے اونٹ گزر کر گیا ہے۔ اگر اونٹ کے گزرنے کا پتہ چل رہا ہے تو اسی طرح زمین اور آسمان بتا رہے ہیں کہ ہمیں بنانے والا کوئی ہے۔ حضرت رابعہ بصری رحمہا اللہ سے کوئی پوچھتا ہے۔ اماں صرف چرخہ ہی کاتتی ہو یا کبھی اللہ کی پہچان بھی کی ہے۔ یہ کہتی ہیں پوچھنے والے بیٹھ جاؤ میں سمجھا دیتی ہوں۔ یہ بیٹھتا ہے۔ رابعہ بصری رحمہا اللہ چرخہ سیدھا گھماتی ہے۔ اور اسے کہتی ہے تم اسے اُلٹا گھماؤ۔ یہ کہتا ہے تم ادھر کو چلا رہی ہو میں دوسری طرف چلاؤں گا تو چرخہ ٹوٹ جائے گا۔ یہ عورت کہتی ہے کہ جیسے یہ چرخہ چلانے کے بغیر نہیں چلتا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بغیر زمین و آسمان بھی نہیں قائم رہ سکتے۔ اور اگر رب دو ہوتے جیسے تم ادھر چرخہ چلاؤ اور میں دوسری طرف چلاؤں۔ چرخہ ٹوٹ جائے گا اور اگر اللہ بھی دو ہوتے تو

زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ کسی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت جی آپ کو رب کیسے ملا ہے؟ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے تو رب نظر آ رہا ہے۔ شہتوت کے پتوں میں رب نظر آ رہا ہے۔ یہ کہتا ہے حضرت جی وہ کیسے؟ فرماتے ہیں۔ اگر شہتوت کے پتے گائے کھائے تو سفید دودھ دیتی ہے اور اگر ریشم کا کیڑا کھائے تو ریشم نکلتا ہے۔ اور اگر یہ پتے ہرن کھا لے تو زعفران اللہ دے دیتے ہیں۔ یہ اللہ ہے۔ زمیندارو سوچو زمین ایک ہوتی ہے۔ تم اس میں تمباکو، مرچیں، اور کماد بوتے ہو۔ کماد میٹھا، مرچیں کڑوی ہیں۔ اور تمباکو سے ویسے ہی اللہ بچائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ نے اپنے تیرہ انبیاء علیہم السلام بھیجے یہ قوم سبا کو سمجھاتے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنی رسالت پیش کی، نبوت پیش کی انہیں وعظ کی۔ سمجھایا، تیرہ انبیاء علیہم السلام وعظ کر کر کے تھک گئے انہوں نے کسی کی ایک بات بھی نہ مانی انبیاء علیہم السلام کا کہنا نہ مانا۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے قرآن کہتا ہے۔

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ﴾

(یٰس:13)

اللہ نے ایک بستی پر ایک نبی بھیجا اس نے وعظ کی قوم نے کہنا نہ مانا پھر دوسرا بھیجا پھر بھی قوم نہ مانی پھر تیسرا بھیج دیا۔ پھر قوم نہ مانی۔ ایک بستی میں تین نبی ہیں اور کہتے ہیں ﴿لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (یٰس:18) اگر تم اپنی وعظ سے نہ رکے۔ قوم کہتی ہے کہ تمہیں پتھر مار مار کر رجم کر دیں گے۔

تین نبیوں کی وعظ کا اثر نہ ہوا۔ اثر صرف ایک بندے پر ہوا۔

﴿وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (یٰس:20)

ایک انسان ترکھان کا کام کرتا کرتا دوڑتا ہوا آیا کہتا ہے۔ اے قوم ان نبیوں کا کہنا مان لو۔

﴿اتَّبِعُوا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۝﴾ (یٰس: 21)

جوتم سے کچھ نہیں مانگتے اور وعظ مفت سناتے ہیں۔ اور کیا ہوا؟ اللہ کا قیمتی ولی آیا اور اس نے آ کر نبیوں کی دعوت قبول کر لی اور آگے دعوت دینے لگا۔ قوم ساری مل گئی قوم نے اکٹھی ہو کر اس کو لٹالیا اور پیٹ پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور اس پر یوں اچھلتے کودتے ہیں کہ اس کی آنتیں باہر آ جاتی ہیں۔ اور کیا ہوا؟ عرش والا کہتا ہے

﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ﴾ (یٰس: 26)

''اے میرے بندے میری جنت میں داخل ہو جاؤ''

کوئی اور نہیں مانا صرف ایک بندے نے کہنا مانا اور لوگوں نے اسے شہید کر دیا آواز آتی ہے

﴿قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۝﴾ (یٰس: 26)

اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا۔

جان نکل رہی ہے اور فکر قوم کا ہے کہتا ہے۔

﴿يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۝ بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ۝﴾ (یٰس: 27,26)

کاش کہ میری قوم کو پتہ چل جائے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کیا عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سودا لگاؤ میرے بھائی انشاء اللہ جنت کے حق دار ہو گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ (البقرۃ: 245)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو مجھے قرضہ دے گا میں اس کا قرضہ بڑھا کر پیش کروں گا۔

ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آ کر پوچھتا ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ نے قرضہ مانگا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے قرضہ مانگا

ہے اور غریبوں کے لیے مانگا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے نہیں مانگا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اللہ کو قرضہ دینا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ کہتا ہے آپ ﷺ کو پتہ ہے کہ میرے مربعوں میں پانچ سو کھجوروں کے پودے ہیں۔ محبوب ﷺ گواہ ہو جائیں میں نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے دیا ہے۔ دیکھو کیسا حوصلہ ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ تمہارا سودا ہو گیا ہے۔ تم نے یہ باغ اللہ تعالیٰ کو دے دیا ہے۔ تمہاری جنت اللہ تعالیٰ سے میں لے دوں گا۔ رہائش بھی اسی باغ میں ہے۔ گھر نہیں جانا باہر سے ہی آواز لگاتا ہے۔ ام دحدحبیوی کا نام تھا۔ آواز دی ام دحدحمکان سے باہر آؤ۔ بیوی کہتی ہے کیا بات ہے؟ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے سودا کر لیا ہے۔ بیوی کہتی ہے۔ کیسے؟ کہتا ہے یہ سارا باغ دے کر اللہ تعالیٰ سے جنت لے لی ہے۔ اور اگر آج کل کی عورت ہوتی اس نے کہنا تھا بچے کہاں جائیں گے؟ لیکن بیوی کہتی ہے ابودحدح تم نے بڑا سستا سودا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس طرح کے سودے کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں میں نے جنت میں دیکھا مجھے درویش نظر آ رہے تھے جن کو لوگ مذاق کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ ایسے تھے کہ وہ جو قسم کھالیں اللہ ان کی قسم پوری کر دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے تھے جسے کوئی پاس بٹھانے کو تیار نہیں ہے۔ لیکن اللہ کے نبی فرماتے ہیں یہ اتنے قیمتی ہیں اگر اللہ کو کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ساری جنت کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ ساری جنت عطا کر دیتا ہے۔ اتنے قیمتی انسان تھے جو مجھے جنت میں نظر آ رہے تھے۔ ایسے درویش تھے آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے جہنم میں جھانکا ناشکری کرنے والی عورتیں زیادہ تھیں جو جل رہی تھیں اللہ پاک شکر کرنے کی توفیق دے۔ آمین! ان کو تیرہ نبیوں نے سمجھایا۔ یہ کہتے ہیں۔

﴿فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ سَیۡلَ الۡعَرِمِ﴾ (سبا: 16)

انہوں نے میری باتوں سے انکار کیا اور میں نے ان پر سیلاب بھیج دیا۔ پانی کا سیلاب ڈیم کو چاٹنے لگ گئے۔

چوہوں نے سوراخ کرنے شروع کر دیئے۔ سارے بن کو سوراخ ہوگئے اور بارش آ گئی۔ انہوں نے پہاڑوں میں پانی روکا تھا جب بن ٹوٹا۔ سیلاب آ گئے، ان کی بستی بہہ گئی اور باغات ختم ہوگئے۔ یہ ناشکری کی سزا تھی۔ اور کیا باقی جو زیادہ کانٹوں والی تھیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے میں نے ان کی ساری نعمتیں چھین لیں اور وہ جہنم کا ایندھن بن گئے میرے بھائی ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرو۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

پاٹا موٹا پہنو بھراؤ
تے حمد الٰہی کہیے
سکھی مُکھی جیہو جئ لبھے
کھائیے شاکر رہیے

اور کئی قومیں بڑی ناشکری ہوتی ہیں۔ اللہ نے صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ قوم کہتی ہے ہمیں معجزہ دکھاؤ۔ اللہ کے نبی نے دعا کی پہاڑی پھٹی اور اونٹنی نکل آئی۔ اللہ کے صالح نبی فرماتے ہیں یوں کرو۔ ایک دن کنویں سے پانی اس نے پینا ہے دوسرے دن تم نے۔ قوم کہتی ہے جب یہ پانی پیے گی تو ہم کیا کریں گے؟ صالح علیہ السلام نے فرمایا تم اس کا دودھ پینا اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا ہے۔ لیکن شرط یہ تھی کہ ایک دن اونٹنی پانی پیے اور دوسرے دن تم لوگ پینا۔

دوسرے دن تم نے دودھ پینا ہے۔ وہ کچھ عرصہ پیتے رہے پھر انہیں دودھ برداشت نہ ہوا۔ انہوں نے منصوبہ بنایا کہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دو۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" ان کے دو آدمی چھپ کر بیٹھے اونٹنی گزری انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں اللہ کی نشانی کی۔ ان پر پھر ایسا عذاب آیا کہ ان کے کلیجے پھٹ گئے۔ عادیوں اور ثمودیوں پر اللہ تعالیٰ نے ایسا سخت عذاب کیا۔ کہ سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلسل ہوا چھوڑ دی اور ہوا نے انہیں پہاڑوں کی غاروں سے لاکر میدان میں یوں پھینکا جیسے کھجوروں کے لمبے لمبے پودے پڑے ہیں۔ بھائیو

جو ہمیشہ اللہ کا شکر نہ کرے اس کی سزا ایسی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراھیم: 7) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر میرے شکر گزار بنو گے تو میں تمہاری روزی میں برکت کروں گا۔ یہ نہ ہو کہ ٹھیک ٹھاک کاروبار ہو اور تم کہو کچھ نہیں بن رہا۔ میرے بھائی جب انسان اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بن جائیں گے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بنو امیہ خاندان کے بیت المال سے ایک دانوں کی تھیلی نکالتے ہیں وہ دیکھتے ہیں اتنے اتنے بڑے دانے ہیں جیسے کھجوریں ہیں۔ اس تھیلی پر لکھا ہے یہ دانے تب پیدا ہوتے تھے جب اللہ تعالیٰ کی زمین پر انصاف ہوتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا شکر گزار بندہ بنائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کئی کئی دن فاقوں میں رہتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتے ہیں۔ ایک اللہ کے نبی ہیں۔ تفاسیر والوں نے لکھا ہے۔ پانچ ہزار بیلوں کی جوڑی ہے۔ بکریاں، اونٹ، بھینسیں اور بیٹے، بیٹیاں نبی پھر شکرانہ ادا کرتے۔ ابلیس کہتا ہے یا اللہ سب کچھ تو دیا ہے اس کو یہ تمہارا شکر ادا نہ کرے تو کیا کرے۔ فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ کہتا ہے یا اللہ مال چھین کر دیکھو۔ فرمایا جاؤ لے لو۔ سارا مال مر گیا، غلام کی شکل میں آیا کہتا ہے سرکار آپ تسبیح پڑھ رہے ہو۔ نمازیں پڑھ رہے ہو۔ مال سارا مر گیا ہے۔ کہتے ہیں، الحمدللہ، دیکھو حوصلہ کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بچہ فوت ہوا تو اس نے صبر کیا یہ نہیں کہ واویلا مچا دیا، صبر کرو، لیکن محبوب ایک دن جا رہے تھے کہ ایک اماں یوں واویلا مچا رہی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اماں جی صبر کریں کہتی ہے تمہارے ساتھ ہو تو تمہیں پتہ چلے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے کسی نے کہا اماں یہ اللہ کے نبی تھے۔ اماں پیچھے دوڑی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ فرمایا ﴿اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى﴾ اماں صبر والا وقت گزر گیا ہے۔ ایک صبر یہ ہے کہ کوئی تکلیف آئی صبر کیا ایک اور صبر بھی ہے، وہ یہ ہے کہ جب عورتیں لڑ لڑ کر تھک جائیں صبح سے شام ہو جائے پھر کہتی ہیں۔ اچھا پھر میرا صبر ہے یہ نہیں فرشتے انسان کے بچے کی روح لے کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتوں کہاں سے آئے ہو؟ یا اللہ آپ کے ایک بندے کے پاس ایک ہی بیٹا تھا ہم وہ بھی

لے آئے ہیں ۔عرش والا کہتا ہے میرا بندہ کیا کہہ رہا تھا۔فرشتے کہتے ہیں یا اللہ وہ یہ ہی پڑھ رہا تھا الحمد للّٰہ ،آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور کہہ رہا تھا اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۔اللہ تمہارا تھا تم لے گئے ہو۔میرا کیا ہے میرا کہتا ہے عرش والا کہتا ہے فرشتو! پھر یوں کرو جنت میں چلے جاؤ وہاں محل بنا دو اور لکھ دو، بیت الحمد، وہ جنتی میری تعریفیں کرے گا میں اتنے مکان تعمیر کروا دوں گا۔

یہ شکر ہے، یہ کہتا ہے سرکار مال مر گیا کہتے ہیں الحمد للّٰہ ۔پھر آیا بچے بھی مر گئے۔ کہتا ہے سرکار آپ اللہ اللہ کر رہے ہو اولاد بھی ساری مر گئی۔ یہ کہتے ہیں الحمدللّٰہ، اللہ تیرا شکر ہے پہلے تو مال اور اولاد کی طرف دھیان ہو جاتا تھا۔اب کچھ نہیں رہا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی کروں گا۔ یہ صبر اور شکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اٹھارہ سال آزمایا پھر وہی مال اور اولاد دے دی اور زیادہ مال عطا کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (ابراھیم: 7) اگر شکر کرو گے میں اور عطا کروں گا ﴿وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ﴾ اور اگر کفر کرو گے ﴿اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ پھر تیار ہو جاؤ میرا عذاب آ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق دے۔آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفثِهٖo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًاo وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًاo﴾

(الفرقان: 63,64)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لئے ہے بے شمار ان گنت درود وسلام سید الکونین امام الحرمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں دوستو بزرگو سورہ فرقان کے آخری رکوع میں سے دو آیات تمہارے سامنے تلاوت کی ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے مجھے اور مولائے کریم تم سب کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ''عبادالرحمٰن'' جو اللہ کے بندے ہیں اُن کی صفات بیان فرمائی ہیں جس طرح کوئی آدمی جوتوں کی مرمت کرتا ہے اسے ہم موچی کہتے ہیں کوئی لکڑی کا کام کرتا ہے اسے ترکھان کہتے ہیں اس طرح کوئی نہ کوئی کام کرنے کی وجہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے کہ یہ فلاں آدمی ہے تو اللہ احکم الحاکمین ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یہ ضرورت پڑے کہ اللہ کے بندے دیکھنے ہیں رحمٰن کے بندے دیکھنے ہیں ان کی نشانیاں میں بتا دیتا ہوں ان نشانیوں سے دیکھ کر پڑھ کر پہچان تم کر لینا کہ یہ رحمٰن کا بندہ ہے یہ شیطان کا بندہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں رحمٰن کے بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ تیرہ نشانیاں اللہ پاک نے اس مقام پر گن کر بتائی ہیں۔ تیرہ نشانیاں یہ بھی میرے بندوں کی صفت ہے یہ بھی میرے بندوں کی صفت ہے یہ میرے بندے کی نشانی ہے

دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ان ساری کی ساری صفتوں پر کما حقہ ان پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ دوستو بزرگو! اللہ والا بننا بہت مشکل ہے لیکن جو اللہ کا بندہ بن گیا اسے دنیا پر نہ کوئی غم ہوگا اور نہ ہی قیامت والے دن کوئی غم ہوگا۔ دنیا کی زندگی اس کی اتنی سکون سے گزر جاتی ہے اور قیامت والے دن اللہ احکم الحاکمین اسے اپنے پاس بلا لیں گے۔ اپنی لپیٹ میں لے کر فرمائیں گے میں نے تمہارے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں ان کی نشانیاں کیا ہیں وہ رحمٰن کے بندے کس طرح کے ہیں آسمان سے آواز آتی ہے

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۝﴾ (الفرقان: 63)

پہلے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے چلنے کا طریقہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے بندے زمین پر کیسے چلتے ہیں فرمایا جب میرے بندے زمین پر چلتے ہیں یہ نہیں کہ اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتے ہیں یا زمین پر تیز تیز چلتے ہیں نہیں فرمایا جب وہ چلتے ہیں بڑے رعب کے ساتھ بڑے وقار کے ساتھ بڑے عاجزانہ طریقے کے ساتھ چلتے ہیں بلکہ ان کی حالت یہ ہوتی ہے گلیوں کی گرد بھی یہ آرزو کرتی ہے اے اللہ احکم الحاکمین کاش کہ مجھے اپنے اس بندے کے جسم کا ایک بال بنا دیتا اور میں تمہارے بندے کے ساتھ ہمیشہ لگا رہتا یہ ہے اللہ والے بندے کی نشانی جو پہلی نشانی اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر بیان فرمائی ہے فرمایا۔

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾

(الفرقان: 63)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میرے بندے ہیں وہ زمین پر بہت نرمی سے چلتے ہیں سنبھل سنبھل کر پاؤں رکھتے ہیں ان کی نظریں زمین پر ہوتی ہیں اللہ کی مخلوق کو دیکھ دیکھ کر چلتے ہیں اُن کے دلوں میں یہ بات ہوتی ہے کہ کہیں ہمارے پاؤں کے نیچے ہمارے قدموں کے نیچے اللہ تعالیٰ کی کوئی دوسری مخلوق آ کر ختم نہ ہو جائیں اور قیامت والے دن ہمیں جواب دینا پڑے، یہ ان کو فکر ہوتی ہے۔ اور جو غرور کے ساتھ چلتا ہے تکبر کی چال چلتا ہے اپنے آپ کو

سمجھتا ہے کہ میرے جیسا کوئی دنیا میں نہیں ہے۔

آمنہ کے در یتیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں یہ تکبر کی چال چلنے والا یہ غرور کی چال چلنے والا زمین پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اپنے لباس کو دیکھتا ہے اپنے جوتے کی طرف دیکھتا ہے کبھی اپنی پگڑی کی طرف دیکھتا ہے چادر اتنی لمبی پاؤں کے پیچھے تک چھوڑی ہوتی ہے کہتا ہے پتہ نہیں میرے جیسا بیٹا کسی ماں نے جنا ہے یا نہیں۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں تم دنیا میں غرور سے چلتے ہو، لیکن جب قیامت کا دن ہوگا اللہ احکم الحاکمین نے تمہاری طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھنا ہی نہیں اللہ پاک نرمی کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے، دوستو! عاجزی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے جو انسان جھک جائے وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے جو جھک جائے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بلند کرتا ہے اور جو اونچا ہو اللہ اسے دنیا میں غریب کر دیتا ہے اس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن منبر رسول ﷺ پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں فرماتے ہیں۔

"یَاأَیُّهَا النَّاسُ فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ."

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو میں نے آمنہ کے لال علیہ السلام کی زبان سے اپنے کانوں سے سنا ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاتا ہے عاجزی کر لیتا ہے اللہ پاک اس انسان کو بلند فرما دیتے ہیں اونچا کر دیتے ہیں وہ تو اپنے آپ کو سمجھتا ہے کہ میں غریب ہوں میں بالکل عاجز اور کمزور ہوں لیکن سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے نبی ﷺ سے سنا ہے وہ اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے لیکن آسمان والا فرماتا ہے تو کمزور نہیں میں نے لوگوں کی نظروں میں تمہیں بہت بلند فرما دیا ہے۔ ان لوگوں سے پوچھ کر دیکھو کہ تمہارا کیا مقام ہے صرف لوگوں کی نظروں میں تم بلند نہیں اللہ کے نبی فرماتے ہیں اللہ جبرائیل علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر فرماتے ہیں اے جبرائیل فلاں فلاں آدمی فلاں گاؤں میں رہنے والا فلاں نام والا مجھے وہ انسان بہت ہی اچھا لگتا ہے اے جبرائیل علیہ السلام تم بھی اس سے محبت کرنی شروع کر دو، جبرائیل علیہ السلام محبت کرنی شروع کر دیتے ہیں اللہ پاک فرماتے ہیں

جبرائیل علیہ السلام یہی بس نہیں سات آسمانوں کے فرشتوں میں اعلان کر دو کہ ساتوں آسمان کے فرشتے بھی اس انسان سے محبت کرنی شروع کر دیں۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں لوگو ساتوں آسمان کے فرشتے بھی اس انسان سے محبت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ہے عاجزی اور انکساری کی قیمت اور جو انسان غرور والا ہے وہ اپنے آپ میں اکڑ والا بنا ہوا ہے لیکن جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ کے پاس اس کی کوئی عزت نہیں اور لوگوں کے درمیان وہ ذلیل ہو جاتا ہے لوگوں کے نزدیک کتے اور خنزیر کا مقام زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ لوگوں کی نظروں میں کتے اور خنزیر سے بھی برا ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عاجزی و انکساری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! تکبر کیا چیز ہے سب سے پہلے جس نے تکبر کیا تھا وہ ابلیس تھا اور جو آج بھی تکبر کرے گا۔ جو غرور اور جھوٹ بولتا ہے وہ ابلیس کی سنت پر عمل کر رہا ہے اور ابلیس جہنم میں جائے گا۔ اور اس ابلیس کے ساتھ وہ بھی جہنم میں داخل ہو جائے گا عاجزی کرو اللہ تعالیٰ کے ہاں گڑگڑاؤ، جھک جاؤ اس سر کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دو، لوگوں کی مثال بنی ہے پھل ہمیشہ جھکے ہوئے درخت پر لگتا ہے اللہ تعالیٰ جھکنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اگر تکبر والا بن گیا نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں لوگو قیامت والے دن تین انسان اس قسم کے ہوں گے جن کی طرف میرے اللہ نے رحمت کی نگاہ سے دیکھنا ہی نہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون سے انسان ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں ایک تو وہ انسان " شَیْخٌ زَان" ایک وہ انسان جس کی داڑھی سفید ہو چکی ہے آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا لیکن داڑھی کو کالی کر کر کے اور نظر کا چشمہ لگا لگا کر اپنی نظر کو تیز کر کے یہ وی سی آر کی فلمیں گندی فلمیں اور بے حیاء پروگرام دیکھنے سے باز نہیں آتا ابھی بھی اس کے دل میں زنا کی شامت بھری پڑی ہے ابھی بھی اس کا دل کرتا ہے کہ غیر عورتیں میرے سامنے رہیں بوڑھا ہو چکا ہے کمر کمزور ہو چکی ہے پاؤں سے چلا نہیں جاتا، لکڑی کے سہارے کے بغیر چلا

نہیں جاتا ابھی بھی یہ چاہتا ہے کہ میرے سامنے غیر عورتیں رہیں بوڑھا ہو کر برائی کی خواہش کرنے والا آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت کے دن میرے اللہ نے اس کی طرف رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا، اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ اللہ تعالیٰ ہمیں حیاء کرنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین! یہاں بوڑھا کیا جوان کیا سفید داڑھی لے کر اور سفید سر کے بال لے کر بچپن سے لے کر جوانی اور بڑھاپے تک ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیاں کر رہا ہے۔ اس لیے آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں" شَیْــخٌ زَانٍ" ایک وہ انسان جو بوڑھا ہو کر بھی گناہ کا خیال رکھتا ہے غیر عورتوں کے خیال اپنے ذہن میں رکھتا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس بوڑھے کی طرف بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا۔ دوسرا وہ انسان ''وَعَــالٍ مُسْتَکْبِر'' گھر میں کھانے کو کچھ ملتا نہیں نہ بیوی کے سر پر دوپٹہ ہے بچے پاؤں سے ننگے ہیں بدن پر کپڑے نہیں ہیں لیکن تکبر اور جھوٹ بولنا نہیں چھوڑتا جھوٹ بولتے بولتے تھکتا ہی نہیں میں فلاں ہوں میں فلاں ہوں۔ غریب ہو کر تکبر کرنے والا آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف بھی رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا اللّٰہ اکبر اللّٰہ بیٹی کی شادی کرنے لگا قرضہ ادھار لے لیا پیسے کسی سے ادھار لے لیے ہیں اپنے بچوں کے کپڑے لیے نہیں جاتے لیکن پتہ کیا کہتا ہے بیٹے کی شادی پہ وی سی آر ضرور لگاؤں گا جیسے وہ کہتے ہیں چاہے دوسری سائیڈ لگ جائے اللہ پاک ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! دوستو! جو غریب ہو کر ایسا اتنا اسراف کرنے والا ہے اتنی فضول خرچی کرنے والا ہے اپنا کھانا تو تم پورا نہیں کر سکتے تم بیٹے کی شادی پر ایسا کام کروا رہے ہو آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں اس کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا اللّٰــہ اکبر اللّٰہ اور تیسرا انسان وہ ہے جو ظالم حکمران ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم کرتا ہے۔ لیکن یہ بے خبر ہو کر اپنے محل میں اپنی کوٹھی کے اندر سویا ہوا ہے اس کو پتہ ہی نہیں کہ غریب عوام کے بچے ذبح کیے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس ظالم حکمران کی طرف بھی اللہ تعالیٰ نے

رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا دعا کرو اللہ تعالیٰ محسن اور عادل حکمران نصیب فرمائے ۔آمین! ہر طرف ظلم ہی ظلم ،حکومت کو فکر ہی نہیں ظالم کو پوچھنے والا کوئی نہیں شرارتی انسان کو پوچھنے والا ہی کوئی نہیں زور چلتا ہے تو کمزور اور غریب پر چلتا ہے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ تو دوستو! تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں متکبر میرا نام ہے تکبر میری چادر ہے جس انسان نے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر کیا وہ ایسے سمجھے جیسے اس نے اللہ تعالیٰ کی چادر کو پکڑ لیا ہے اللہ کی چادر کو پکڑ لیا یاد رکھو وہ سیدھا جہنم میں جائے گا اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہے وہ انسان کبھی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں لوگو پہلی امتوں میں سے ایک نوجوان اچھے سے کپڑے پہنے ہوئے ہے اور تلے سے بھری جوتی پہنی ہوئی ہے سر پر پگڑی بندھی ہوئی ہے کبھی اپنے سائے کی طرف دیکھتا ہے کبھی اپنے وجود کی طرف دیکھتا ہے اور چل رہا ہے اور دل میں اتنا فخر اور تکبر ہے کہتا ہے میرے جیسا بیٹا کسی ماں نے پیدا ہی نہیں کیا۔ اتنا فخر کیا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آ گئی لوگو! شکر کرو میرے محمد ﷺ کا میرے نبی ﷺ کی دعا ہے نہیں تو امت کے حالات جہاں تک پہنچ چکے ہیں امت غرق ہونے کے قریب پہنچ چکی ہے یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی دعا ہے ان کی کرم نوازی ہے کہ اب تک بچے آرہے ہو یہ آدمی بڑے تکبر سے چل رہا تھا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا زمین میں برباد تو بہت ہو رہا لیکن یہ حد سے گزر رہا ہے اسے اپنے اندر گرفتار کرلو نبی علیہ السلام فرماتے ہیں زمین نے اس کو گرفتار کرلیا اور وہ زمین میں دھنسا جا رہا ہے قیامت کے دن تک اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک ہی زمین میں دھنستا جائے گا اور قیامت والے دن اوپر کو آنا شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تکبر سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے۔آمین!

تکبر کرنا شیطان کا کام ہے تو دوستو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی نشانی ہے کہ وہ زمین میں نرمی کے ساتھ چلتا ہے ایک باپ اپنے بیٹے کو اپنے پاس لے کر بیٹھ گیا اور

ایک تھیلی خشخاش کے دانوں سے بھر لی، ایک تھیلی بھی لی، اور اپنے بیٹے کو پاس لے کر بیٹھ گیا اور اپنے بیٹے کو سمجھانے لگا ہم نے بھی اپنے بیٹوں کو کبھی سمجھایا ہے نہیں ہمیں یہ فکر ہی نہیں یہ قیامت کے دن پتہ چلے گا کہ بیٹے کو صحیح تربیت دی تھی یا نہیں یہ باپ اپنے بیٹے کو لے کر بیٹھا ہے تھیلی میں سے ایک خشخاش کا دانہ نکال کر باہر پھینک دیتا ہے اور اپنے بیٹے کو ایک نصیحت کرتا ہے پتہ ہے کیا ہے؟ اس کی پہلی نصیحت کیا ہے فرمایا: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ o﴾ (لقمان: 13) کہتا ہے بیٹا اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا دوسری نصیحت کیا ہے فرمایا: ﴿وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ o﴾ (لقمان: 19) کہتا ہے بیٹا اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا اور لوگوں سے اپنا منہ نہ موڑنا اور زمین پر غرور کے ساتھ نہ چلنا، کیونکہ جو انسان غرور کے ساتھ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کبھی پسند نہیں کرتے ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ اور زمین پر نرمی کے ساتھ چلنا ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ﴾ اور اونچی آواز میں بات نہ کرنا، ﴿اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ o﴾ (لقمان: 19) اپنے گدھوں کی طرح اونچی اونچی بولو گے تو اللہ تعالیٰ کو گدھے کی آواز بالکل پسند نہیں یہ باپ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی ہے اور تاریخ والے لکھتے ہیں جناب حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو اتنی نصیحتیں کیں اتنی نصیحتیں کیں وہ خشخاش کے دانوں سے بھری تھیلی ختم ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی فرماتے ہیں بیٹا اتنی نصیحتیں اگر میں پہاڑ کو کرتا تو اللہ کی قسم پہاڑ سن کر ریزہ ریزہ ہوجاتا۔ اللہ پاک ہمیں بھی اپنی اولاد کو نصیحت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

دوستو! مطلب کیا ہے کہ تکبر کسی کو پسند نہیں اللہ تعالیٰ کو کسی کا تکبر بھی پسند نہیں چاہے کوئی نبی ہو چاہے کوئی ولی ہو چاہے کوئی پیر ہو کوئی بھی ہو جس انسان نے بھی تکبر کیا۔ تم نے عام مثال سُنی ہے کہ شیطان نے آسمان کے چپے چپے پر بولا میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ تمہاری عبادت ختم ہوچکی ہے

اللّٰہ اکبر اللہ تو جناب کسی کا تکبر بھی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ میرے بندوں کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور دوسری نشانی کیا ہے فرمایا ﴿وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا o﴾ (الفرقان: 63) اللہ احکم الحاکمین فرماتے ہیں کہ جب کبھی جاہلوں کا گروپ سامنے آ جائے میرے بندے ان کے ساتھ بحث وتکرار شروع نہیں کرتے ان کیساتھ مناظرہ شروع نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا ہی کہتے ہیں **السلام علیکم** اور **السلام علیکم** کہہ کر چل پڑتے ہیں جاہلوں کے ساتھ جاہل نہیں بن جاتے۔صرف **السلام علیکم** کہا اور چل پڑے،کوئی گالی دے دے تو اس کی گالی کے ساتھ گالی نہیں دیتے کوئی پتھر مارے تو اس کا جواب پتھر سے نہیں دیتے اگر کوئی ظلم و زیادتی کرے تو صبر کر جاتے ہیں اس کی زیادتی کا بدلہ زیادتی کے ساتھ نہیں دیتے اور اگر کوئی انسان ایسا بن جائے۔ اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ایک آدمی ایک دن جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں فلاں آدمی نے مجھے بہت گالیاں دی ہیں نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جب وہ گالیاں دیتا تھا تو تم نے کیا کیا۔کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے کچھ نہیں کہا خاموش کھڑا رہا تھا نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور اس کے درمیان ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ فرشتہ جب وہ گالی دیتا ہے تمہاری گالی کا جواب اسے فرشتہ دیتا تھا اور جب تم اس کے لیے دعا کرتے تھے اور وہ تمہیں گالی دیتا تھا تو فرشتہ اس کی گالی کا جواب اسے دیتا تھا اور جو تم دعا دیتے تھے اسے کہتا تھا یہ انسان ہی دعا کے لائق نہیں بلکہ تم ہی دعا کے حق دار ہو۔ جب تم صبر کرلو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں وہ تمہاری طرف سے گالی کا جواب گالی سے دینا شروع کر دیتے ہیں اللہ پاک ہمیں نبی اکرم ﷺ کے طریقے پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین! ویسے ہی کسی کو **السلام علیکم** کہنا چلتے پھرتے یہ بہت بڑی فضیلت ہے بلکہ مسلمان کا حق ہے نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق بنائے ہیں چھ حق پہلا حق کیا ہے جب تمہیں کوئی مسلمان بھائی ملے تو اس کو **السلام علیکم** کہو "تُقْرِءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ" تم کسی کو جانتے ہو یا نہیں کوئی

تمہارے جاننے والا ہو یا نہ ہو اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اسے **السلام علیکم** ضرور کہو کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں السلام علیکم کہوں گا تو مجھے کیا ملے گا آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر تم ایک بار کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دس نیکیاں عطاء فرمادیں گے **اللہ اکبر اللہ**۔

صرف اتنا ہی کہنا ہے **السلام علیکم** اتنا دوسرے مسلمان بھائی سے کہہ دو تو دس نیکیاں لے لو اگر اسے کہہ دو **السلام علیکم و رحمة اللہ**، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ دس نہیں بیس نیکیاں دے گا اگر ساتھ **و بر کاتہ** کہہ دو تو تمہیں تیس نیکیاں ملیں گی۔ اگر ساتھ کہہ دو مشکوٰۃ شریف کے اندر حدیث ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صرف اتنا کہنے سے اللہ پاک تمہیں چالیس نیکیاں عطا فرما دیں گے۔ اور مسلمان کا حق بھی ادا ہو گیا۔ دوسرا حق کیا ہے فرمایا، جو دعوت دے اس کی دعوت قبول کرو اور تیسرا حق جب وہ چھینک مارے تو وہ **الحمد للہ** کہے تو تم جواب میں "**یرحمك اللہ**" کہو، اور چوتھا حق یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو۔ پانچواں حق یہ ہے کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پہ جاؤ اور چھٹا حق یہ ہے کہ جو چیز وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ ہی چیز اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرے اللہ تعالیٰ ہمیں سارے حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

دوستو! تیسری نشانی والوں کے بارہ میں کیا فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًاo﴾ (الفرقان:64) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے وہ ہے کبھی سجدے میں پڑے ہوتے ہیں جب رات ہو جاتی ہے تو کبھی سجدے میں پڑے ہوتے ہیں کبھی قیام کیے ہوتے ہیں کبھی رکوع میں کھڑے ہوتے ہیں تو سجدے میں گر کر اور قیام میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھ پڑھ کر اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہیں، ان کی راتیں گزرتی ہیں کہ وہ مصلے پر کھڑے ہو کر اپنے رب سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

دوستو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگو میں ساتویں آسمان سے عرش کو چھوڑ کر اپنی کرسی چھوڑ

کر تمہاری خاطر سب سے نیچے والے آسمان پر آجاتا ہوں اے میرے بندوں تم بھی اتنی سی قربانی دے دیا کرو اپنے بستر چھوڑ کر مصلے پر کھڑے ہو کر میرے ساتھ باتیں کرنی شروع کر دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو تہجد پڑھنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین! تہجد پڑھنی بہت مشکل ہے ان کے لیے بہت آسان ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطاء فرمائی ہے، جس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جڑ گیا وہ ایسے سمجھ لو تہجد گزار بن گیا اور جو تہجد گزار بن گیا رب قیامت والے دن اس کو انوکھا مقام عطاء فرمائیں گے۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت والے دن ایک منادی کرنے والا شخص منادی کرے گا اعلان کرنے والا اعلان کرے گا آج کئی بندے جن کو بہت ہی فائدے ہوں گے اللہ کے بہت ہی معزز مہمان بن جائیں گے اللہ کے وہ بہت ہی قریب ہو جائیں گے ہر آدمی اس آواز دینے والے کی طرف متوجہ ہو جائے گا کہ پتہ نہیں آج کون اللہ کا خاص مہمان بنے گا پھر وہ آواز دینے والا آواز دے گا آج وہ بندے کہاں ہیں جو تہجد پڑھتے تھے سجدے میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگتے تھے وہ تہجد پڑھنے والے بندے کھڑے ہو جائیں گے اللہ کے عرش کے قریب انہیں خاص مقام عطاء فرمایا جائے گا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں تہجد پڑھنے والے بندے کھڑے تو ضرور ہوں گے لیکن وہ بہت کم بندے ہوں گے جو قیامت کے دن تہجد گزار لوگوں کے سامنے کھڑے ہوں گے اللہ اکبر اللہ ،اللہ پاک ہر بندے کو تہجد پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

قرآن کہتا ہے جب پچھلی رات ہو جاتی ہے۔

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۝﴾ (السجدة: 16)

اللہ پاک فرماتے ہیں جب پچھلی رات ہو جاتی ہے اس وقت میرے بندے کی کمر بستر پر نہیں ٹکتی وہ اپنے نرم اور گرم بستر کو چھوڑ کر میرے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں سجدے میں گر جاتے ہیں میری رحمت کی امید رکھ کر میرے عذاب سے ڈر کر رو رو کر مجھ سے معافیاں

مانگنی شروع کر دیتے ہیں اللہ یہ صفتیں ہمارے اندر پیدا فرما۔ آمین!

دوستو! تہجد پڑھنا بہت اونچا مقام ہے نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن اللہ احکم الحاکمین نے جنت میں ایک ایسا محل تیار کیا ہے جس کے اندر کھڑے ہوں تو باہر کا حصہ نظر آتا ہے اور اگر باہر کھڑے ہوں تو اندر کا حصہ نظر آتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سوال کرتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ وہ محل کس کو ملے گا اس محل کے مالک کون بنیں گے اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اس کے مالک وہ بنیں گے جب لوگ سو رہے ہوں اور وہ رو رو کر مصلے پر کھڑے ہو کر اپنے رب سے باتیں کر رہے ہوں اللہ پاک آدھی رات کو جاگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوستو! آدھی رات الـلّٰہ اکبر اللّٰہ، ایک اللہ والا فوت ہو گیا یہ پتہ ہے کون ہے جس کی کبھی تہجد قضاء نہیں ہوئی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصیت نامے میں یہ وصیت لکھتے ہیں کہ لوگوں میرا جنازہ وہ بندہ پڑھائے جس کی پوری زندگی کے اندر کبھی تہجد کی نماز قضاء نہ ہوئی ہو۔ میرے تیرے سے تو پانچ نہیں پڑھی جاتیں۔ بابا جی فرماتے ہیں کہ وہ بندہ جنازہ پڑھائے جس کی کبھی تہجد کی نماز قضاء نہ ہوئی ہو۔ اس لیے اللہ کے پاک نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرما دیں۔ جو میاں بیوی ایک دوسرے کو تہجد کے لیے بیدار کرتے ہیں اگر بیوی آدھی رات کو پہلے اٹھ جائے تو بیوی اپنے خاوند کو جگانا شروع کر دے خاوند نہیں اٹھتا پھر بھی بیدار کرتی ہے اس کے چہرے پر پانی کے قطرے گراتی ہے اور اگر خاوند اٹھ جائے تو وہ اپنی بیوی کو بیدار کرے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں اس بیوی کے لیے اس کے خاوند کے لیے دعا کرتا ہوں اللہ میں تمہارا نبی ﷺ ہونے کی حیثیت سے ان تہجد گزاروں کے لیے دعا کرتا ہوں اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما یہ اس لیے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ لوگو میری نمازِ جنازہ وہ پڑھائے جس کی تہجد کی نماز کبھی قضاء نہ ہوئی ہو دوسری وصیت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی کیا ہے کہ لوگو میرا جنازہ وہ بندہ پڑھائے جس کی پوری زندگی کے اندر عصر سے

پہلے چار رکعات قضاء نہ ہوئی ہوں عصر کی نماز فرض سے پہلے جس کی چار رکعات کبھی قضاء نہ ہوئی ہوں میرا نماز جنازہ پڑھانے کا حق دار ہے تو ہمیں اللہ اکبر اللہ فرض پڑھنے بھی مشکل ہوتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو ایک دن میں بارہ رکعات پڑھتا ہے اللہ اس بندے کے لیے سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا ایک محل بنا دیتے ہیں وہ بارہ رکعات کون سی ہیں صبح کی نماز سے پہلے دو سنتیں اور چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، آٹھ اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں اور عشاء سے پہلے دو رکعتیں یہ بارہ رکعات مشکوٰۃ شریف کے اندر حدیث موجود ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جو ہر روز یہ بارہ رکعات پڑھے گا اللہ پاک ہر روز اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کروا دیتے ہیں اللہ پاک ہمیں سنتوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! نفل پڑھا کرو سنتیں پڑھا کرو پتہ ہے ان کا کیا فائدہ ہے ہم لوگ ایسے ہی سستی کر لیتے ہیں ایک دن میرے نبی ﷺ اپنے ایک صحابی سے فرماتے ہیں غالباً اس صحابی کا نام انس بن رومی رضی اللہ عنہ ہے میرے نبی ﷺ اسے فرماتے ہیں اے میرے صحابی آج جو مانگنا ہے مجھ سے مانگ لو میں اپنے اللہ سے لے کر تمہیں دوں گا یہ کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ اگر رب سے لے کر دینا ہے تو پھر ایک ہی چیز لے کر دیں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں کیا کہتا ہے آقا اگر لے کر دینا ہے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت والے دن اپنا ساتھ لے کر دے یعنی میں آپ ﷺ کا ہمسایہ بنوں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابی بہت بڑی بات کہہ دی ہے تم نے اب ایک کام کرنا تم شروع کرو اور اللہ سے اپنا ہمسایہ میں تمہیں لے کر دوں گا یہ کہتا ہے آقا ﷺ بتائیں کیا کروں۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں "فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَتِ السُّجُوْدِ." زیادہ نفل تم پڑھا کرو جنت میں اللہ سے ہمسایہ میں تمہیں لے کر دوں گا اللہ پاک ہمیں سنتیں اور نفل پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! یہ جناب ولی اللہ کی وصیت کہ میری نماز جنازہ وہ بندہ پڑھائے جس کی عصر سے پہلے چار رکعتیں قضاء نہ ہوئی ہوں اور تیسری وصیت اللہ والوں کی وصیتیں بھی عجیب ہیں کہتا ہے میری نماز جنازہ وہ انسان پڑھائے جسے

جوانی آنے کے بعد بلوغت کے بعد اس کی پوری زندگی کے اندر اس کی نظر کسی غیر عورت پر نہ پڑی ہو میری نماز جنازہ پڑھانے کا وہ حقدار ہے کوئی ہے ماں کا بیٹا ایسا جس کی جوانی آنے کے بعد پوری جوانی کے اندر اس نے غلط نظر سے کسی غیر عورت کو نہ دیکھا ہو اس لیے کہ اس غلط نظر سے تم کسی کی بہن بیٹی کو دیکھو گے کل کو تمہاری بہن بیٹی کو بھی غلط نظر سے کوئی ضرور دیکھے گا البیر والے نے لکھا ہے کہ ایک دن ایک آدمی بہت دور دراز کے سفر سے واپس آیا گھر آیا تو بیوی نے رونا شروع کر دیا یہ کہتا ہے اللہ کی نیک بندی تم شکرانے کے نفل پڑھو تم نے رونا شروع کر دیا ہے کہتی ہے میں شکرانے کے نفل کیسے پڑھوں۔ جس ماشکی کی ڈیوٹی تم لگا کر گئے تھے آج وہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا ہے میں اس وقت کی رو رہی ہوں کہ اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے کندے پر ہاتھ رکھنے کی کہتا ہے اللہ کی بندی سنو جب میں سفر کے دوران آ رہا تھا اس وقت بازار میں رش تھا بھیڑ ہونے کی وجہ سے میرا ہاتھ بھی ایک غیر عورت کے کندھے پر لگ گیا تھا اس لیے یہ بدلے کا بدلہ ہوگیا ہے میں نے کسی غیر عورت کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے اس لیے وہ میری بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کہ چلا گیا ہے اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں لوگو میری نمازِ جنازہ وہ پڑھائے جس نے اپنی جوانی کے اندر جوان ہونے کے بعد اپنی آنکھ سے کسی کی بہن بیٹی کی طرف دیکھا ہی نہ ہو کسی کی بہن بیٹی کو بُری نظر سے نہ دیکھا ہو وہ اس لیے کہ جو انسان ان آنکھوں سے غیر عورتوں کو دیکھتا ہے غیر عورتوں کی فلمیں دیکھتا ہے جب یہ انسان قیامت والے دن اپنی قبر سے اٹھے گا اس وقت اس کی آنکھیں نکال دی جائیں گی اور اسے اندھا کر کے میدان محشر میں کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ پاک حیاء کی ہمت نصیب فرمائے، تو دوستو! سب لوگ حیران کہ کیا کریں، حضرت صاحب عجیب وصیت کر گئے ہیں اور اللہ والوں کی وصیتیں ایسی ہی ہوتی ہیں میرے ایک راہنما نے یہ وصیت کی تھی پتہ ہے اس کی وصیت کیا تھی اس کی وصیت یہ ہے کہ لوگو کسی کی کوئی وصیت کسی کی فلم کا آخری شو دیکھنے کی وصیت کسی کی بیٹوں کو جائیداد دینے کی

وصیت کسی کی کوئی وصیت لیکن احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی آخری وصیت یہ ہے کہ لوگو اگر میری وصیت پوری کرو تو مجھے جنت البقیع میں دفن کرنا ہوگا اور اللہ نے وہ مقام دیا سوچنے کی بات ہے شاہ فیصل شہید رحمۃ اللہ علیہ اس ملک کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے اس کو وہ مقام نہیں ملا حالانکہ اللہ کا نیک بندہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما دیا ہے یہ وصیتیں ہیں لوگوں کے نظریے ہیں اور عقیدت ہے جہاں کسی کی لگ جائے فرماتے ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب اس دنیا سے جانے لگے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بُلا کر فرماتے ہیں علی رضی اللہ عنہ ٹھیک ہے میں وہ بندہ ہوں جس کو جنت کے آٹھ دروازوں سے آواز آئے گی اس دروازے سے بھی آواز آئے گی ساتھ والے دروازے سے بھی آواز آئے گی آٹھ دروازوں سے آواز آئے گی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمہارے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہیں اگر دل کرتا ہے تو ادھر سے داخل ہو جاؤ اگر دل کرتا ہے تو ادھر سے داخل ہو جاؤ، لیکن اب بھی میری یہ وصیت ہے میں تمہیں یہ وصیت کرنے لگا ہوں جب میں وفات پاؤں تو مجھے غسل تم دینا وہ اس لیے کہ جن ہاتھوں سے تم نے میرے پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ ہاتھ میرے جسم پر بھی لگ جائے جو میرے پیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر لگے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسی وصیتوں کی توفیق عطاء فرمائے، آمین ! یہ اصل میں لگن ہو تب بات بنتی ہے تو جناب ساری مخلوق حیران عوام پریشان کہ ولی اللہ ہمیں مصیبت میں ڈال گیا ہے کہ اے اللہ ایسا انسان ہم کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں، جس کی پوری زندگی میں کبھی تہجد قضاء نہ ہوئی ہو عسر کی چار رکعتیں کبھی قضاء نہ ہوئی ہوں اور جس کی بُری نظر کسی غیر عورت پر نہ پڑی ہو، اللہ ایسا انسان ہم کہاں سے ڈھونڈھ کر لائیں، تو جناب وقت کے حکمران شاہ شمس الدین التمس جا کر کہنے لگے پیر جی مجھے آپ آخری وقت میں نشر کر گئے ہو۔ آپ کو پتہ تھا کہ میں نے اپنی پوری زندگی کے اندر کبھی تہجد کی نماز قضاء نہیں کی تھی، اور اپنی پوری زندگی کے اندر کبھی عصر کی چار رکعتیں قضاء نہیں کی تھیں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جوانی دی ہے تب سے میں نے ان آنکھوں سے کسی غیر عورت کو نہیں دیکھا۔ یہ اس وقت کا حکمران تھا یہ

وقت کا حکمران ہے جس کی پوری زندگی میں تہجد کی نماز قضاء نہیں ہوئی تھی ۔ ہمارے ملک کے وزیر یا بادشاہ ایک نماز بھی پڑھ لے تو اخبار میں چھپ جاتا ہے کہ ہمارے وزیر نے نماز پڑھی ہے یہ ہمارے بادشاہوں کا حال ہے۔

تہجد تو دور کی بات ہے کبھی فرض نماز بھی نہیں پڑھی اور اتنا ظلم ہو رہا ہے اس حکومت کے دور میں کہ شاید ہی پہلی حکومتوں کے درمیان اتنا ظلم ہوا ہو، انگریز کی حکومت میں اتنا ظلم نہیں ہوا جتنا اس حکومت میں ہو رہا ہے ، دعا کرو اللہ تعالیٰ اس حکومت کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین! اللّٰہ اکبر اللہ تو جناب پیر خواجہ کی نماز جنازہ مرید نے پڑھائی۔ اللہ پاک ہمارے دلوں میں بھی تہجد کا شوق پیدا فرمائے ، آمین! ایک دن میرے نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمانے لگے اے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین قبر کو یاد کیا کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں؟

تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہر روز وہ تمہیں پانچ بار یاد کرتی ہے پانچ بار ایک بار نہیں دو بار نہیں پانچ بار یاد کرتی ہے اور پیغام دیتی ہے اے بندے تم نے میرے اندر آنا ہی آنا ہے اور اپنے ذہن میں یہ چیزیں بٹھا لو، میرے اندر نہ روشنی ہے نہ روشنائی کا انتظام ہے نہ بستر کا انتظام ہے نہ تمہارے پاس کوئی مرید ہوگا نہ تمہاے پاس کوئی ساتھ ہوگا یہ یاد رکھ لو تمہاری اکیلی جان ہوگی اور میں نے اندھیرا گھر ہونا ہے اور جو سلوک میں نے تمہارے ساتھ کرنا ہے وہ مجھے پتہ ہے یا میرے اللہ کو پتہ ہے ایک دن اللہ کے نبی نے صحابہ کو وعظ فرمائی کہ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اپنا ساتھ قبر میں بنا کر لے جانا، اپنی قبر میں روشنی لے کر جانا اپنی قبر کے دیئے جلا کر لے جانا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں اس مسئلے کی سمجھ نہیں آئی، آپ ﷺ فرماتے ہیں سنو میں تمہیں سمجھاتا ہوں میرے نبی ﷺ نے سمجھانا شروع کر دیا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

دیون مال اللہ دے کارن

قبر کا خرچ بننے لگا ہے۔

دیون مال اللہ دے کارن
تے خرچ قبر دا پائی
پنج نماز تہجد تائیں تے دیوے اے روشنائی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم کالی راتوں میں جاگ جاگ کر اندھیری راتوں میں جاگ جاگ کر مصلے پر بیٹھ کر کالی راتوں میں رو رو کر روشنی کرو گے تمہارے رونے کی قیمت میں ادا کروں گا تمہاری قبر میں روشنی ہونا شروع ہو جائے گی۔ تمہارے گیس اور تمہارے دیئے پڑے بستر اور تمہارے ساتھی کا میں قبر کے اندر خود انتظام فرما دوں گا۔ اللہ پاک رات کو جاگنے کی توفیق عطاء فرمائے تو اللہ تعالیٰ اس لیے فرماتے ہیں

﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًاo﴾ (الفرقان: 64)

لوگو میرے بندوں کی یہ بھی صفت ہے جب رات ہوتی ہے تو ان کی رات مصلیٰ پر کھڑے ہو کر یا تو رکوع میں گزرتی ہے یا قیام میں گزرتی ہے یا سجدے میں گزرتی ہے یہ رو رو کر مجھ سے معافیاں مانگ رہے ہوتے ہیں اور ہماری راتیں ہم تو ساری ساری رات وی سی آر دیکھنے میں گزار دیتے ہیں یا ٹی وی کے سامنے ساری ساری رات گزر جاتی ہے یا سینما کے اندر ساری ساری رات گزر جاتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندوں کی یہ صفتیں نہیں ہیں میرے تو بندوں کی یہ صفتیں ہیں کہ وہ ساری ساری رات مصلیٰ پر کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں اس لیے ایک عارف بن اسید امیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اپنی ایک کتاب کے اندر فرماتے ہیں۔

چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اوئے چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اوٹھ سجانے سواری کر
وچ سجدے دے رو رو زاری کر
او اوندا رو رو عرش ہلا دے توں
سائیں وحدت نات بجا دے توں

دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

آگے لکھتے ہیں فرماتے ہیں:

جیہڑی اکھ جگراتے کٹ دی نئیں
وچ سجدے اتھرو سٹ دی نئیں
جتھوں روکی گئی اوتھوں ہٹ دی نئیں
تتا سربل اس وچ لادے توں
سائیں وحدت نات بجا دے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

آگے فرماتے ہیں:

اٹھو جاگو لوگو

سید امیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اٹھو جاگو لوگو ہوش کرو
میری گل ول دل دے گوش کرو
جوگاں شہر بہ شہر پھرا دے توں
سائیں وحدت نات بجا دے توں

آگے یہ فرماتے ہیں:

ایس جوگی نے نت نت آوَنا نئیں
تیری گلی وچ نات وجاوَنا نئیں
تو سننا اے اساں سناوَنا نئیں
سدا سن دا جائی غباء دے توں

اللہ پاک آدھی رات کو جاگنے کی توفیق عطاء فرمائے لیکن آدھی رات کو وہ جاگتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہو، میرے مصطفیٰ ﷺ نے ساری زندگی تہجد کی نماز قضاء

نہیں کی ساری زندگی ہمارے لیے لازمی ہے تہجد پڑھنا۔

آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ ان پر فرض تھی اور میرے مصطفیٰ ﷺ جس دن چاہتے تھے ساری ساری رات مصلےٰ پر کھڑے ہوکر گزار دیتے تھے ساری ساری رات اللہ اکبر اللّٰہ اور کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ہوتے تھے جو قرآن کی ایک ایک آیت پڑھتے پڑھتے صبح کی اذان تک اور رو رو کر معافیاں مانگتے مانگتے ساری ساری رات گزار دیتے تھے اور آمنہ کے لال ﷺ کی یہ حالت تھی دو جہانوں کے پیر محمد ﷺ کی یہ حالت تھی اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگو اللہ کے نبی ﷺ اتنا لمبا سجدہ کیا کرتے تھے اتنا لمبا قیام کیا کرتے تھے کہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے تھے اتنی لمبی اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی جاگنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین! تو دوستو یہ ہے اللہ کے بندوں کی تیسری نشانی کہ رات کو آرام سے نہیں سوتے وہ بستر سے اٹھ جاتے ہیں اور مصلےٰ پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ سے باتیں شروع کر دیتے ہیں اور تیسری نشانی فرماتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًاo﴾ (الفرقان: 65)

آدھی رات ہوتی ہے یہ سجدے میں پڑے ہوتے ہیں اللہ سوہنیا وہ جو جہنم بنائی ہوئی ہے اللہ وہ جہنم ان آنکھوں کو نہ دکھانا اس جہنم سے ہم سب کو محفوظ فرمانا۔ اس لیے کہ ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًاo﴾ یا اللہ جسے تم نے جہنم میں پھینک دیا اس بندے جیسا کوئی ذلیل و خوار بندہ نہیں کبھی دعا کی ہے ہم نے کہ اللہ دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمانا حالانکہ ایک دن ایسے ہوا جبرائیل علیہ السلام میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آئے جبرائیل کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا جبرائیل علیہ السلام جب میرے نبی ﷺ کے پاس آئے تو چہرے کا رنگ تبدیل ہوا پڑا تھا آپ ﷺ فرماتے ہیں جبرائیل علیہ السلام کیا بات ہے آج تمہارے چہرے کا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ آج کیا پوچھتے ہو آج میں جہنم ان

آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہوں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جبرائیل پھر جہنم کی کوئی بات ہی سنا دو۔ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ سن لو میں نے دیکھا جہنم کے اندر پتھر گل گل کر پتھر جل جل کر ریزہ ریزہ ہو رہے تھے اور اتنی تیز آگ تھی اتنی تیز آگ تھی اللہ کے نبی جی اتنی تیز آگ تھی کہ جہنم کے پانی میں سے یا اس آگ میں سے پانی کی ایک بوند اس دنیا میں آ جائے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اللہ کی قسم سارا جہاں ہی اس بدبو سے ختم ہو جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ میں جہنم دیکھ کر آیا ہوں میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں لوگو جب میں معراج پر گیا میری آسمان کے فرشتوں سے ملاقات ہوئی ملاقات ہوتے ہوتے پھر ایک فرشتے سے میری ملاقات ہوئی آپ ﷺ فرماتے ہیں سب فرشتے مجھے ہنس کر ملے خوش ہو کر ملے لیکن ایک فرشتہ ملا ضرور نہ ہی ہنسا اور نہ ہی خوش ہوا میں نے پوچھا جبرائیل علیہ السلام اس فرشتے کی میرے ساتھ کیا دشمنی ہے یہ میرے ساتھ ہنسا نہیں خوش نہیں ہوا، جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں سوہنیا اللہ تعالیٰ نے جب سے اسے بنایا ہے یہ کبھی ہنسا ہی نہیں نہ قیامت تک بلکہ پوری زندگی اس نے ہنسنا ہی نہیں اس کو ہنسی آئے گی نہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں کیوں؟ کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ یہ اللہ نے دوزخ کا داروغہ بنایا ہے یہ جہنم کا داروغہ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہی اس طرح کا ہے کہ اس کے وجود میں کبھی ہنسی نہیں آئے گی۔ اللہ پاک اس جہنم کی آگ سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے اس سے بچنے کے لیے میرے نبی فرماتے ہیں شام اور صبح کی نماز پڑھ کر سات بار یہ پڑھو "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارَ ." جو انسان یہ وظیفہ بنا لے گا یہ معمول اپنا لے گا میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ اس انسان کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے اللہ پاک ہمیں ورد وظائف کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

دوستو! جہنم اللہ تعالیٰ نے کس لیے بنائی ہے، جنوں اور انسانوں کے لیے اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر زندگی بسر نہ کی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگی اور فکر کر لو اس لیے جہنم سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگ لو اگر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے

تمہاری آنکھ سے ایک قطرہ بھی زمین پر گر پڑا تو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ایک قطرے کی اتنی قیمت دیں گے کہ تم پر جہنم کی آگ حرام فرما دیں گے۔

اللّٰہ اکبر اللّٰہ ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝﴾ (الفرقان: 66,65) فرمایا ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝﴾ (الفرقان: 67) اور جب میرے بندے خرچ کرنے لگتے ہیں نہ سب کچھ لٹا دیتے ہیں اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اسراف بھی نہیں کرتے اور کنجوسی بھی نہیں کرتے نہ ہی فرق کرتے ہیں فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ﴾ اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے۔ بتوں کو نہیں پوجتے قبروں کو نہیں پوجتے مزاروں کو نہیں پوجتے حجر کو نہیں پوجتے شجر کو نہیں پوجتے فرمایا:

﴿وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ﴾

(الفرقان: 68)

ایسے ہی کسی ناجائز جان کو قتل نہیں کرتے یہ قاتل نہیں ہوتے فرمایا: یہ زانی نہیں ہوتے فرمایا۔

﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝﴾ (الفرقان: 68) جو بندہ زانی ہوگا قاتل ہوگا زانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں ایک خاص طبقہ تیار رکیا ہے۔ اللہ پاک حیاء کرنے کی ہمت نصیب فرمائے۔ آمین! اللہ کے بندے قاتل نہیں ہوتے وہ قتل کرنے والے نہیں ہوتے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے نزدیک قتل عام ہو جائیں گے گاؤں گاؤں بستی بستی میں قتل کر دیئے جائیں گے اخبار پڑھ کر دیکھتے ہیں کتنے قتل ہوتے ہیں ہر روز کتنے قتل یہ قیامت کی نشانیاں ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو جو اللہ والے ہوتے ہیں وہ برائی کرنیوالے نہیں ہوتے بے حیاء نہیں ہوتے اس لیے اگر کسی نے ایک دن برائی کر لی تو اس کے ساری زندگی کے عملوں پر پانی پھر جاتا ہے اللہ اکبر اللّٰہ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں شرم و حیاء کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! فرمایا۔

گئے پھر پوچھتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابھی بھی آواز آ رہی ہے یا نہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اب آواز آنا بند ہوگئی ہے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سنو! جو آدمی بانسری اور راگ سننا پسند کرتا ہے اپنے کانوں کا سرور حاصل کرتا ہے راگ سن سن کر بینڈ باجوں کی آوازیں سن سن کر اپنے کانوں کا سرور حاصل کرتا ہے میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سن لو قیامت والے دن اس کے کانوں میں پلاسٹک گرم کر کے ڈالا جائے گا اللہ تعالیٰ بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا۝﴾

(الفرقان: 73)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور جب میرا قرآن پڑھا جائے اوندھے منہ نہیں گر جاتے بلکہ غور وفکر کرتے ہیں میرے قرآن کو سن سن کر۔

اللہ پاک ہمیں بھی غور وفکر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین! ان کی ایک اور دعا۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۝﴾ (الفرقان: 74)

میرے بندے یہ دعا کرتے ہیں اللہ ہمیں ہمارے بیوی اور بچوں میں سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب فرما۔ مطلب کیا ہے کہ اللہ نیک اولاد عطا فرما۔ نیک اولاد کا یہ فائدہ ہے اگر تو مر گیا تیرے مرنے کے بعد اگر تمہاری اولاد قرآن پڑھی ہوئی نمازی ہوئی تو تمہارے لیے دعا کرتی رہے گی دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر انسان کو نیک اولاد عطاء فرمائے۔آمین!

فرمایا جن میں یہ صفتیں موجود ہیں ﴿اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۝﴾ (الفرقان: 75) یہ جو بندے ہیں قیامت والے دن جنت میں داخل ہوجائیں گے اور ہر طرف سے فرشتوں کی ڈیوٹی ہوگی کوئی ادھر سے فرشتے کہیں گے السلام علیکم کوئی ادھر سے کہیں گے السلام علیکم۔ان کو جنت میں بہار لگ جائے

گی اور اللہ پاک انہیں ایسی زندگی عطاء فرمائے گا کہ بندہ حیران ہو جائے گا کہ اللہ نے ہمیں کس طرح کی کتنی اچھی زندگی عطا فرمائی ہے! نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں مومنوں کے لیے ستر ستر حوریں تیار کی ہیں ستر ستر حوریں، ان حوروں کی یہ حالت ہے آج ہی میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب آدمی ایک حور کے پاس جائے گا ایک حور کے پاس جانے کے بعد ستر سال ایک حور کے ساتھ ہی مصروف رہے گا ستر سال اسے باقی ساری جنت کا یاد بھول جائے گا۔

ستر سال کے بعد اس کے پاس دوسری حور آئے گی اسے پہلی والی بھول جائے گی اور دوسری پاس آئے گی آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر ستر سال اسے وہ حور یاد رہے گی یعنی کہ جو حور اس کے پاس آئے گی ایک دوسری سے زیادہ خوب صورت ہوں گی۔ اور ایسی حسین و جمیل ہوں گی اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اگر ان کی لونڈیا کا دوپٹہ زمین پر آجائے تو ساری بادشاہی مر کر ختم ہو جائے کہ ہر آدمی کی خواہش ہوگی کہ یہ دوپٹہ مجھے ملنا چاہیے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو وہ جنت نصیب فرمائے۔ آمین! وہ جنت ضرور ملے گی اور انہیں ملے گی جن میں وہ صفات موجود ہوئیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر زندگی بسر کی۔ جنہوں نے قرآن وسنت کے مطابق زندگی بسر کی اور اپنے اندر یہ امید پیدا کی اور اپنے اندر جنت جانے والوں کی عادتیں پیدا کیں۔ انشاء اللہ العزیز وہ آدمی جب مر گئے فرشتے اس کی روح قبض کر کے اسے جنت کی مبارک دے کر اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے اندر یہ صفات پیدا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مزدوروں کے حقوق

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o مِنْ هَمزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

﴿قَالَتْ اِحْدٰهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ o قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ o قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ o﴾ (القصص: 26تا28)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے، درود و سلام، سید الاولین والآخرین، امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو اور بزرگو! آج کے خطبہ جمعہ کے اندر میں نے قرآن پاک کے بیسویں پارے، سورۃ قصص کی تین آیات تلاوت کی ہیں، اللہ مالک سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے اور پھر میرے سمیت سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی ہجرت کا تذکرہ اور آپ کی مزدوری کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے، جناب موسیٰ علیہ السلام محنت مزدوری کرتے رہے، آج میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور آپ دوستوں بزرگوں کی دعاؤں سے آپ کے سامنے مزدوروں کے حقوق بیان کروں، کہ جو شخص اپنے ہاتھ سے خون پسینے کی کمائی کر کے کھاتا ہے، اس کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں شان اور مقام کیا ہے، اور جو مزدور کی مزدوری ادا

نہیں کرتا اس کی سزا کیا ہے، دعا کرو اللہ تعالیٰ کسی کا حق نہ کھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!
صحیح مسلم میں لکھا ہے، کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا!

((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ .))

جو شخص رزقِ حلال اس لئے کما کر کھاتا ہے کہ میں کسی سے نہ مانگوں، دَر دَر کی بھیک مانگنے سے بچ جاؤں، اپنے بیوی بچوں کو حلال کما کر کھلاؤں، اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہمت دے تو اپنے رزق سے ہمسایوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کروں!

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں محنت مزدوری کر کے کما کر کھانے والا جب قیامت کے دن اللہ پاک کے دربار میں پیش ہوگا، اس کا چہرہ اس طرح چمکے گا جس طرح چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے، جو بندہ ہیرا پھیری اور بے ایمانی کر کے حرام رزق کماتا ہے، قیامت کے دن جب یہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہوگا۔ اللہ پاک اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے بھی نہیں۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے دنیا میں رہنے کے ایسے طریقے سمجھا دیئے ہیں کہ اتنا دانا ماں نے آج تک کوئی بیٹا جنا ہی نہیں جتنے میرے آقا دانا تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگو، محنت مزدوری کر کے رزقِ حلال کھایا کرو، چوری کرنا اور ڈاکے ڈالنا جرم ہیں، محنت کرنا جرم نہیں۔

حدیث پاک میں لکھا ہے، ایک دن کائنات کے سردار نبی ﷺ غلہ منڈی تشریف لے گئے، آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک ڈھیر لگا ہوا ہے، بڑی بڑی اچھی چیزیں اوپر پڑی ہیں، نبی علیہ السلام نے ایک ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈالا تو اندر ردی اور گندی چیزیں تھیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں تو مدینے میں رہ کر ہیرا پھیری کر رہا ہے، اوپر اچھی چیزیں جوڑ دی ہیں اور نیچے ردی چیزیں رکھ دی ہیں، یہ کہتا ہے آقا راستے میں بارش پڑی تھی تو ساری چیزیں تر ہوگئی تھیں، میں نے تر چیزیں نیچے کر دی ہیں اور خشک اوپر لگا دی ہیں، تاکہ دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہو، سارا ڈھیر ہی خشک چیزوں کا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں!

"مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا ."

تو آج دھوکہ کر کے چیزیں بیچ لے گا، سن لے، جو میری اُمت کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے وہ میرا اُمتی ہی نہیں، تیرے خیال میں چار ٹکے صحیح کمائے جائیں گے لیکن تو اُمتی نہیں رہ جائے گا۔

محنت مزدوری کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنت ہے، میں آج ہی ایک تاریخ میں پڑھ رہا تھا، انبیاء علیہم السلام کیا کیا مزدوری کرتے رہے، جناب داؤد علیہ السلام نبی بھی تھے اور بہت بڑے حکمران بھی، آپ روزانہ ہی شاہانہ لباس اتار کر سادہ کپڑے پہنتے اور شہر کے بازار میں چلے جاتے، کوئی بندہ ملتا تو اسے پوچھتے، تمہارا حکمران کیسا ہے، وہ بندہ کہتا جی ہمارے حکمران کے کیا کہنے، وہ ہے بھی اللہ کا نبی اور ہے بھی اچھا، اللہ پاک نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام، کہیں میرا نبی فخر میں ہی نہ آ جائے، اسے جا کر ایک بات سمجھا دے، جناب جبرائیل علیہ السلام بھی بندہ بن کر چوک میں کھڑے ہوگئے، ادھر داؤد علیہ السلام بھی سادہ لباس پہن کر بازار میں چلے گئے، جناب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، جناب جبرائیل علیہ السلام تو جانتے تھے کہ یہ جناب داؤد علیہ السلام ہیں لیکن داؤد علیہ السلام نے نہ پہچانا، آپ اسے پوچھتے ہیں بتاؤ، تمہارا حکمران اچھا ہے یا نہیں، جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں، حکمران تو اچھا ہے لیکن اس کا ایک کام اچھا نہیں، جناب داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں، وہ کیا کام اچھا نہیں، جنابِ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اس نے اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا سارا بوجھ بیت المال پر ڈال دیا ہے، بیت المال حکمرانوں کی ملکیت نہیں عوام کا خزانہ ہوتا ہے، یہ تو غریبوں مسکینوں کا حق ہے، اب بتاؤ ہمارے حکمرانوں کا کیا بنے گا۔

آدھی رات کا وقت ہے، ٹھک ٹھک کی آواز آتی ہے، جس طرح کوئی بندہ گھوڑا دوڑا کر لا رہا ہے، اچانک گھوڑے کی آواز رُکی، ایک شخص گھوڑے سے نیچے اترا اور دفتر چلا گیا، دفتر میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس نے جا کر سلام کہا۔ سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں جی فلاں ملک سے آیا ہوں۔ اس ملک اور گورنر صاحب کا کیا حال ہے، وہ آنے والا قاصد کہتا ہے ٹھیک ہے، اب قاصد نے پوچھا حضرت آپ کا اور آپ کے بچوں کا کیا حال ہے، گھر کا نظام کیسا ہے، آپ کے پاس چراغ

جل رہا تھا۔ امیر المومنین نے پھونک مار کر چراغ بجھا دیا، وہ قاصد کہتا ہے حضرت آپ نے اندھیرا کر دیا ہے، کیا بات ہے، آپ فرماتے ہیں، پہلے میں سرکاری کام کر رہا تھا، اور تیل بھی سرکاری خرچ ہو رہا تھا، اب تو نے مجھ سے نجی باتوں کا سوال کیا ہے، میرے گھر کی خیریت دریافت کی ہے، میں نہیں چاہتا کہ کام میرے گھر کا ہو اور خرچہ سرکاری ہو جائے۔

جنابِ داوٗد علیہ السلام رو پڑے، یا اللہ آخر میری بیوی اور بچوں نے بھی روٹی کھانی ہے، انہوں نے بھی لباس پہننے ہیں، اب میں کیا کروں، اگر میں دوکان بنا کر بیٹھ جاؤں یا کوئی کاروبار کرلوں تو حکومت رہ جائے گی، اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبی داوٗد، ایک کام آپ کرلیں اور برکتیں میں ڈال دوں گا، میں تیرے لیے لوہے کو نرم کر دوں گا، لوہا آپ کے لیے اس طرح ہو جائے گا جیسی مٹی ہوتی ہے، آپ لوہے کی زرہ بنایا کریں، طریقہ میں سکھا دیتا ہوں، ایک دن میں لوہے کا کرتہ تیار ہو جائے گا جو پانچ چھ ہزار کا فروخت ہو جائے گا وہ تجھے اور تیری بیویوں کو بھی کافی ہے، اب جناب داوٗد علیہ السلام ایک دن میں لوہے کی زرہ بنا لیتے تھے جو پانچ چھ ہزار کی فروخت ہو جاتی تھی، آدھے پیسے لا کر بیوی بچوں پر خرچ کر دیتے اور آدھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔

مزدوری کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں!

”اِنَّ اِدْرِیْسَ کَانَ خَیَّاطًا وَکَانَ لَایَغْرِزُ اِبْرَۃً اِلَّا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ .“

جناب ادریس علیہ السلام اللہ کے پیارے اور لاڈلے نبی تھے، آپ درزیوں کا کام کرتے تھے، آپ سوئی سے ایک ٹانکہ لگاتے تھے اور زبان سے ایک مرتبہ **سبحان اللہ** کہتے تھے، اگر جناب ادریس علیہ السلام نے سو ٹانکہ لگایا ہے تو سو مرتبہ **سبحان اللہ**، اور اگر ہزار ٹانکہ لگایا ہے تو ہزار مرتبہ **سبحان اللہ**، اللہ کریم اتنے خوش ہوئے کہ اللہ پاک نے آسمان سے فرشتے کے ذریعے بتا دیا، اے میرے نبی ادریس جتنی تیری نیکیاں آسمان پر پہنچتی ہیں اتنی سارے جہان کی بھی نہیں پہنچتی سارے جہان کی نیکیاں ایک طرف اور آپ اکیلے کی نیکیاں ایک طرف۔

اے دوکاندارو! تم بھی غور کرو، جناب ادریس علیہ السلام سوئی سے ٹانکے لگائیں اور ساتھ سبحان اللہ پڑھیں، تو اپنا کاروبار کریں اور ساتھ کنجریوں کے گانے سنے، تیری روزی میں برکت کہاں سے پڑے گی۔

جناب نوح علیہ السلام ترکھانوں کا کام کیا کرتے تھے، قرآنِ پاک کہتا ہے!

﴿وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا﴾(هود: 37)

اے میرے نوح علیہ السلام، بے شک تو بہت بڑا نبی ہے، ساڑھے نو سو سال وعظ کرنے والا ہے، لیکن بات سن لے، اپنے ہاتھوں سے کشتی بنا!

جدالانبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام کا کپڑے کا کاروبار تھا۔

جناب شعیب علیہ السلام کپڑا بننے کا کام کرتے تھے۔

جناب شیث علیہ السلام جولاہوں کا کام کرتے تھے۔

جنابِ اسماعیل علیہ السلام تیر بناتے اور انہیں فروخت کرکے گذارہ کرتے تھے۔

حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ رسیوں کو بل دے کر انہیں بیچتے تھے۔

جناب صالح علیہ السلام تھیلے بنا کر فروخت کرتے تھے۔

جنابِ یحییٰ علیہ السلام جوتیاں گانٹھ کر گزارہ کرتے تھے۔

جنابِ زکریا علیہ السلام بڑھئی یعنی مستریوں کا کام کرتے تھے۔

جنابِ موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے تھے۔

جنابِ عیسیٰ علیہ السلام دھوبی کا کام کرتے تھے۔

بتاؤ! یہ سارے کام مزدور کے ہیں یا نہیں، اللہ کا ہر نبی ہی کوئی نہ کوئی کام کرتا رہا ہے، کام کرنا جرم نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی محنت کرکے کھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

میرے بھائی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی مزدوری کرتے تھے، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ویسے تو چوہدری آدمی تھے مکے سے ہجرت کر گئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے

ساتھ بھائی چارہ بنا دیا۔ اس نے کہا بھائی عبدالرحمٰن صاحب، میرے دو ہی مکان ہیں اور دو ہی بیویاں ہیں، تو مکان بھی دیکھ لے اور میری بیویاں بھی دیکھ لے (اس وقت ابھی پردے کی آیات نازل نہیں ہوئی تھیں) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بڑے دانا آدمی تھے، آپ فرماتے ہیں!

((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ .))

بھائی جان، اللہ کریم تمہاری بیویوں میں بھی برکت کرے اور مکانوں میں بھی برکت کرے، نہ تو مجھے تمہاری بیویوں کی ضرورت ہے اور نہ تمہارے مکان کی ضرورت ہے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ منڈی کہاں لگتی ہے، بازار کس طرف ہے، آپ نے کیا کیا، سُنو گے تو حیران ہو جاؤ گے، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ چوہدری بندے اور صبح چاولوں کا ناشتہ لگا کر بازار میں کھڑے ہو گئے۔

آج تم کسی چوہدری سے کہو کہ وہ چاولوں کی ریڑھی لگا کر کھڑا ہو، وہ کہے گا میں ناشتہ لگا کر کھڑا ہوں، پیچھے سے چار بندے میرا گھر لوٹ لیں، میں کوئی ''کمیوں'' کا بچہ ہوں، بعض بندوں کا خیال ہے کہ چار مسجدیں مانگ لیں گے، خود بھی مانگنے چل پڑیں گے، بیوی سے کہیں گے تو بھی مانگ، بچوں سے کہیں گے تم بھی مانگو۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ دو، میں بڑا غریب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں آج تجھے کچھ دے دیتا ہوں، بتا تو کل کہاں جائے گا، گھر جا، تیرا جو سامان ہے اسے لے کر آ، یہ گھر چلا گیا، اس کے پاس جو کچھ تھا وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بھائی یہ اس نے بیچنا ہے، بتاؤ کس نے لینا ہے، اس صحابی رضی اللہ عنہ کا سامان میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کے لیے رکھ دیا، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں اس کا روپیہ دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی بڑھتا ہے، دوسرا کہتا ہے جی دو روپے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سامان پکڑا دیا، اس سے دو روپے لیے آپ علیہ السلام نے فرمایا، اس ایک روپے کا گھر آٹا دانہ دے کر آ اور دوسرے روپے کا بازار سے

کلہاڑا خرید کر لاؤ، اس نے روپے کا بازار سے آٹا دانہ یا جو بھی سودا لے کر گھر دے آیا اور ایک روپے کا کلہاڑا خرید کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس لے آیا، عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کلہاڑا خرید لایا ہوں، نبی پاک ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے خود دستہ ڈال کر دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، تو نے دو تین دن مجھے ملنا نہیں، جنگل میں چلا جا، وہاں سے لکڑیاں لا کر بازار میں بیچا کر، یہ جنگل میں چلا گیا، جنگل سے لکڑیاں لے آیا اور بازار میں فروخت کیں، ایک دو دن بیچیں، چونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا، تو نے چار پانچ دن مجھے نہیں ملنا، چار پانچ دن کے بعد یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام سے ملتا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں سنا بھائی کیا حال ہے، عرض کرتا ہے آقا، اللہ کی بڑی کرم نوازی ہوگئی ہے، جیب میں پیسے بھی موجود ہیں اور گھر میں سارا سامان بھی موجود ہے۔

میرے بھائی! تو ہاتھ سے کما کر کھائے گا تو برکتیں پڑ جائیں گی، مانگ کر کھائے گا تو برکتیں نکل جائیں گی اور قیامت کے دن تیرے منہ پر کوڑھ پڑ جائے گا، چوریاں کر کے اور ڈاکے مار کر کھائے گا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے، قیامت کے دن ڈاکو اور چور میرے پاس آئیں گے، مجھے کہیں گے آقا چھڑوا دیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں، میں آج ہی بتا رہا ہوں کہ میں چوروں اور ڈاکوؤں کو نہیں چھڑاؤں گا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نہ مجھے تیری بیویوں میں سے کسی کی ضرورت ہے، نہ تیرے مکان کی ضرورت ہے، دُلُّوْنِیْ عَلَی السُّوْقِ۔ مجھے بتاؤ بازار کس طرف ہے، یہ صحابی کہتا ہے وہ بازار ہے، وہاں منڈی لگتی ہے، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے وہاں چاولوں کا ناشتہ لگالیا، کچھ پیسے بچ گئے، دوسرے دن اور پیسے بچ گئے، تیسرے دن اور پیسے بچ گئے، تھوڑے دن گزرے تو جیب میں تھوڑے سے پیسے آ گئے، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آج مسجد نبوی ﷺ میں میرے پاک محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، آپ نے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں، خوشبوئیں آ رہی ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں عبدالرحمٰن، یہ

خوشبوئیں مجھے کیسی آ رہی ہیں، سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ عرض ہیں آقا شادی بھی کروالی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو نے حق مہر کتنا باندھا ہے، سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کیا ولیمہ کیا ہے؟ عرض کرتے ہیں آقا ابھی ولیمہ تو نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ولیمہ کرنا بیشک تجھے بکری ہی کرنا پڑے۔

مؤرخ نے لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اتنے مالدار بن گئے کہ آپ کے سامان سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطار بندھ جاتی تھی، پہلا اونٹ مدینے اور آخری شام میں ہوتا تھا، رزقِ حلال میں رب نے بڑی برکت رکھی ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے چار شادیاں کر لیں، جب آپ فوت ہوئے تو آپ کو مسئلے کا پتہ تھا، بچے ہوں تو پھر بیویوں کو آٹھواں حصہ ملتا ہے، اب چاروں بیویوں کو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی جائیداد سے آٹھواں حصہ ملنا تھا، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اتنے امیر آدمی تھے کہ آٹھویں حصے سے ایک ایک بیوی کے حصے میں اتنا اتنا سونا آیا جتنا گائے کا سر ہوتا ہے۔

رب نے ہاتھ کی کمائی میں برکت رکھی ہے، رزقِ حلال کما کر کھایا کر، مزدور، مزدوری کر کے کھائے، دوکان چلا کر کھائے، ایک دن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی بھوک لگی ہوئی ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ذہن میں بات آئی کہ آپ علیہ السلام کے لیے کوئی چیز کما کر لاؤں، باہر چلے گئے، مدینہ طیبہ میں یہودی آباد تھے، یہودی کے باغ میں جا کر کہتے ہیں، میں نے مزدوری کرنی ہے، اس نے اینٹیں جمع کی ہوئی تھیں، کہتا ہے، میں نے اینٹیں تر کرنی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو کتنی مزدوری طے کرے گا۔ یہودی کہتا ہے کنویں سے پانی کا ایک بوکا نکال کر میری اینٹوں پر ڈال دے'' اس کے بدلے تجھے ایک کھجور دوں گا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ستر بوکے نکالے، یہودی سے ستر کھجوریں لیں اور لا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مزدور کی مزدوری نہ رکھا کرو، دونوں کو بتا دیا، آپ نے

مزدور کو سمجھایا کہ تو کسی کی مزدوری کرے تو اتنا زور لگا دے کہ تجھے پسینہ اتر آئے اور مالک سے فرمایا، اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کر دے۔

میں نے صحیح بخاری میں پڑھا ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں ، قیامت کے دن میں تین آدمیوں کی خود وکالت کروں گا!

پہلا وہ بندہ فرمایا:

"اَعْطَابِیْ ثُمَّ غَدَرَ ."

جو مجھے کسی کی ضمانت دے کر پھر گیا، اس کی وکالت میں خود کروں گا۔

دوسرا وہ بندہ فرمایا:

"رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ ."

جو شخص کسی آزاد بندے کو لے جا کر بیچ دیتا ہے اور اس کی قیمت کھا جاتا ہے، اس کی وکالت بھی میں خود کروں گا۔

تیسرا وہ بندہ فرمایا:

"اِسْتَاجَرَا جِيْرًا فاسْتَوْفٰى وَلَمْ يُعْطِ ."

کسی شخص نے کسی کو مزدور رکھ لیا مزدور نے سارا دن کام کیا ہے، شام کو مالک مزدوری سے پھر گیا، جو شخص مزدوری دینے سے پھر جائے گا، قیامت کے دن میں مزدور کی خود وکالت کروں گا۔

صحیح بخاری کی حدیث سن لیں، اگر کسی مزدور کی مزدوری نہ کھائی ہو تو اس کا ثواب کتنا ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، تین آدمی جا رہے تھے کہ بارش آ گئی، وہ دوڑ کر ایک غار میں داخل ہو گئے، اوپر سے ایک پتھر کھسک کر آگے آ گیا۔ جس سے اس کا دروازہ بند ہو گیا، انہوں نے اٹھ کر دیکھا کہ غار کا منہ بند ہو گیا ہے، اب مارے گئے، ہمارا تو کسی کو پتہ ہی کوئی نہیں، یہ بڑا وزنی پتھر ہے جو ہم سے پیچھے نہیں ہوگا، بندے دانا تھے، تینوں بیٹھ کر کہنے لگے!

﴿لَايُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوااللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ

اَعْمَالِکُمْ﴾

اگر اس غار سے نکلنا ہے تو اللہ پاک کو اپنے کسی نیک عمل کا وسیلہ پاؤ، اگر کچھ نیکیاں کی ہیں تو انہیں یاد کر کے اللہ پاک سے دُعا کرو، اللہ پاک ہمیں اس مصیبت کے منہ سے نکال لے، جہانوں کے پیر، ساری کائنات کے سردار فرماتے ہیں، ایک بندہ کھڑا ہو کر کہتا ہے، یااللہ میں نے مزدور رکھ لیا اس سے مزدوری طے ہوگئی کہ تو نے شام تک میری مزدوری کرنا ہے میں تجھے دو کلو دانے دُوں گا، اس نے سارا دن مزدوری کی، شام ہوگئی، مالک کہتا ہے، بھائی اب اپنی مزدوری لے کر اپنے گھر چلا جا اور بیوی بچوں کو کھلا پلا، یہ مزدور کہنے لگا، میں نے کام زیادہ کیا ہے، مزدوری تھوڑی ہے، مجھے مزدوری اور دے۔

میرے بھائیو! اگر کوئی بندہ کسی سے دس روپے مزدوری طے کر کے اسے پندرہ روپے دے دے، آسمان سے آواز آتی ہے، اے مزدور کی مزدوری زائد دینے والے اب تو جو دُعا کرے گا میں قبول فرمالوں گا، لیکن کون مزدوری زائد دیتا ہے، مزدور کی خون پسینے کی کمائی رگڑ جاتا ہے، اس ظالم کو حیاء نہیں آتی، اگر تجھے رب مزدور بنا دیتا، پھر تو کیا کر سکتا تھا، چوہدری سردار اور سیٹھ کو اللہ تعالیٰ فرماتے تو دیہاڑی دار بن، اس نے رب کا کیا کر لینا تھا، سارے دن تو اللہ کے ہیں، کبھی اچھے کبھی ہلکے، رب غریب سے امیر کر سکتا ہے، رب ذوالجلال کی قسم ہے، امیر سے غریب کر سکتا ہے، بادشاہ کو تنکوں میں رُلا سکتا ہے اور تنکوں میں خوار ہونے والوں کو بادشاہ بنا سکتا ہے۔

بعض بندے بڑے مطلبی ہوتے ہیں، کاروبار نہ چلے تو بڑی تسبیح کرتے ہیں، سبحان اللہ سبحان اللہ، دوکان چل پڑے تو پھر نمازیں بھی گئیں اور روزے بھی گئے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ تین بندے بڑی اللہ اللہ کرتے تھے، بڑا اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، اللہ پاک نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام، ان کا پتہ کر کہ شہ رگ سے اوپر اوپر کرتے ہیں یا دل سے کرتے ہیں، جناب جبرائیل علیہ السلام انسان بن کر آگئے، ان میں سے ایک کوڑھی تھا، جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں بھائی جان آپ کا کیا حال ہے،

یہ کہتا ہے جی میرا کیا حال ہے، میں کوڑھی ہوں، لوگ دیکھ کر کہتے ہیں کوڑھی آ گیا ہے، مجھے دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں، جناب جبرائیل علیہ السلام نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو سارا کوڑھ ہی ختم ہوگیا، پھر فرمایا، کیا تجھے کسی چیز کی ضرورت ہے، یہ کہتا ہے، جی مجھے ڈاچیوں کے مال سے بڑا ہی پیار ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ایک ڈاچی لا کر دے دی، اور ساتھ برکت کی دُعا کر دی، پھر اتنی برکت پڑی کہ وہ چوہدری بن گیا، جدھر نظر دوڑائے ڈاچیاں ہی ڈاچیاں،

ایک گنجا آدمی تھا، جبرائیل علیہ السلام اس کے پاس جا کر کہتے ہیں، سنا بھائی کیا حال ہے، یہ کہتا ہے میرا کیا حال ہے، لوگوں نے میرا نام ہی گنجا رکھا ہوا ہے، مجھے گنجا گنجا کہتے ہیں، جناب جبرائیل علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا تو گنجا پن دُور ہوگیا، بال صحیح ہو گئے، پھر فرمایا، کیا تجھے کوئی مال پیارا ہے، کہتا ہے، جی مجھے گائے سے پیار ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ایک گائے لا کر دی جس سے برکت پڑ گئی۔

جناب جبرائیل علیہ السلام ایک اُن میں سے اندھا تھا، جناب جبرائیل علیہ السلام اس کے پاس چلے گئے، سنا بھائی کیا حال ہے، کہتا ہے جی میں اندھا ہوں، میرا تو حال ہی کوئی نہیں، آنکھوں سے جہان ہوتا ہے۔

دُعا کرو، اللہ کسی کی آنکھیں خراب نہ ہوں، میں نے بخاری شریف میں پڑھا ہے، جس کی آنکھیں ضائع ہو جائیں وہ صبر کر جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو مر جائے گا تو میں نے تجھے سیدھا جنت میں ہی بھیجنا ہے۔

جناب جبرائیل علیہ السلام نے ہاتھ پھیرا تو آنکھیں صحیح ہوگئیں، پھر فرمایا کیا تجھے کسی مال سے پیار ہے، یہ کہتا ہے ہاں جی مجھے بھیڑ بکریوں سے بڑا پیار ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ایک بکری لا کر دے دی جس سے بڑا اضافہ ہوا، اب وہ جو اللہ اللہ تھی، سبحان اللہ، الحمد للہ وہ گئی، اللہ پاک فرماتے ہیں، اب میں آزماتا ہوں، وہ پہلے مجھے بڑا یاد کرتے تھے، کیا اب بھی یاد ہوں یا نہیں۔

جناب جبرائیل علیہ السلام کوڑھی کے پاس آ کر کہتے ہیں، سنا بھائی کیا حال ہے، یہ کہتا ہے

بڑی بہاریں لگی ہوئی ہیں، جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، کیا تجھے اپنا پچھلا وقت بھی یاد ہے، تو کوڑھی تھا، رب نے تجھے جسم دیا، تو غریب تھا رب نے تجھے مال دیا، یہ کہتا ہے تجھے بھول ہوئی ہے، ہم تو باپ دادا سے چوہدری ہیں، یہ سارا مال مجھے وراثت میں ملا ہے، جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں اچھا پھر اس طرح کر، جو اللہ نے تجھ پر رحم کیا ہے اس رب کے نام پر ایک ڈاچی دے دے، اس طرح میں آسانی سے سفر کرلوں گا، کہنے لگا، واہ تجھے ایک ڈاچی دوں، تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آجائے، وہ مانگے تو ایک اس کو دوں، پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آجائے، میں تو شام تک فارغ ہو جاؤں گا، جبرائیل علیہ السلام نے اسے بڑا سمجھایا کہ رب نے تجھ پر کرم نوازی کی ہے، کہتا ہے نہیں، یہ مال تو پرانا میرے باپ دادا سے چلا آرہا ہے، جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، اچھا نہیں مانتا تو پھر اسی طرح کا ہو یا اللہ یہ نہیں مانتا اسے اسی طرح کر دے، فوراً اڈاچیاں بھی ختم اور اسے پھر کوڑھ ہو گیا۔

جناب جبرائیل علیہ السلام اب گنجے کے پاس جا کر کہتے ہیں، یار اللہ کے لیے ایک گائے ہی دے دے، اس نے کہا واہ، تو بڑا عقل مند ہے، میں شام تک گائیں ہی ختم کر بیٹھوں۔

بعض لوگوں کو اپنا پچھلا وقت بھول جاتا ہے، حالانکہ وقت بھولنا نہیں چاہیے، جبرائیل علیہ السلام نے بددعا کی تو وہ گنجا ہو گیا، اب جبرائیل علیہ السلام اندھے کے پاس جا کر کہتے ہیں، بھائی جان اللہ تعالیٰ نے تجھے آنکھیں دی ہیں، رب نے تجھ پر بڑا کرم کیا ہے، میں ایک غریب بندہ ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے ایک بکری دے دو، بچے دودھ پئیں گے تو دعائیں دیں گے، اس نے کہا، واہ، تو نے نام کتنی بڑی ذات کا لیا ہے اور ایک بکری مانگ رہا ہے، تو اس رب کے نام پر کہے تو سب بکریوں کے ساتھ میں بھی نوکر بن کر تیرے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔

اس کو پچھلا وقت یاد تھا، تم بھی سارے دن یاد رکھا کرو، ان میں سے ایک بندہ کھڑا ہو گیا، کہتا ہے اللہ میں نے مزدور رکھ لیا، مزدوری طے ہو گئی، وہ شام کو کہتا ہے، مجھے مزدوری زیادہ دے، میں نے کہا تیری میری مزدوری اتنی طے ہوئی ہے، وہ غصے میں آکر اپنی مزدوری چھوڑ گیا، کہتا ہے میں اتنی مزدوری نہیں لوں گا، یہ چلا گیا، یا اللہ میری نیت خالص تھی، میں نے

اس کے دوکلو جو بیچ کرایک بکری خرید لی تو تو نے برکت ڈال دی۔

میرے بھائی! نیت خالص ہوتو برکت پڑتی ہے، نیت کھوٹی ہوتو آئی ہوئی برکتیں بھی اڑ جاتی ہیں، یہ کہتا ہے میں نے بکری خرید لی تو اس میں اضافہ ہوگیا، اب میں نے اونٹ اُونٹنیاں خرید لیں اور اضافہ ہوا تو میں نے ایک غلام بھی خرید لیا، اب اور اضافہ ہوگیا میں نے اور بندے خرید لیے اس بندے پر بڑے کمزور حالات آ گئے، وہ ایک دن مجھے آ کر کہنے لگا، میں نے فلاں وقت میں تیری مزدوری کی تھی، میں غصے میں آ کر مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا، آج مجھ پر دن بھلے آ گئے ہیں، وہ جو میرے دوکلو جو میری مزدوری بنتی تھی، مجھے وہی دے دے، اللہ میں نے اسے کہا، یہ سارا مال تیرا ہی پھر رہا ہے، یہ بھیڑ بکریاں اور ان کے پیچھے جو بندے چل رہے ہیں، تیرے ہی ہیں، وہ مجھے کہتا ہے، غریبوں سے مذاق نہیں کرنے چاہئیں، تو مجھے مذاق کرتا ہے، میں نے کہا مذاق نہیں، یہ مال تیرا ہی ہے، یہ لے جا، وہ لے گیا اور خوش ہوکر مجھے دعائیں دیتا گیا، اللہ اگر میری وہ نیکی تجھے پسند ہے، فَاخْرُجْ اِلٰی ھٰذَا، یہ جو مصیبت کے منہ میں آئے ہیں ہمیں اس سے نکال دے، وہ پتھر پیچھے ہوگیا یعنی راستہ بن گیا، اللہ پاک نے مزدور کی مزدوری ادا کرنے کی وجہ سے اس کی مصیبت ٹال دی، اس لیے کسی مزدور کا حق نہ رکھا کرو، اللہ پاک حق ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

دعوتِ تبلیغ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (المائدہ: 67)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الکونین رسول الثقلین امام القبلتین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو اس سورہ کا نام سورۂ مائدہ ہے۔ قرآن مجید کا چھٹا سپارہ ہے۔ اللہ کریم سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے مجھے اور تم سب کو مولا کریم عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بھائیو اس آیت کریمہ کے اندر اللہ جل جلالہ کی ذات نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک حکم دیا ہے وہ حکم کیا ہے پہلے اللہ نے ادب سکھایا ہے کہ اے میرے محبوب کے امتیو آپ نے کسی بڑے کو بلانا ہو تو اس کو بلانے کا کیا طریقہ کار ہے اگر تم نے اپنے بابا کو بلانا ہے اپنے باپ کو بلانا ہے اسے کس طرح بلانا ہے۔ اگر تمہیں میرے مصطفیٰ ﷺ کو بلانے کی ضرورت پڑتی ہے اور میرے محمد ﷺ کو کس طریقے سے بلانا ہے یہ بات یاد رکھنا جو آدمی میرے اور تیرے پیر و مرشد کی ذرا بھی توہین کرتا ہے اس کتاب کو اتارنے والے کی قسم ہے اللہ اس کی ساری زندگی کے اعمال تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لاڈلے اور پیارے صحابی حدیبیہ کے مقام پر شرطیں طے ہو رہی ہیں اور آپ ﷺ ساری کمزور شرطیں منظور فرما رہے ہیں۔ آپ

کا مقصد یہ تھا کہ ان بے ایمانوں کے ساتھ کسی طرح صلح ہو جائے۔ یہ کہنے لگے اگر تمہارا کوئی مسلمان مرتد ہو گیا تو ہم واپس نہیں کریں گے اور اگر ہمارا کوئی مسلمان بن گیا تو تم اسے واپس کر دو گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا مجھے یہ بھی منظور ہے یہ کہنے لگے اس سال ہم تمہیں بیت اللہ کی زیارت بھی نہیں کرنے دیں گے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ یہ کہتے ہیں اگر آئندہ سال آؤ گے تو صرف تین دن مکہ میں قیام کرو گے۔ میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ آپ ﷺ نے ساری شرطیں قبول کر لیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جوشیلے آدمی تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم ساری کمزور شرطیں قبول کر رہے ہیں کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ سے جا کر کہتے ہیں آقا کا پیچھے سے کرتہ پکڑ کر کہتے ہیں۔ سوہنیا، ہم ساری کمزور شرطیں ہی منظور کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عمر تو گھبرا مت، اس چیز کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہماری فتح رکھ دی ہے۔ دس سال خلافت کی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے، دس سال اور ایسا انصاف قائم کیا ہے انگریز نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اگر دنیا میں ایک اور عمر ہوتا تو ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے پاس جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک فریاد کر رہے ہیں۔ عرش والے میں نے جتنی بھی نفلی نمازیں پڑھی ہیں مجھے ان کا ثواب نہ دینا جتنے نفلی روزے رکھے ہیں اللہ ان کا ثواب بھی نہ دینا اور جتنی نفلی نیکیاں کی ہیں اللہ میں نے دس سال تم سے ڈر کر فیصلے کیے ہیں اللہ ان کا ثواب بھی نہ دینا لیکن قیامت والے دن مجھ سے ایک بات نہ پوچھنا جو میں نے اپنے نبی ﷺ کا کرتہ پیچھے سے پکڑ کر کہا تھا یا اللہ قیامت والے دن یہ نہ پوچھنا اور جتنی میں نے نیکیاں کی ہیں ان کا ثواب نہ دینا۔ حالانکہ گستاخی نہیں ذرا جتنی سمجھ رہے ہیں کتنی فکر پڑی ہوئی ہے اللہ ادب سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو بلانے کا طریقہ بتایا ہے ایسے ہی نہیں کہے جانا ضد میں آ کر، تعصب میں آ کر، مخالفت میں آ کر ایسے ہی نہ میرے بھائیو کہا کرو۔

اساں یا محمد کہنا اے

اینان وہابیاں سڑدیاں رہنا اے

او بھائی ہمیں تو تمہاری فکر ہے کہیں تم یا محمد ﷺ کہہ کہہ کر بے ادبوں میں شامل ہو کر جہنم میں نہ چلے جاؤ۔ یہ میری تیری بات نہیں کسی امام کی بات نہیں، یہ کسی مولوی کی بات نہیں، یہ عرش والے رب کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں فرماتے ہیں سورۂ حجرات پڑھ کے دیکھو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ﴾

(الحجرات: 4)

اور ساتھ ادب بھی سکھایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات: 2)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ایمان والو میرے نبی ﷺ کے پاس اپنی آوازیں بھی اونچی نہ کیا کرو۔ یا اللہ جو تیرے نبی ﷺ کے پاس اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز سے اونچی کرے گا اسے کیا سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابوبکر تم بھی سن لو، عمر تم بھی سن لو، عثمان تم بھی سن لو حیدرِ جرار رضی اللہ عنہم تم بھی سن لو جس کی آواز میرے محمد ﷺ کی آواز سے اونچی ہو گئی اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ اللہ پاک فرماتے ہیں اس کی ساری نیکیاں ہی ضائع کر دوں گا۔ ایک جماعت آئی دیہاتیوں کی اعرابیوں کی میرے مصطفیٰ ﷺ کے حجرے کے باہر آ کر کھڑے ہو گئے آوازیں لگا رہے ہیں۔ "یَا مُحَمَّدُ اُخْرُجْ عَلَیْنَا" محمد ﷺ ذرا ہماری بات تو سنو۔ حالانکہ آپ ﷺ کا نام ہی تھا، یا محمد ﷺ۔ محمد آقا ﷺ کا نام تھا اور یہ یا محمد ﷺ کہہ کر بلا رہے ہیں۔ میرے دوستو تعصب کی عینک اتار کر دیکھو تفسیروں کا مطالعہ کر کے دیکھو۔ قرآن کا ترجمہ پڑھ کر دیکھو یہ میرے مصطفیٰ ﷺ کے حجرے سے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دے رہے ہیں "یَا مُحَمَّدُ اُخْرُجْ عَلَیْنَا" اے محمد ﷺ ذرا ہماری بات تو

سنو میرے نبی ﷺ کی یہ گستاخی میرے اللہ کو پسند نہ آئی۔ اللہ تعالی نے آسمان سے قرآن نازل فرمایا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝﴾ (الحجرات: 3تا4) جو تمہیں یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کہہ کر پکار رہے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں میرے محمد ﷺ کا مقام کیا ہے، بلانے کا طریقہ نہیں ہے اور بھائیو یہ ایک سو چودہ سورتیں، تیس پارے، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات سارا قرآن کھول کر دیکھ لو پورے قرآن کے اندر اللہ نے ایک بار بھی میرے مصطفیٰ ﷺ کو یا محمد ﷺ کہہ کر نہیں پکارا۔ حالانکہ اللہ رب ہے میرے مصطفیٰ ﷺ مخلوق ہیں، اللہ خالق ہے اللہ اگر چاہے تو اپنے نبی ﷺ کو یا محمد کہہ کر بلا سکتے تھے، یا نہیں لیکن اس لیے نہیں بلایا امت کو سبق دیا ہے کہ میں اللہ ہو کر اپنے نبی ﷺ کو یا محمد کہہ کر نہیں پکارا اور تم میری مخلوق ہو، میرے امتی ہو، اس لیے میرے مصطفیٰ ﷺ کو یا محمد کہہ کر مت پکارا کرو۔ اس لیے کہ کہیں اس کی بے ادبی نہ ہو جائے تو بلانا کس طریقے سے ہے؟ سبحان اللہ۔ آواز آتی ہے ﴿يس ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝﴾ (یٰس: 1تا3) اے سردار مجھے قرآن کی قسم تو سچے رسولوں میں سے ہے۔ تو کہیں آواز آتی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝﴾ (المزمل: 1) تو کہیں اللہ اپنے محبوب ﷺ کو اس طریقے سے بلاتے ہیں ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝﴾ (المدثر: 1تا4) اور کہیں آواز آتی ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝﴾ (الاحزاب: 45تا46) تو اس مقام پر میرے اور تیرے رب فرماتے ہیں يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ اے میرے رسول ﷺ اللہ آواز دے رہے ہیں، اللہ اکبر۔ اللہ ادب سیکھنے کی توفیق دے اور جو بھائی سپیکروں میں کہتے ہیں یہ باتیں کہتے ہیں کہ ہم نے یا محمد ﷺ ہی کہنا ہے اور ان وہابیوں نے جلتے رہنا ہے اور میں کہتا ہوں بھائی ہمیں خطرہ ہے کہ

تساں یا محمدؐ کہنا اے
تساں جا جہنم پینا اے

ہمیں یہ خطرہ ہے، ہمیں تم سے پیار ہے۔ یا محمد کہہ کر نہ بلایا کرو۔ اللہ اپنے مصطفیٰ ﷺ سے کہتے ہیں یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ اے میرے رسول اے میرے رسول، اللہ جی کیا حکم ہے فرمایا ﴿یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو قرآن میں نے تمہیں دیا ہے یہ سارے کا سارا لوگوں تک پہنچا دو۔ میرے قرآن کی تبلیغ کرو، اللہ اپنے مصطفیٰ ﷺ سے فرماتے ہیں میرے قرآن کا مبلغ بن جا میرے قرآن کی تبلیغ کر دیں۔ یا اللہ تبلیغ کرنے والوں کو ڈانٹ بہت پڑتی ہے، اللہ تبلیغ کرنے والوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مولا کریم لوگ دھمکیاں دیتے ہیں بہت کچھ کرتے ہیں، تبلیغ کرنے والوں پر پابندیاں لگ جاتی ہیں، یا اللہ یہ تبلیغ میں کس طریقے سے کر پاؤں گا۔ آسمان سے آواز آتی ہے ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوہنیا لوگوں سے تمہاری حفاظت کا ذمہ دار میں ہوں۔ آپ ﷺ مدینے گئے، اماں جی عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے، نیند نہیں آ رہی تھی، آپ ﷺ فرما رہے تھے کاش اس وقت کوئی پہرے دار ہوتا۔ آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے، اماں جی کہتی ہیں ہم نے آواز سنی ہتھیاروں کی آواز سنی تلواروں کی آواز سنی نیزے کی آواز سنی تو ایک صحابی قریب آئے اور قریب آ کر وہ آواز دیتا ہے۔ اے محمد ﷺ میرے محبوب میں آیا ہوں، آپ ﷺ فرماتے ہیں تم کون ہو؟ فرمایا عرض کرتے ہیں سوہنیا میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں سعد اس وقت تمہیں یہاں آنے کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ سیّدنا سعد کہتے ہیں آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے مجھے فکر پڑ گئی کہ کہیں کوئی میرے محمد ﷺ پر حملہ نہ کر دے میں رات کو آپ ﷺ کی حفاظت کے لیے آ گیا ہوں۔ یہ آپ ﷺ کا پہرے دار بن کر کھڑا ہوا ہے، میرے مصطفیٰ ﷺ کا شیدائی جو تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی، فرمایا ﴿وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اے میرے نبی ﷺ اب پہرے

داروں کی ضرورت نہیں اب حفاظتی دستوں کی ضرورت نہیں اب بے فکر ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تبلیغ کرنا تمہارا کام ہے تمہاری حفاظت کرنا میرا کام ہے۔ میرے نبی ﷺ خیمے سے باہر منہ نکال کر فرماتے ہیں کہ اے پہرے والو اب بے فکر ہو جاؤ تم چلے جاؤ میری حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لے لی ہے۔ بعض نے اس آیت کا شان نزول یہ بتایا ہے، بعض نے بتایا ہے کہ میرے مصطفیٰ ﷺ کسی جنگ کے میدان سے واپس آ رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لیے دوپہر کو ایک بہت گہری چھاؤں والا درخت ڈھونڈ کر آپ ﷺ کو اس کے نیچے لٹا دیا، خود آس پاس لیٹ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس اگر بیٹھے تو کہیں اونچی آواز میں بات نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ کی نیند خراب ہو جائے گی۔ ایک کافر موقع پا کر آ جاتا ہے، میرے مصطفیٰ ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی پکڑ کر کہتا ہے مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي يَا مُحَمَّدُ اے محمد اب میری تلوار سے تمہیں کون بچائے گا، کون بچائے گا تمہیں میری تلوار سے۔ آج کا کوئی ہوتا اس نے کہنا تھا سرکار آپ بچا سکتے ہیں لیکن میرے مصطفیٰ ﷺ کا تقویٰ نبی ﷺ کی پرہیزگاری نبی ﷺ کا اللہ پہ بھروسہ آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ۔ اے دھمکی دینے والے تیری تلوار سے مجھے بچا سکتا ہے تو میرا اللہ بچا سکتا ہے۔ تلوار ہاتھ سے گر پڑی یہ درخت کو ٹکریں مار مار کر اپنا دماغ کھو بیٹھا اور جہنم میں داخل ہو گیا۔ بھائیو اللہ اپنے مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ اس تبلیغ کے سلسلے میں آپ مکہ والوں سے تنگ آ کر پہلی تبلیغ آپ ﷺ نے صفا سے شروع کی اور تیرہ سال مسلسل مکہ کے بازاروں میں مکہ کے میلوں میں مکہ کی منڈیوں میں گرد و نواح میں بستیوں میں جا جا کر کئی کئی دن کے میرے محمد ﷺ نے پیدل سفر کر کے میرے مصطفیٰ ﷺ نے وعظ کی۔ لیکن اللہ کریم جل جلالہ کی ذات کی طرف سے وہ کامیابی وہ فتح نصیب نہیں ہوئی جو میرے مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ میں عطا فرمائی ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے لیے آیا کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ ﷺ کو کہیں دیکھا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں بھائی میں مکہ میں بہت زندگی گزار کر آیا ہوں کہتا ہے ہاں مجھے وہ منظر یاد آ گیا

ہے میں ایک دن مکہ کا میلہ عکاظ کا بازار میلہ دیکھنے کے لیے آیا تھا میں نے وہاں عجیب منظر دیکھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کیا، کہتا ہے میں نے دیکھا آگے آگے ایک نوجوان تھا وہ کہتا تھا یَا اَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: اے لوگو لا الہ الا اللّٰہ پڑھ لو اور پیچھے ایک بوڑھا تھا جو کہتا تھا لَا تُصَدِّقُوْا اِنَّہٗ کَذَّابٌ: ایک بوڑھا سا آدمی تھا جو پیچھے پیچھے یہ آوازیں لگا رہا تھا اس کی بات کا یقین نہ کرنا یہ جھوٹا آدمی ہے (معاذ اللّٰہ) آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ میں ہی تھا وہ مسلمان ہونے والا کہتا ہے میں نے کسی سے پوچھا یار یہ کیا منظر ہے ایک آگے تبلیغ کر رہا ہے ایک پیچھے نقیب کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے بھائی تم اس مسئلہ کو چھوڑ دو یہ دونوں چچا بھتیجا ہیں۔ وہ آگے والا نوجوان کہتا ہے میں نبی ہوں یہ پیچھے والا اس کا چچا کہتا ہے یہ نبی نہیں جھوٹا ہے معاذ اللّٰہ تو آج اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع دیا ہے میں مدینہ میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں وہ میں ہی تھا یہ جناب آنے والا مسلمان بن جاتا ہے۔ میرے نبی ﷺ میلوں میں تبلیغ کرنے گئے۔ کیا نبی ﷺ میلا دیکھنے گئے تھے، نہیں بھائیو تبلیغ کرنے گئے تھے تاکہ کوئی کل کو یہ نہ کہہ سکے کہ نبی ﷺ کی آواز میرے کان میں نہیں پڑی۔ آپ ﷺ نے ساری زندگی اللہ کے دین میں گزار دی، ساری زندگی بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾ (الکھف:6) اے میرے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے تم اپنی جان کو بھی ختم کر لو گے اس چیز کے لیے کہ یہ مسلمان کیوں نہیں بنتے۔ تم تو اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہو۔ اتنا فکر میرے مصطفیٰ ﷺ کو کہ یہ لوگ کلمہ کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ ﷺ نے پھر اس دین کی اشاعت کے لیے مدینہ طیبہ کے اندر جا کر مدینہ کی سرزمین پر جا کر سب سے پہلا کام میرے مصطفیٰ ﷺ نے ایک دینی مرکز بنایا۔ ایک دین کا مرکز بنایا اور اس مرکز کے لیے میرے محمد ﷺ نے خود تگ و دو کی۔ آپ ﷺ کی اونٹنی جہاں جا کر بیٹھی تھی یہ دو یتیموں کی جگہ تھی، میرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں ایک مسجد بنانی ہے دین کا ایک مرکز بنانا ہے یہ جگہ

مجھے خرید کر دو۔ یہ یتیم کہنے لگے آقا آپ ﷺ مفت لے لیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں بھائی میں نے مفت نہیں پیسوں سے لینی ہے۔ میرے محمد ﷺ کسی پر زیادتی یا ظلم کرنے نہیں آئے تھے۔ دس دینار جگہ کی قیمت تھی۔ میرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ابوبکر اپنی گرہ سے ادا کر دو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسجد کی پہلی جگہ کی قیمت اپنی جیب سے ادا کی۔ میرے محمد ﷺ نے تین فٹ گہری اس کی بنیاد کھدائی اور میرے مصطفیٰ ﷺ خود اینٹیں لا رہے ہیں خود پتھر لا رہے ہیں خود جناب کڑنیاں لا رہے ہیں سب کچھ خود لا کر میرے محمد ﷺ تعمیر کا کام کر رہے ہیں۔ میرے اور تیرے پیر و مرشد نے پتھر اٹھائے ہوئے ہیں اور ساتھ نبی ﷺ شعر پڑھ رہے ہیں فرماتے ہیں "اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ" میرے نبی ﷺ نے اپنے کندھوں پر پتھر اٹھائے ہوئے ہیں اپنے سر پر پتھر اٹھائے ہوئے ہیں اپنے ہاتھوں پر پتھر اٹھائے ہوئے ہیں فرماتے ہیں "اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ" اللہ یہ دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہیں ہے اللہ اصلی زندگی تو وہ زندگی ہے جو مرنے کے بعد زندگی ملے گی۔ "فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ" میرے اللہ میرے انصاروں کو بھی معاف کر دو اور میرے مہاجروں کو بھی معاف کر دو۔ میرے مصطفیٰ ﷺ خود ایک اینٹ رکھتے ہیں پہلی اینٹ مسجد نبوی ﷺ کی میرے بھائیو میرے محمد ﷺ خود رکھتے ہیں دوسری اینٹ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں تیسری سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں چوتھی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں پانچویں سیدنا حیدر جرار رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں۔ میرے نبی ﷺ مسجد کی دیواریں اونچی کر رہے ہیں سو ہاتھ لمبی مسجد سو ہاتھ چوڑی مسجد میرے محمد ﷺ تعمیر کر رہے ہیں۔ مسجد کی دیواریں اونچی ہو جاتی ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں سوہنیا کوئی قیمتی سی چھت ڈال دیتے ہیں تا کہ حفاظت ہو جائے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم زیادہ مضبوط چھت ڈالنے کی کیا ضرورت ہے آپ ﷺ کھجوروں کے تھم منگوا کر اس میں ستون جڑوا دیتے ہیں اوپر کھجوروں کے پتے ڈال دیتے ہیں۔ اتنی قیمتی مسجد بن جاتی ہے اللہ کی قسم حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے اگر کوئی

وہاں ایک نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ہزار نمازوں کا اجر دے دیتے ہیں ایک روایت کے مطابق ایک ہزار نماز اور پیاری کتنی ہے یہ دیکھ لو۔ سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے جب میرے نبی ﷺ کی مسجد پر بارش ہوتی تھی تو قطرے نیچے گر جاتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم جب نماز پڑھتے تھے مسجد جاتے تھے تو ماتھے کیچڑ سے لت پت ہو جاتے تھے حالت کیسی اور مقام کیسا؟ اور ساتھ بتا دیا میرے مصطفیٰ ﷺ نے سبق دے دیا آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو غور سے سن لو بخاری شریف میں لکھا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ." "سات بندے ایسے ہیں جو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے جب کوئی سایہ نہیں ہوگا وہ سات قسم کے بندے وہ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا عرش قنات تان کر کھڑا ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میرے سوہنے نبی ﷺ سے پوچھتے ہیں سوہنیا! وہ کون کون سے بندے ہوں گے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اِمَـــامٌ عَـــادِلٌ ، اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سن لو وہ بندہ جو انصاف کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کوئی عہدہ دیا ہو پھر انصاف کرتا ہے ظلم و زیادتی نہیں کرتا اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے۔ کیسے انصاف کرتا ہے ایک طرف چاہے اپنے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں لیکن اللہ کا قانون اس پر نافذ کرتا ہے مصطفیٰ ﷺ کا فرمان اس پر نافذ کرتا ہے یہ دیکھ لو میرے تیرے پیر و مرشد کے پاس ایک جھگڑا آ جاتا ہے ایک چھوٹا سا بچہ ہے ایک نوجوان آدمی ہے، یہ چھوٹا سا بچہ چھڑی لے کر آتا ہے کہتا ہے سوہنیا وہ جو کھجور ہے وہ میری ہے۔ یہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ صحابی کہتا ہے سوہنیا! میری کھجور ہے یہ چھوٹا سا بچہ کہتا ہے سوہنیا! میری کھجور ہے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ صحابی کہتا ہے سوہنیا! میری کھجور ہے۔ میرے تیرے پیر و مرشد تسلی کرنے کے بعد تحقیق کرنے کے بعد ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ کر دیتے ہیں یہ چھوٹا سا بچہ رونا شروع کر دیتا ہے۔ جب سمجھتا ہے کھجور میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے یہ رونا شروع کر دیتا ہے۔ میرے محمد ﷺ سے اس بچے کا رونا برداشت نہیں ہوتا آپ ﷺ فرماتے ہیں ابولبابہ رضی اللہ عنہ ادھر آؤ مجھ سے سودا کر لو ابولبابہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں سوہنیا! سودا لگاؤ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابولبابہ یہ کھجور مجھے دے دو اور جنت کی کھجور مجھ سے لے لینا۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سوہنیا! ابھی تو مجھے کھجور ملی ہے ابھی تو سودا ہوا ہے یہ صحابی اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے خاموش ہو جاتا ہے۔ ابودمدہ نامی صحابی رضی اللہ عنہ اس نے جناب مسجد نبوی کے سامنے باب جبرائیل کے سامنے اس کا جناب بہت بڑا کھجوروں کا باغ تھا اس میں ایک کوٹھی بنی ہوئی تھی یہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا ہے کہتا ہے یار سنا ہے اللہ کے رسول ﷺ تم سے کوئی سودا لگانے لگے تھے یہ کہتا ہے ہاں لیکن میں نے سودا نہیں کیا۔ یہ کہتا ہے آؤ پھر مجھ سے سودا لگا لو، ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابودمدہ کیسے سودا کرنا ہے ابودمدہ کہتے ہیں وہ دیکھو میرا باغ اس میں کوٹھی بھی بنی ہوئی ہے جاؤ وہ سارا باغ اور کوٹھی بھی لے لو اور وہ کھجور مجھے دے دو۔ ایمان ان میں تھا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ایمان نصیب فرمائے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سچی بات کر رہے ہو کہتا ہے سچی بات کر رہا ہوں تم سودا کر کے تو دیکھو اللہ ایسا ایمان ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ ابودمدہ کہتے ہیں میں سچ سودا کر رہا ہوں کہتا ہے اچھا جاؤ پھر وہ کھجور تمہاری ہے۔ ابودمدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بھائی یہ کوٹھی بھی تیری عمارت بھی تمہاری میرے باغات بھی تمہارے میرے باغوں والی زمین بھی تمہاری جاؤ میرا اور تمہارا سودا پکا ہو گیا۔ سودا کر کے اپنے بیوی بچوں کو نکال کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آیا کہتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سودا کر رہے تھے کیا اسی سے ہے یا جو سودا کرے اس کے ساتھ بھی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں تمہارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے کہتا ہے آقا ﷺ پھر وہ کھجور آپ ﷺ کی ہے میں یہ سودا کر آیا ہوں۔ فرمایا کیسے کر کے آئے ہو، کہتا ہے آقا وہ جو میرا باغ ہے باب جبرائیل کے سامنے یہ سارا باغ بھی دے دیا ہے اور اپنی کوٹھی بھی دے دی ہے اور ایک کھجور لے لی ہے۔ اللہ اکبر اللہ آپ ﷺ فرماتے ہیں ابودمدہ رضی اللہ عنہ جاؤ میں محمد ﷺ تمہاری کھجور کا ضامن ہوں تمہاری جنتی کھجور کا ضامن ہوں۔ یہ مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے اور ہنس رہا ہے خوش ہو رہا ہے اور لوگوں سے کہہ رہا ہے اے لوگو سن لو میں نے اپنے باغ کے بدلہ میں جنت خرید لی ہے جنت میں جاؤں گا کھجور تب ہی

ملے گی جب میں جنت میں جاؤں گا۔ جنت کی نعمتیں جنت سے باہر نہیں آ سکتی، سن لو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت دے دی ہے اور ضامن محمد ﷺ ہو رہے ہیں۔ یہ ابو دمدہ رضی اللہ عنہ ہے جو میدان احد میں شہید ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ ابو دمدہ رضی اللہ عنہ کا دنیا میں کھجوروں کا باغ کبھی سوکھ جاتا ہے کبھی سبز ہو جاتا ہے لیکن آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کے باغ اسے دے دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح کا سودا ہمیں بھی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے بھائیو اللہ تعالیٰ سے بھی کبھی اس طرح کا سودا کرلیا کرو۔ دنیا کے لوگو پر تو تمہیں اعتماد ہے لیکن اپنے اللہ پر کوئی اعتماد نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اعتماد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ آگے سن لیں۔

مسکینوں سے پیار کرنے والا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوگا تیسرا بندہ یہ سن لو بخاری شریف میں لکھا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں "وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰه" وہ بندہ جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے جوانی میں قرآن پڑھتا ہے جوانی میں روزے رکھتا ہے جوانی میں حج کرتا ہے جوانی میں اللہ کے دین کی خدمت کرتا ہے اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ بندہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں کھڑا ہوگا لیکن ہم نے جوانی کو سمجھا ہے بس ایسے ہی ڈولنے کے لیے یا تو چھوٹے چھوٹے ہوتے ہی مسجد میں آ گئے یا پھر اس وقت آئے جب گھر والے گھر میں کھڑا نہ ہونے دیں بیٹے اور بہوئیں کہیں بابا اب تم مسجد میں ہی چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔ اے بھائیو جوانی میں کچھ سیکھو جوانی میں رو جوانی میں توبہ کر شیوائے پیغمبری۔ جوانی میں توبہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن انبیاء علیہم السلام کا ساتھ نصیب فرمائیں گے یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جوانی میں توبہ کرنا۔ جاؤ ان لوگوں سے جا کر پوچھو جنہوں نے جوانی کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کیا ہے جوانی کو سڑکوں پر رول نہیں کیا۔ یہ دیکھ لو علامہ زیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں امام احمد بن حنبل مامون الرشید رحمہ اللہ رشید وقت کا

حکمران ہے اس کے ساتھ اختلاف ہے۔ مامون الرشید پابندیاں لگا دیتا ہے امام احمد بن حنبل پر مامون الرشید پابندیاں لگا دیتا ہے احمد تو باہر جا کر کسی سے بات نہیں کر سکتا، قرآن نہیں پڑھ سکتا، تبلیغ نہیں کر سکتا۔ یہ وقت کے حکمران کی طرف سے پابندی لگی ہوئی ہے کہ امام احمد تم پر اتنی سخت پابندی ہے کہ تو کسی سے بات بھی نہیں کر سکتا۔ یہ پابندیاں شروع سے لگتی آئی اور لوگ لگواتے رہے۔ قرآن اور قرآن پڑھنے والوں پر شروع سے ہی پابندیاں لگتی آئی ہیں۔ مشرف اور بخیل اور بے ایمان بندے اللہ والوں کا قرآن شروع سے ہی بند کرتے آئے۔ اب کبھی کسی نے دیکھا ہے کسی مولوی کی زبان سے یہ سنا ہے کہ گانے والے ساری ساری رات بھونکتے رہتے ہیں انہیں چپ کروائیں، کبھی کسی مولوی کے منہ سے سنا ہے کہ وی سی آر بچے گمراہ کر رہے ہیں کہ قوم کا سرمایہ قوم کا خزانہ تباہ ہو رہا ہے وی سی آر بند ہونا چاہیے، کبھی کسی کی زبان سے پھوٹا ہے کہ دو کانوں والے یہ سارا سارا دن ہماری بہن بیٹی کو گندے ریکارڈ سنا سنا کر بے حیائی کی طرف مائل کر رہے ہیں کبھی ان پر پابندی لگائی ہے؟ پابندی کس لیے لگائے اڑھائی سو بندہ قرآن پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں ہاتھ اٹھا کر ہم جلسہ نہیں ہونے دیں گے وہابیوں کا۔ یہ قرآن سناتے ہیں لوگوں کو، جاؤ پھر قسموں کا کفارہ ادا کرو یہ قوم جماعت اہلحدیث ڈرپوک قوم نہیں۔ انہوں نے مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے انہوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے آپ ﷺ کی اقتدا کی ہے۔ یہ کسی سے ڈرنے والے نہیں تم جتنی مرضی پابندیاں لگا لو جو مرضی کر لو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (الصف: 8) اللہ پاک فرماتے ہیں مشرک بے ایمان قبروں کے پجاری درختوں کے پجاری بتوں کے پجاری اور مردوں کے پجاری ان کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ کوڑھ کر لیں پھونکیں مار مار کر میرے قرآن کو بجھانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ سارے بھی جمع ہو جائیں تو میں نے بھی عرش پر فیصلہ کر لیا ہے کہ میرے قرآن کو نہیں بجھا سکتے ﴿قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ (بنی اسرائیل: 81) اے میرے

نبی ﷺ حق آ گیا ہے باطل بھاگ گیا ہے جہاں حق آ جائے وہاں باطل ٹھہرتا ہی نہیں اور انشاء اللہ حق کا آوازہ ہی ہمیشہ بلند ہوتا رہے گا۔ ڈی سی کو درخواست ایس پی کو درخواست جو اس کے قتل عام ہو جائے گا وہاں وکیل نہیں مان رہے اور اس کا قتل عام ہو جائے وہ مشرک قوم کیسی ڈرپوک ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں سارے جہاں کا ڈر ہوتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو اسے اللہ کی قسم کسی کا ڈر نہیں ہوتا جس میں ایمان ہو اسے کسی کے ڈر کی کوئی ضرورت نہیں یہ دیکھ لو جناب ابراہیم علیہ السلام کو ساری دنیا ختم کرنے کو تیار ہے باپ بھی تیار رشتے دار بھی تیار حکومت بھی تیار لیکن جناب ابراہیم علیہ السلام اکیلے، پرواہ نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں اللہ تمہارے دین کے لیے جان چلی جائے تو اور کیا چاہئے وہ آگ میں چھلانگیں لگا رہی ہے، ساری قوم ختم کرنے پر ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کے قتل کے منصوبے بنے، آواز آتی ہے ﴿وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ﴾ (الانفال: 30) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی ﷺ یہ ادھر صلاح کر رہے ہیں نبی کا باہر جانا بند کر دیں کبھی یہ صلاح کرتے ہیں اسے ملک بدر کر دیں کبھی پروگرام کرتے ہیں اسے جناب قتل کر دیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ﴾ کبھی کوّوں کے کہنے سے بھی ڈھول بجتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سارے کوّے ہی جمع ہوئے ہیں ان کی کہی بھی ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سوہنیا پھر مجھے اللہ کون کہے گا اگر میں تمہارے ہاتھوں سے ان کی آنکھوں میں دھول ڈال کر ان سے نہ نکالا تو میرے مصطفیٰ ﷺ بچ کے گئے نا۔ اے بھائیو حق حق ہے باطل باطل ہے۔ یہاں دو چھوٹے چھوٹے لڑکے ان کو کوئی جانتا نہیں سڑک پر کھڑے ہیں کہ ہم نے کوئی مولوی ادھر سے گزرنے نہیں دینا۔ کرو بات اللہ پاک اس قوم کے حال پر رحم فرمائے۔ یہ دیکھو احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے مکان کے اندر بند ہے وقت کا حکمران کہتا ہے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ کوئی ملاقات بھی نہیں کر سکتا۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی مسجد میں جا کر درس بھی نہیں دے سکتا کسی کو حدیث نہیں پڑھا سکتا کسی کو قرآن نہیں سکھا سکتا۔ ایک آدمی

بہت دور سے چلتا ہے دریا و سمندر سے پار ایک آدمی چلتا ہے بہت نوجوان ہے بہت مہرے والا ہے بہت شاہانہ لباس پہنا ہوا ہے وکیع ابن مخلق اندلس سے چلتا ہے یہ لوگوں سے پوچھتا پھرتا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کو ملنا ہے کوئی آدمی بتا تا نہیں کیونکہ حکومت سے ٹکر لینی پڑے گی۔ کوئی آدمی بتا تا نہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کا کیا مقام ہے۔ آخر ایک آدمی بتا دیتا ہے کہ وہ سامنے مکان میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نظر بند ہے، کوئی آدمی اس سے بات بھی نہیں کر سکتا اس سے کوئی مسئلہ نہیں پوچھ سکتا اس پر ساری پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ یہ آدمی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے دروازے پر جاتا ہے جا کر میرے امام کا دروازہ کھٹکھٹا تا ہے، میرے دوستو سن لو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ چار اماموں میں سے سب سے بڑے امام ہیں۔ جن کی باتیں حدیث سے ملتی ہیں جو سب سے زیادہ رسول ﷺ کی حدیث کو پسند کرتا ہے۔ یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ قرآن کی وجہ سے لوگ کہتے ہیں قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کہتے ہیں لوگو سن لو قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ یہ نظر بند کیے ہوئے ہیں یہ نوجوان احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کا جا کر دروازہ کھٹکھٹا تا ہے آواز آتی ہے کون۔ یہ بول کر کہتا ہے جی میں وکیع ابن مخلق ہوں، آپ فرماتے ہیں کہاں سے آئے ہو۔ کہتا ہے جی میں اندلس سے آیا ہوں بہت دور دراز کا سفر طے کر کے آیا ہوں میرے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں بھائی کیسے آئے ہو؟ ذرا اپنا مقصد تو ظاہر کرو، یہ کہتا ہے حضرت میں آپ سے علم حدیث پڑھنے آیا ہوں حدیث کا علم پڑھنے آیا ہوں۔ میرے تیرے پیرومرشد فرماتے ہیں جب کوئی بندہ میری حدیث پڑھنے میرا قرآن پڑھنے کے لیے آتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں وہ اس کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں اللہ یہ بندہ تیرا دین پڑھنے کے لیے جا رہا ہے اللہ تو اس کو ہر طرح کی مصیبت سے محفوظ فرما۔ میرے نبی ﷺ کے پاس ایک قبیص نامی صحابی تھا۔ آ کر میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے سوہنیا! کَبُرَتْ سِنِّیْ سوہنیا میری عمر بہت زیادہ ہو گئی ہے میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں داڑھی سفید ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں قبیص کیسے آئے ہو کہتا ہے سوہنیا

اب بوڑھا ہو گیا ہوں فکر لگی ہوئی ہے اللہ کے دربار سے کیسے خلاصی ہوگی مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جو میں کروں اور جنت کا وارث بن جاؤں؟ قیامت والے دن میرے کام آ جائے۔ میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب تم اپنے گھر سے علم کی نیت سے نکلے تھے پھر کوئی درخت نہیں کوئی ٹیلہ نہیں جو تمہارے لیے دعا نہ کر رہا ہو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں آؤ قبیص آؤ میں تمہیں ایک عمل بتاتا ہوں یہ عمل تم کر لینا جنت کے وارث بن جاؤ گے۔ یہ کہتا ہے، سوہنیا! بتاؤ۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے تیرے پیرومرشد فرماتے ہیں اے قبیص جس وقت صبح ہو یہ کلمے تین بار پڑھ لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ یہ سن لو اور یاد کر لو گانے سننے والی قوم ساری ساری رات ٹی وی اور وی سی آر کے سامنے زندگی گزارنے والی قوم سن لو، کبھی نبی ﷺ کا فرمان یاد کر لیا کرو۔ مسند احمد کے اندر لکھا ہے علامہ منذری الترغیب میں لکھتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں جب صبح ہو یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں یہ کلمات تم پڑھ لیا کرو نہ تمہیں کوڑھ لگے گا نہ تمہیں جذام لگے گا نہ تمہیں پھلبہری ہوگی اور نہ ہی تمہاری آنکھوں کا نور ختم ہوگا سیدنا جعفر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پتہ چلتا ہے کہ ایک عبداللہ بن اولیس صحابی ہے اس کے پاس وہ کلمات موجود ہیں جو اس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سنے تھے بازار جاتے ہیں میرے دوستو، اونٹ خریدتے ہیں ایک مہینے کا سفر طے کر کے شام پہنچتے ہیں۔ پتہ چلتا ہے عبداللہ بن اولیس رضی اللہ عنہ صحابی دمشق میں موجود ہے۔ سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ دمشق جاتے ہیں اس کا مکان پوچھتے ہیں عبداللہ بن اولیس رضی اللہ عنہ کا گھر کون سا ہے۔ پتہ چلتا ہے، جا کر آواز دیتے ہیں تو آگے سے عبداللہ بن اولیس رضی اللہ عنہ بولتے ہیں کون ہے۔ آپ فرماتے ہیں جعفر بن عبداللہ۔ آپ فرماتے ہیں جی ہاں پھر عبداللہ بن اولیس کہتے ہیں اللہ کے رسول کے صحابی اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ مجھے پیغام دے دیتے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بھائی کیوں نہ سفر کرتا میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے جو بندہ اللہ کے راستے پر

نکل پڑتا ہے اللہ جنت کے لیے اس کا راستہ صاف فرما دیتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے پاس وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے آپ نے خود سنی ہے عبداللہ نامی صحابی کہتے ہیں جی ہاں میرے پاس وہ حدیث موجود ہے۔ حدیث کون سی ہے یہ سن لو ذرا میرے دوستو سن لو اپنے دل کی تختی پر نوٹ کر لو سیّدنا عبداللہ بن اویس رضی اللہ عنہ اس طرح شام کی طرف انگلی کر کے کہتے ہیں وہ حدیث میں نے مصطفیٰ ﷺ سے سنی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس شام کے علاقے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو گلے سے بھی ننگے ہوں گے پاؤں سے بھی ننگے ہوں گے سارے جہاں کو شام کے علاقے میں جمع فرما دیں گے۔ یہ حدیث میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے اور اللہ نے ایک رائی کے دانے جتنا بھی حساب لینا ہے۔ سیدنا جعفر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حدیث سن کر واپس پلٹ جاتے ہیں۔ چالیس دن کا سفر تھا درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کرتے رہے۔ عبداللہ بن اویس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حضرت آپ ٹھہریں آپ کے کپڑے دھوتے ہیں آپ کو کھانا کھلاتے ہیں آپ سکون کریں۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں آپ کے پاس ٹھہرا تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میرا مقصد ہی فوت نہ ہو جائے۔ اللہ مجھے اور آپ کو دین کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ محترم نوجوان امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے پاس آتا ہے کہتا ہے حضرت میں حدیث پڑھنے کے لیے آیا ہوں امام احمد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں بھائی مجھ پر تو بہت سخت پابندی لگی ہوئی ہے میں تو کسی سے بات ہی نہیں کر سکتا۔ یہ کہتا ہے بہر حال بھائی میرا تو شہر بہت دور ہے اندلس بہت دور دراز کا علاقہ ہے حضرت میں وہاں سے آیا ہوں بہت سفر کر کے آیا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں اچھا پھر ایسا کرو جب میں آزاد ہو جاؤں گا پھر مجھ سے حدیث پڑھ لینا۔ کہتا ہے حضرت میں ابھی پڑھ کے جاؤں گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ کہتے ہیں کس طریقے سے تم پڑھ سکتے ہو۔ اے بھائی جن کے دلوں میں قرآن کا شوق ہے جن کے دلوں میں حدیث کا شوق ہے اور جن کا شوق ہے جن کا مقصد ہے کہ قیامت والے دن سب سے اونچے درجے میں نبی ﷺ اور اس سے نیچے والے درجے میں ہم حدیث پڑھنے والے ہوں وہ نبوت والے درجے میں وہ

علماء والے درجے میں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ یہ جناب وکیع ابن مخلق کہتا ہے حضرت میں پھر شہر چلا جاتا ہوں میں وہاں کے بھکاریوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کس طریقے سے مانگتے ہیں یہاں کے لوگ مانگنے والوں کا انداز کس طرح کا ہے لباس کس طرح کا ہے ان کا طور طریقہ کیا ہے میں پھر ان کو دیکھ کر حضرت ان جیسی پگڑی باندھوں گا ان کی طرح کا لباس پہنوں گا ان کی طرح کا جوتا پہنوں گا حضرت میں آپ کے دروازے پر آ کر صدا کر دوں گا آپ اپنے اندر ہی کھڑے ہو کر زبانی مجھے تین حدیثیں پڑھا دیا کرو میں انہیں زبانی یاد کر لیا کروں گا۔ یہ دیکھ لو نبی ﷺ کی حدیث کے لیے کتنی محنتیں ہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان حاصل کرنے کے لیے کتنی محنت ہے۔ شہر چلے گئے بہت امیر ترین شہزادہ نوجوان پیارا سا نوجوان بھکاریوں کو دیکھتا ہے مانگنے والوں کو جیسے ان کا تھیلہ ہے ویسا تھیلہ خریدتا ہے۔ جیسا لباس ہے ویسا لباس خریدتا ہے جس طرح کا جوتا ہے اس طرح کا جوتا خریدتا ہے جس طرح کی لاٹھی ہے اس طرح کی لاٹھی خریدتا ہے جس طرح کا ٹھوٹا ہوتا ہے اس طرح کا ٹھوٹا خریدتا ہے یہ اللہ کے دین کے لیے اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث کے لیے نخرے سے پلا ہوا نوجوان ہے یہ جناب پوری تربیت حاصل کرتا ہے اور یار ہمیں تو مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا۔ اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو ہمارے پاس مانگنے کے لیے آتا تھا اس کا عجیب طریقہ ہوتا تھا وہ پتہ ہے کیا کہتا تھا یہ نہیں کہتا تھا گھر والو تمہارا کچھ نہ رہے تمہارا خانہ خراب ہو جائے یہ نہیں کہتا تھا بلکہ کہتا تھا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ اے کرماں والو اللہ برکت کرے۔ اماں جی فرماتی ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کوئی سائل آیا ہے اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم دے دیتے اگر نہ ہوتا تو کہتے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ : مانگنے والے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اللہ تمہارے کاروبار میں برکت کرے۔ اللہ تمہیں برکت دے۔ اس طرح کہہ کر اسے جواب دیتے تو اب مانگنے والے دعا کرو اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ فرمائے۔ ہمارے ملک سے تو ہندوستان کا ملک ہی اچھا ہے جنہوں نے دہلی کے اندر وہ قانون پاس کیا ہے جو مانگتا پھرے گا اسے دو سال قید سنا دی جائے گی۔ ہمارے ملک میں کیا ہے آج کون سا دن ہے آج جمعرات ہے اچھا پھر سارا

خاندان مانگنے کے لیے نکل پڑو اور قسم کھائی ہے انہوں نے نہ کوئی بس چھوڑنی ہے نہ کوئی گاؤں چھوڑنا ہے نہ کوئی سٹیشن چھوڑنا ہے نہ کوئی دوکان چھوڑنی ہے نہ کوئی سفید کپڑوں والا چھوڑنا ہے۔ انہوں نے قسم کھائی ہے کہ ضرور مانگ کر جانا ہے اور رسول اللہ ﷺ کیا فرماتے ہیں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں

حاجت ودھ سوال جو کردا
حاجت ودھ سوال جو کردا
تے کناں نوں کسب بناون
گوشت پوشت دور ہووے سب
ہڈ نیرے دسیاون
جو وچ نکاح دو رناں رکھے

ادھر میری طرف توجہ کرو:

جو وچ نکاح دو رناں رکھے
تے عدل کریندا نائیں
ادھا پاسہ ہوئے اس ثابت
تے اڈھا دلسی باہیں
جو ذمی پرائی کھووے بانویں
تو اکوں ای گھٹ دباوے
روز قیامت ستے زیناں
اے سر دے اوپر چاوے

اللہ ایمان نصیب فرمائے۔ یہ جناب وکیع ابن مخلق مانگنے کا طریقہ سیکھتا ہے ہمیں تو ابھی مراثیوں جیسا مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا۔ یہ دیکھتے ہو مانگنے والوں کو ایک بار کہتے ہیں حاجی صاحب آپ کو مدینے والا بھاگ لگائے رکھے یہ نہیں کہنا اللہ تمہیں بھاگ لگائے رکھے یہ نہیں

بلکہ ایسے ہی تمہیں مدینے والا ایسے کر دے تمہاری مدینے والا مشکل حل کرے تمہیں غوث پاک کا دھکا لگ جائے۔ پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہیں یہ نہیں کہنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر رحم کرے جو کہے نا کہ نہیں مدینے والا خوشحال کرے مدینے والا تمہیں برکتیں ڈالیں تمہیں بابا فرید کا دھکا لگ جائے بابا غوث پاک کا دھکا لگ جائے بالکل اسے کچھ نہ دو، اگر دو گے تو غیر اللہ کے نام پر دو گے صرف اللہ کے نام پر دینا ہے صرف اللہ کے نام پر۔ اگر کوئی کہے بھائی اللہ کے نام پر دو اگر توفیق ہے تو دے دو نہیں تو کہہ دو بھائی معاف کرو اللہ اس طرح مانگنے والوں کے حال پر رحم فرمائے۔ ہمیں اتنا بھی طریقہ نہیں ایک بار مانگے نہ ملے۔ نہیں حاجی صاحب اللہ تمہارے بچوں کو نیک کرے اگر کہیں نہ بابا جان چھوڑو کہتے ہیں میرے چھوٹے چھوٹے بچے دھکے کھا رہے ہیں۔ مولانا لکھتے ہیں فرماتے ہیں:

جو منگنا ای رب کولوں منگی نی
جو منگنا ای رب تو منگی نی
تے منگ دیاں مول نہ سنگی نی
نہ اونہاں دے راہ لنگی نی
جیہڑے بھنگی تے بدکار اک دن مر جائیں گی
اللہ باہجوں نہ غیر پکارنی اک دن مر جائیں گی

فرماتے ہیں

جہڑے تیری چولی بھردے نے
فر اونہاں دے کیوں مردے نے
پے جھوٹیاں گلاں کردے نے
پا جھوٹیاں تے پھٹکار نی اک دن مر جائے گی
اللہ باہجوں نہ غیر پکار نی اک دن مر جائے گی

اللہ اپنے پاس سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بہرحال وکیع ابن مخلق شہر چلا جاتا

ہے لوگوں کو دیکھتا ہے مانگتے کیسے ہیں، اس طرح کی پگڑی خرید لیتا ہے اس طرح کا ٹھوٹا خرید لیتا ہے تو کیا کرتا ہے دیکھو حدیث کا علم حاصل کرنے کا کتنا شوق ہے۔ اسی گاؤں ٹھینگ سے شروع ہو جاتا ہے یہ نہیں امام احمد کی کوٹھی پر جا کر اس کے مکان پر جا کر مانگتا ہے اس لیے کہ کہیں اس کو شک نہ ہو جائے یہاں سے شروع ہو جاتا ہے بہت دور سے شروع ہو جاتا ہے۔ دوکان کے سامنے وکیع ابن مخلق جاتا ہے کہتا ہے بارك اللّٰهُ بَارَكَ اللّٰهُ انتظار نہیں کرتا کہ کوئی کچھ دے رہا ہے یا نہیں ویسے ہی چلتا جا رہا ہے۔ امیر زادہ تھا مانگنے کا طریقہ بھی نہیں آتا تھا صرف سوال کرتا ہے تا کہ کسی کو شک نہ ہو جائے کوئی دیتا ہے تو ٹھوٹے میں ڈال لیتا ہے نہیں تو سوال کرتا جا رہا ہے اور پڑھتا جا رہا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مکان پر آئے اونچی آواز دیتے ہیں "بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ" علامہ زاہدی لکھتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس کی آواز سن کر اپنے دروازے کے ساتھ آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تین حدیثیں بیان کرتے ہیں وکیع ابن مخلق تینوں حدیثیں یاد کر لیتے ہیں تینوں یاد کر لیتا ہے ہمیں کوئی چھوٹی سی دعا یاد نہیں ہوتی۔ کھادوں کے نام یاد گالیوں کے نام یاد دعائیں یاد نہیں ہوتیں۔ پتہ نہیں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہیں یاد ہوتی تو تم یاد کرتے رہو ایسے ہی فوت ہو جاؤ تو میں قیامت والے دن پہلی صف میں کھڑا کر دوں گا تم میرے پاس آؤ تو سہی تم ایسے ہی بہانے بنا رہے ہو۔ اے بھائیو غور کرو کتنی محنت ہے پھر ایک دن نہیں مانگا دس دن نہیں مانگا مہینہ نہیں مانگا پورا ایک سال گزر جاتا ہے۔ وکیع ابن مخلق کو مانگتے ہوئے پورا سال گزر گیا، اللہ نے حدیث کا ذخیرہ سینے میں بند کر دیا اللہ نے حدیث سینے میں بند کر دی ایک سال بعد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آزاد ہوئے۔ ملے تو بہت خوش ہوئے کہنے لگے شوق ہے تو اس آدمی کو ہے اپنے شہر اندلس میں گئے وہاں جا کر دین کا ایک مرکز قائم کیا جو ابھی تک موجود ہے۔ اس وقت لوگوں کو شوق تھا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اختلاف ابن باری میں لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مسجد میں گئے ستائیس سال کی عمر ہے بہت نعمتوں میں پلا شہزادہ ہے۔ ابن حھل خود فرماتے ہیں کہ مجھے دین سے کوئی انس نہیں تھا بے دین بندہ تھا فرماتے ہیں میں مسجد کے اندر گیا تو

آگے ایک امام صاحب بیٹھے تھے میں بیٹھ گیا مجھے کہنے لگے ابن ھصل صَلُّوْا عَلَيْنَا بھائی کھڑے ہو جاؤ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھو۔ یہ مسئلہ ہے مسجد میں جاؤ تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھو۔ ابن ھصل فرماتے ہیں میں نے دو رکعت پڑھیں اور بیٹھ گیا۔ پھر میں مغرب کے بعد آیا تھوڑا سا سورج نکلا تھا میں نے کہا مولوی صاحب نے مجھے بیٹھے ہوئے کو کھڑا کر دیا اور اب میں خود ہی دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھوں گا خود ہی اس طرح دو رکعت نماز پڑھنے لگے۔ امام صاحب بیٹھے ہیں یہ کھڑے ہو کر کہنے لگے ابن ھصل توڑ دو انہوں نے میرے ہاتھ ادھر کر دیئے اور بٹھا دیا میں نے کہا مولوی صاحب کبھی آپ میری نماز توڑ دیتے ہیں کبھی پڑھا دیتے ہیں بات کیا ہے مجھے سمجھاؤ۔ تو مولوی صاحب فرمانے لگے بھائی مسئلہ اس طرح ہے کہ جب مسجد میں آؤ تو دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھو اور پہلے تم آئے تھے ظہر کے وقت اور اب تم آئے ہو عصر کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عصر کے بعد نفلی نماز کوئی نہیں ہے۔ عصر کے بعد کوئی نفلی نماز نہیں ابن ھصل کہنے لگے یہ کام خود کو ہی کرنا پڑے گا کسی نے پڑھا دینی ہے کسی نے چھڑا دینی ہے۔ ہم سے کوئی بندہ پوچھے نا کہ ہاتھ کہاں باندھنے ہیں کوئی کہتا ہے سینے پر باندھو کوئی کہتا ہے ناف پر باندھو کوئی کہتا ہے اس سے نیچے باندھو اور کئی ایسے جیسے ہاتھ ٹوٹے ہوئے نیچے باندھے ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کی میرے خیال سے یہ اصلاح ہوتی ہے کہ آگے تو سارا جسم کور ہو گیا اب ہاتھ پیچھے باندھ لینے چاہیے۔ اللہ اس قوم کے حال پر رحم فرمائے اگر دین خود سیکھا ہو اگر بخاری کا ترجمہ خود پڑھا ہو مسلم کا ترجمہ خود پڑھا ہو جامع ترمذی کا واقف خود ہو مشکوٰۃ خود پڑھی ہو تو پھر سب پتہ چل جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کہاں باندھے ہیں اور نماز کس طریقے سے پڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ دین سیکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ابن ھصل کہتے ہیں کوئی پڑھاتا ہے کوئی تڑواتا ہے ستائیس سال کی عمر ہے کہتے ہیں یہ کام مجھے خود ہی کرنا پڑے گا۔ اللہ کے دین کی جناب ابتدا کر دیتے ہیں ستائیس سال سے ابتدا کرتے ہیں اتنے بڑے محدث بنے ہیں اتنے بڑے امام بنے ہیں مجلّہ ابن ھصل ان کی ایک کتاب ہے جس کی اتنی ڈھیری لگ جاتی ہے۔ اتنے بڑے مصنف بنے کتابوں کے جن کو دین کا شوق

ہو۔ اے بھائیو جاؤ حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ وزیر آبادی ان کی ہسٹری میں پڑھ کر دیکھو اس کی تعریف کر کے گئے ہندوستان علم پڑھنے کے لیے جاتے ہیں مدرسے کے معتبر سے جا کر ملتے ہیں۔ حضرت میں علم پڑھنے کے لیے آیا ہوں۔ محترم صاحب کہتے ہیں کہ میاں جی ہمارے مدرسے میں طالب علموں کی تعداد پوری ہو چکی ہے ہمارے پاس اتنا خرچ نہیں ہمارے پاس آپ کے خرچ کے لیے کوئی بندوبست نہیں۔ حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنے آپ کے طالب علم ہیں حضرت ان سے کہہ دو کہ کھانا کھانے کے بعد اپنی اپنی چنگیر میں ایک ایک لقمہ چھوڑ دیا کریں میں ان کا ایک ایک لقمہ پکڑ کر کھالیا کروں گا۔ ایسے ہی ہوتا ہے طالب علم کھانا کھا رہے ہیں او بھائیو جن کو دین کی فکر ہے جن کو علم کی قدر ہے طالب علم کھانا کھا رہے ہیں اپنی اپنی چنگیر میں ایک ایک لقمہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ یہ سارے لقمے اکٹھے کر لیتے ہیں اور ٹوٹیوں والی جگہ پر بیٹھ کر یہ لقمے کھا لیتے ہیں اور پانی پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جس وقت امتحان ہوتا ہے یہ ٹکڑے کھانے والا بندہ لوگوں کا رہا سہا کھانے والا یہ جناب سب طالب علموں سے فرسٹ آتا ہے۔ ایسے ہی نہیں باہو نے لکھا کہ کچھ کرلو بھائی انہوں نے لکھا ہے سن لو فرماتے ہیں

علم باجھوں کرے فقیری

حق باہو نے لکھا ہے:

علم باجھوں کرے فقیری
تے جاہل مرے دیوانہ ہُو
سو وریاں پانویں کرے عبادت
پر اللہ کولوں بیگانہ ہُو

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنے دین کے لیے پسند فرمالیں دین کی فکر نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ایمان کی دولت

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ o﴾

(الاعراف: 96)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین، امامِ کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔ دوستو اور بزرگو! اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے جس مالک نے اس گئے گزرے دور میں ہمیں اپنے گھر کے اندر آنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ہمیشہ سے ہی یہ بات چلی آ رہی ہے۔ اپنے گھر کوئی اسے ہی بلاتا ہے جس سے کسی کو پیار ہو، کبھی کسی نے دشمن کو اپنے گھر نہیں بلایا۔ معلوم ہوتا ہے جو دوست بزرگ اللہ کے گھر میں آئے ہیں، اللہ مالک نے آنے کی توفیق دی ہے تو آئے ہیں۔

دوستو! میں انشاء اللہ تھوڑے سے وقت میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج اِس دَور کے اندر ہر شخص ہی پریشان ہے۔ جس کا کاروبار چلتا ہے وہ بھی پریشان ہے اور جس کا کاروبار نہیں چلتا وہ بھی پریشان ہے، جس کے پاس اولاد ہے وہ بھی پریشان ہے اور جس کے پاس اولاد نہیں ہے وہ بھی پریشان ہے، مہنگائی کا دَور دورہ ہے بد امنی، ڈاکے، چوریاں اور بدمعاشیاں ہیں، بارشیں ہوتی ہی نہیں اور اگر ہوں تو پھر رُکنے میں نہیں آتیں، اللہ پاک نے ان سب پریشانیوں کا حل قرآنِ کریم کی اس آیتِ مبارکہ میں بیان کیا ہے،

اللہ پاک فرماتے ہیں!

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ (الاعراف:96)

''اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ، ان بستیوں، شہروں اور دیہاتوں والوں کو بتا دو کہ یہ بستیوں، شہروں اور دیہاتوں والے لوگ اگر مجھ پر ایمان لے آئیں، صحیح معنوں میں مومن بن جائیں اور مجھ سے ڈر جائیں تو میں ان کے لیے زمین اور آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دُوں گا، ان کی بے چینی ختم کر دوں گا، پریشانیاں دور کر دوں گا، لیکن مجھے اپنا رب سمجھ کر مجھ پر مکمل ایمان لے آئیں۔''

دو شرطیں ہیں، ایک مجھ پر ایمان لے آئیں، مکمل ایمان والے بن جائیں، اپنے اندر ایمان پیدا کرلیں، دوسری شرط یہ ہے کہ مجھ سے ڈر جائیں، بے ایمانی ہیرا پھیری چھوڑ کر اپنی نیت خالص کرلیں۔

دوستو! آؤ میں تمہیں بخاری مسلم کی حدیث سنا کر بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ پاک زمین اور آسمان کی برکتوں کے دروازے کس طرح کھولتے ہیں، آمنہ کے لال، ساری کائنات کے سردار فرماتے ہیں، پہلے وقتوں میں ایک شخص کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی، اس نے باہر سے ایکڑ زمین بیچ دی، ایک شخص نے خرید لی، اب خریدنے والا جب اس کے اندر ہل چلانے لگا تو اس کے ہل کے پھالے کے ساتھ سونے سے بھرا ہوا ایک مٹکا اٹک گیا۔

بھائیو! اس کا ایمان دیکھیں کتنا مضبوط ہے، سونا دیکھ کر اس کا ایمان پھرا نہیں، اس نے اپنے ہل وہاں روک دیئے، سونے سے بھرا ہوا مٹکا اپنے سر پر اٹھا لیا اور جس سے زمین خریدی تھی، جا کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے کہنے لگا، اے اللہ والے، جو تو نے زمین بیچی ہے اس میں سے سونے کا بھرا ہوا مٹکا نکلا ہے، یہ تو اپنا سنبھال لے، یہ بھی ایمان والا ہے اور بیچنے والا بھی ایمان والا ہے، وہ کہتا ہے بھائی جان، اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میری زمین میں سونا دفن ہے تو میں نے زمین کب بیچنی تھی، میں سونا نکال کر اپنی ضرورت پوری کر لیتا، یہ میری

قسمت میں ہی نہیں تھا، اگر میری قسمت میں ہوتا تو اس وقت نکلتا، جب میں نے زمین بیچی تھی اُس وقت سب کچھ ہی بیچ دیا تھا۔

کیوں جی! ایمان ہے یا نہیں، دُعا کرو اللہ تعالٰی ہمیں بھی ایمان کی دولت نصیب فرمائے، آمین! سونے کا گھڑا بھرا ہوا ہے لیکن ایمان پھرا نہیں، ہمارا تو دو چار روپے میں پھر جاتا ہے، بعض کا ایمان اتنا مضبوط ہے، انہیں پتہ ہے کہ دنیا کی دولت یہاں ہی رہ جائے گی ؎

جوڑ میاں جوڑ بھانویں لکھ تے کروڑ
تیرے کھان والے ہور، تینوں قبر وچ پان گے
تیرے بھیناں تے بھرا، بہہ کے کرن گے صلاح
تیری بیوی دا نکاح کتے ہور دے پڑھان گے

جتنا دل چاہے جوڑ لے، جتنا دل چاہے دولتیں اکٹھی کر لے، ہیرا پھیری کر کے جتنی مرضی جائیدادیں بنالے، یہ سب یہاں ہی رہ جائیں گی، یہ مال تیرا نہیں رہ جانا، اس کی تقسیم ہو جائے گی، دولت قبر میں ساتھ نہیں جائے گی، ایمان قبر میں ساتھ جائے گا۔ ایمان حشر میں ساتھ ہوگا۔

دیکھ لیں! اس کے اندر کتنا ایمان ہے، جس نے زمین خریدی ہے وہ بھی ایمان والا ہے، اور جس نے بیچی ہے وہ بھی ایمان والا ہے یہ کہتا ہے میں نے جب زمین بیچی تھی اُس وقت سب کچھ ہی بیچ دیا تھا، وہ کہتا ہے سونے سے بھرا ہوا مٹکا تیرا ہے، دوسرا کہتا ہے تیرا ہے، وہ کہتا ہے میں اِسے نہیں لے کر جاؤں گا۔ یہ کہتا ہے میں بھی اسے نہیں لے کر جاؤں گا، سونے سے بھرا ہوا مٹکا درمیان میں پڑا ہے، ایک اِدھر کھڑا ہے، ایک اِدھر کھڑا ہے، اب اللہ پاک نے کوئی فرشتہ یا کوئی نیک بندہ بھیج دیا، اللہ پاک نے فرمایا میرے بندوں میں جھگڑا ہوگیا ہے، جا کر جھگڑا ختم کروا کے آؤ، ایک طرف اللہ کا نیک بندہ کھڑا ہے اور دوسری طرف یہ دونوں کھڑے ہیں، یہ اللہ کا نیک بندہ کہتا ہے، اے اللہ والو! تمہارا جھگڑا کیا ہے، معلوم تو ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کوئی فرشتہ تھا، اگر ہم جیسا کوئی دنیا دار ہوتا تو کہتا یہ مجھے دے دو میں

نے وہاں درس کھولا ہوا ہے، تمہارا مال وہاں لگا دوں گا، تمہارا صدقہ جاریہ بن جائے گا۔

وہ اللہ والا ایک سے پوچھتا ہے، کیا تیری اولاد ہے، وہ کہتا ہے میرا بٹیا ہے، دوسرا کہتا ہے میری بیٹی ہے، یہ کہتا ہے دونوں کی شادی کر کے سونا اُن پر خرچ کر دو، قرآن کے وعدے سچے ہو گئے!

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾ (الاعراف: 96)

اگر شہروں اور دیہاتوں والے لوگ ایمان والے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بن جائیں تو میں ان کے لیے زمین آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دوں گا۔

میرے بھائیو! ایمان بڑی چیز ہے، میں آپ کو یہ حدیث بھی بخاری شریف کی سنانے لگا ہوں، ایک شخص کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی یہ ایک دوسرے شخص کے پاس چلا گیا، اُس کو جا کر کہتا ہے اے اللہ والے، ہزار دینار کی ضرورت ہے، مجھے ادھار دے دے، وہ کہتا ہے یہ کون سی بات ہے، چاہے دو ہزار لے جا لیکن اپنا کوئی ضامن تو مجھے دو، میں تو تجھے جانتا ہی نہیں، یہ کہتا ہے، یہاں میرا تو واقف کوئی نہیں، میرا تیرا اللہ ضامن ہے۔

آج ہم بھی اللہ کی ضمانت دیتے ہیں نا، ہمارے وہاں ایک شخص اپنی ماں سے کہنے لگا، مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے، باہر فصل پکی ہوئی ہے، فصل بیچتے ہیں تو میں اُسی وقت تجھے پیسے ادا کر دوں گا، ماں کہنے لگی بیٹا کوئی ضامن، کہنے لگا امی میرا تیرا اللہ ضامن ہے، اس نے فصل کاٹی تو باہر سے ہی منڈی لے گیا، اُس کی ماں کہنے لگی بیٹا، پیسے نہیں دیئے کہتا ہے اپنے ضامن سے کہہ، وہ مجھے دے میں تجھے دُوں گا۔

وہ کہتا ہے کوئی ضامن لاؤ، یہ کہتا ہے میرا تیرا اللہ ضامن ہے مجھے دینار دے دے، فلاں دن واپس ہو جائیں گے، اس نے وعدہ کر لیا میں فلاں دن واپس کر دُوں گا، یہ دوسرے ملک چلا گیا، وعدے کے مطابق آیا، بحری سفر تھا، اسے کشتی کوئی نہ ملی، یہ آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے، یا اللہ تیری ضمانت دی تھی، دیکھنا کہیں وعدے کی خلاف ورزی نہ ہو جائے،

وعدہ پورا ہونا چاہیے، آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا ہے!

﴿لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَهٗ﴾

اُس بندے کا ایمان ہی کوئی نہیں جس کا وعدہ کوئی نہیں، جو وعدے کا پکا نہیں، اُس میں نفاق کی علامتیں آ جاتی ہیں، جو شخص لین دین کا پکا نہیں، نبی پاک تو اُس کا جنازہ ہی نہیں پڑھاتے تھے، جس نے کسی کا قرضہ دینا ہوتا تھا، نبی پاک ﷺ پہلے پوچھتے، اس نے کسی کا قرضہ تو نہیں دینا، اگر اللہ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو پتہ چل جاتا کہ یہ شخص مقروض ہے، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے لوگو، اس کا جنازہ تم پڑھ لو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا، جب اللہ کریم نے اسلام کو فتح عطا فرمائی تو پھر نبی عَلَیْہِ السَّلَام قرضہ اپنے ذمہ لے لیتے۔

لوگو! شہید بڑا قیمتی بندہ ہے، مجاہد جب شہید ہوتا ہے، کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں، اس کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے اللہ پاک زندگی کے گناہ پہلے ہی معاف فرما دیتے ہیں، لیکن آسمان سے آواز آتی ہے، اگر شہید نے بھی کسی کا قرضہ دینا ہو تو اسے بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور تو لوگوں کے پیسے مار لیتا ہے، ادھار لے لے کر جائیدادیں بناتا ہے اور واپس دینے کی طرف نہیں آتا۔

سن لیں! حدیث پاک میں لکھا ہے کہ ایک جنگ میں ایک غلام بندہ شہید ہو گیا، لوگوں نے مبارک دی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں میرے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کس بات کی مبارک دے رہے ہو، صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن عرض کرتے ہیں آقا یہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہے اس لیے مبارک دے رہے ہیں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں لوگو تمہیں نہیں پتہ اس نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے ایک چادر چھپائی تھی، اللہ پاک نے وہ چادر آگ کی بنا کر اس کے اوپر ڈال دی ہے، اس لیے کسی کا حق نہ مارا کر، کسی سے زیادتی نہ کیا کر۔

دیکھ لیں! یہ کتنے ایمان والا آدمی ہے، اس نے ہزار دینار ادھار لیا ہے، کشتی ملی کوئی نہیں، کہتا ہے یا اللہ تیری ضمانت دی ہے، کہیں وعدے سے پیچھے نہ رہ جاؤں، اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کریدا اور اس کے اندر ہزار دینار ڈال دیتا ہے اور ساتھ ایک پرچی لکھ کر

رکھ دیتا ہے، کہتا ہے اللہ والے، آج میرا وعدہ تھا لیکن مجھے کشتی کوئی نہیں ملی، میں تیری رقم لکڑی کے ذریعے بھیج رہا ہوں، کیونکہ ضمانت اللہ پاک کی دی ہوئی ہے، جس کو میں نے ضامن بنایا ہے، مجھے امید ہے وہ تیری امانت تیرے تک پہنچا دے گا۔

اس کی نیت دیکھ لیں کتنی صحیح ہے، اس نے جس کا قرضہ دینا ہے وہ اِدھر رہتا ہے اور پانی کا بہاؤ اِدھر ہے، جب اس نے لکڑی اللہ پاک کے سپرد کی، کہتا ہے یا اللہ تیری ضمانت دی ہے، اللہ پاک نے لکڑی کو حکم دیا، اے لکڑی اس شخص کی نیت خالص ہے، تو اوپر کی طرف تیرنا شروع کر دے، اللہ تعالیٰ نیت خالص کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

میرے بھائی! نیت میں کھوٹ آجائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اب جس نے پیسے لینے تھے وہ انتظار کر رہا ہے کہتا ہے آج اُس اللہ والے کا وعدہ تھا، وہ آکر مجھے ہزار دینار دے گا، کیا دیکھتا ہے کہ شام تک کوئی کشتی تو آئی نہیں ایک لکڑی عین سیدھے بہتی آرہی ہے، کہتا ہے چلو ایندھن ہی سہی، لکڑی اس کے پاس آکر رُک گئی، اس نے لکڑی سر پر اٹھالی، اپنے گھر لے گیا اور گھر لے جاکر کلہاڑے سے چیر نے پھاڑنے لگا تو اندر سے چھَن چھَن کرتا ہوا ہزار دینا اور ساتھ ایک پرچی نکلی۔ جس پر لکھا ہوا تھا اے اللہ والے، مجھے آج کشتی نہیں ملی، یہ میں لکڑی کے ذریعے بھیج رہا ہوں، امید ہے لکڑی تیرے تک پہنچ جائے گی، دو تین دن کے بعد اس کو کشتی ملی۔ تو اس نے ایک ہزار دینا راور لیا، اور اسے آکر کہتا ہے، اے اللہ والے، مجھے اُس دن کشتی نہیں ملی تھی، یہ اپنا ہزار دینار لے لے، میں معذرت خواہ ہوں کہ وعدے سے لیٹ ہوگیا ہوں۔

اب اُس کا ایمان دیکھئے کتنا پکا ہے، کہتا ہے تو نے لکڑی کے ذریعے جو ہزار دینار بھیجا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا﴾ (الاعراف:96)

میں صحیح مسلم کی حدیث سنانے لگا ہوں، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں، ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا، کیا دیکھتا ہے، آسمان پر بدلی کا ایک ٹکڑا آتا ہے، اُس بدلی کے ٹکڑے سے آواز

آ رہی ہے، اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ ، اے بادل فلاں بندے کے باغ کو پانی پلا کر آ ، یہ مسافر بندہ دیکھ کر حیران رہ گیا، کہتا ہے وہ بندہ تو قابلِ زیارت ہے جس کا نام آسمان کے بادلوں میں لیا جا رہا ہے۔

دوستو! وہ کتنے قیمتی بندے ہیں جو چلتے زمین پر ہیں اور اُن کی باتیں عرشِ عظیم پر ہو رہی ہیں، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن نبی پاک ﷺ صبح کی نماز سے اتنے لیٹ ہوگئے، قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جائے، نبی کریم ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، صفیں درست ہوگئیں، آپ ﷺ نے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھ کر جماعت کرائی، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہنا میں نے تمہیں بتانا ہے کہ میں لیٹ کیوں ہوا ہوں، آج رات میں تہجد پڑھنے کے لیے اُٹھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے!

﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا﴾

(المزمل: 1تا3)

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں!

﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○﴾ (بنی اسرائیل: 79)

آپ ﷺ فرماتے ہیں، میں نے نمازِ تہجد پڑھی، پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا تو میں سوگیا!

(فَاِذَآ اَنَا بِرَبِّیْ فِیْۤ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ)

''میں خواب میں اس طرح سوگیا جس طرح اللہ پاک کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ کریم کو بڑی پیاری صورت میں دیکھ رہا ہوں۔''

دوستو! جس رب نے اتنے اتنے حسین بندے بنائے ہیں وہ رب خود کتنا خوب صورت ہوگا، اگر توں حسن کا بھوکا ہے تو رب سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں، اگر توں اپنی آنکھوں پہ

کنٹرول کرلے، آنکھیں میلی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں تجھے اپنا دیدار کرادوں گا۔

میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کو بڑی پیاری صورت میں دیکھ رہا ہوں، اللہ کریم فرماتے ہیں!

"یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ ."

محبوب جن فرشتوں نے میرا عرش اٹھایا ہوا ہے، یہ کیا باتیں کررہے ہیں، میں نے عرض کی، اللہ مجھے کوئی پتہ نہیں تیسری مرتبہ اللہ پاک نے پھر فرمایا محبوب بتاؤ، جن فرشتوں نے میرا عرش اٹھایا ہوا ہے، یہ کیوں جھگڑ رہے ہیں، میں نے عرض کی اللہ مجھے کوئی پتہ نہیں، تیسری مرتبہ اللہ پاک نے پھر فرمایا، محبوب بتاؤ جن فرشتوں نے میرا عرش اٹھایا ہوا ہے، یہ کیا جھگڑا کررہے ہیں، میں نے کہا یا اللہ مجھے کوئی پتہ نہیں، اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں، پھر اللہ پاک نے اپنی قدرت کا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔

کُلَّ شَیْءٍ ، پھر میرے لیے سارا جہان روشن ہوگیا، اللہ پاک فرماتے ہیں محبوب اب بتاؤ، یہ فرشتے کیوں جھگڑ رہے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں اللہ اب مجھے پتہ لگ گیا ہے، یہ فرشتے آپس میں بحث کررہے ہیں کہ میرے امتیوں کے گناہ کس طرح معاف ہوتے ہیں اور درجات کس طرح بلند ہوتے ہیں، اللہ کریم فرماتے ہیں محبوب بتاؤ، درجات کیسے بلند ہوتے ہیں، اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں، یا اللہ یہ فرشتے کہہ رہے ہیں۔ جب میرے بندے وضو کرکے نماز کی نیت سے گھر سے چل پڑتے ہیں تو اللہ پاک ان کے گناہ معاف کرنا شروع کردیتے ہیں، اور جب یہ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے اللہ اللہ کرتے ہیں تو ان کے درجات بلند ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

میرے بھائی! اگر تو مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، تیرے تذکرے وہ فرشتے کررہے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھایا ہوا ہے، بندہ چلے زمین پر اور باتیں عرشِ عظیم پر ہوں، بات تو پھر بنتی ہے، جنگل میں جانے والے مسافر کے کان میں آواز پڑی، اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ ، اے بادل فلاں بندے کے باغ کو جا کر پلا کر

آ ، جس طرف یہ بدلی گئی ، اُدھر ہی یہ چلا گیا ، بادل ایک اونچے ٹیلے پر برسا ، ایک نالی بنی ہوئی ہے ، پانی نالی میں گیا۔ آگے ایک ہرا بھرا اور خوب صورت باغ ہے ، اس باغ کے اندر کیا دیکھتا ہے ، کہ ایک اللہ کا نیک بندہ باغ کو پانی لگا رہا ہے ، یہ جا کر سلام کے بعد کہتا ہے ، مَااِسْمُكَ ، بھائی جان آپ کا نام کیا ہے ، یہ کہتا ہے ، لِمَ تَسْئَلُ عَنْ اِسْمِیْ تجھے میرے نام کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے ، تو میرا نام کیوں پوچھ رہا ہے ، یہ مسافر کہتا ہے ، میں آپ کا نام اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ آسمان کے بادلوں میں آپ کا نام لیا جا رہا تھا ، میں تو آپ کی زیارت کرنے کے لیے آیا ہوں ، اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں۔

میرے بھائی ! اچھے کاموں میں نقل مارنا جائز ہے ، ایک شخص عمرہ کر کے آئے ، دوسرا کہے میں اللہ کے فضل سے حج کروں گا ، ایک شخص ایک قرآن پڑھے ، دوسرا کہے میں دو قرآن پڑھوں گا ، ایک بندہ مسجد میں ہزار روپیہ دے ، دوسرا کہے میں دو ہزار دوں گا ، لیکن یہ بات جائز نہیں کہ ایک گھر ٹی وی لائے۔ ہمسائے کہیں ہم وی سی آر لائیں گے۔

ہمارے الٰہ آباد کے پاس ایک گاؤں ہے ، وہاں ایک لڑکے کی شادی تھی ، انہوں نے بچے کی شادی پر اکرم راہی کو بلا لیا ، ساتھ ایک اور گاؤں تھا ، انہوں نے کہا ، کیا ہم کسی سے کم ہیں ، انہوں نے نصیبو لال بلالی ، یہ نقل مار رہے ہیں۔ نقل تو اچھے کاموں میں کرتے ہیں ، بُرے کاموں میں نہیں کرتے۔

یہ مسافر کہتا ہے ، آپ کا نام کیا ہے ، اس نے نام بتایا ، اب پوچھتا ہے بتاؤ آپ کیا کام کرتے ہیں تاکہ میں بھی وہ کام کروں جو کام تو کرتا ہے ، کہ میرا نام بھی آسمان کے بادلوں میں لیا جائے ، یہ کہتا ہے میرے اس ہرے بھرے باغ کو سپرے کرنے اور کھاد ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی ، جب باغ کا پھل پک کر تیار ہو جاتا ہے تو میں تین حصے کر دیتا ہوں ، ایک باغ کیلئے ، ایک اپنے بیوی بچوں کے لیے گھر لے جاتا ہوں اور تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہوں ، میرا یہ عمل اللہ پاک کو اتنا پسند آیا ہے کہ جب میرے باغ کو پانی کی ضرورت پڑتی ہے ، اللہ پاک آسمان سے رحمت کی بارش برسا دیتے ہیں۔

بھائیو! یہ تو اللہ کریم کا وعدہ ہے، ایمان والے بنو، میں برکتوں کے دروازے کھول دوں گا۔ یہ بابا نیک تھا، جب تک زندہ رہا اسی طرح کرتا رہا، بابا فوت ہوگیا۔ اس کی اولاد جوان ہوگئی، بابا جی کے تین بیٹے تھے، انہوں نے بیٹھ کر مشورہ کیا کہ ہمارے باپ نے ہمارے لیے بنایا ہی کچھ نہیں، اس نے سب کچھ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیا ہے، اس نے درویشوں کو عادت ڈال دی تھی، ابھی باغ تیار ہوتا ہے اور یہ بوریاں پکڑ کر پہلے ہی آ جاتے ہیں، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ان کا نقشہ ایسے کھینچا ہے!

﴿اِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ۝﴾ (القلم: 17تا22)

''بیٹوں نے بیٹھ کر مشورہ کیا کہ راتوں رات باغ کا پھل توڑ کر منڈی پہنچا دو، انشاء اللہ بھی کوئی نہ کہی، اس میں اللہ پاک کا نام ہی بھلا دیا، میں نے پہلے عرض کیا ہے جب نیتوں میں کھوٹ آ جائے، اللہ پاک رحمت کے دروازے بند کر دیتے ہیں!''

ماں بیٹی کی نیت میں فرق آ جائے، گھر کا نظام نہیں چلتا، باپ بیٹے کی نیت میں فرق پڑ جائے، دوکان نہیں چلتی، بھائی وال کی نیت میں فرق پڑ جائے، کاروبار ٹھپ ہو جاتے ہیں، حکومت رعایا کی نیت میں فرق پڑ جائے، حکومتیں نہیں چلتیں۔

مولانا خادم مرحوم رحمہ اللہ نے لکھا ہے ؏

اوتھے کدی وی رب نئیں رحم کردا، جتھے نیتاں دے وچ کھوٹ ہووے
اوتھوں برکتاں رب اٹھا لیندا، جتھے وچ بھراواں انجوٹ ہووے
چنگا کدی او خیر نال وسیا ناہیں، جتھے وسدا نت دا سوٹ ہووے
اُس وعظ وچ نفع نئیں کوئی ہندا، گل گل اندر جتھے چوٹ ہووے

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بڑی پیاری بات لکھی ہے، فرماتے ہیں کہ

جے رب مل دا ناتیاں دھوتیاں، فیر مل دا ڈڈواں مچھیاں ہو
جے رب مل دا کونیاں مونیاں، فیر مل دا بھیڈاں سسیاں ہو
جے رب مل دا جتیاں ستیاں، فیر مل دا بلداں خصیاں ہو
باہو رب اوناں نوں مل دا ، نیتاں جناں دیاں اچھیاں ہو

نیت خالص کر، اپنے دل سے حسد اور بغض نکال، تیری نماز، حج اور زکوٰۃ کا تب فائدہ ہے، اگر تو اندر حسد اور بغض لیے پھرے تو تیری نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔

مسلم شریف کی روایت ہے، ایک شخص چلا جا رہا تھا، دیکھتا ہے، ٹہنیاں اُڑ کر مسافروں کی آنکھوں پر لگتی ہیں، اس نے نیت کر لی کہ یہ ٹہنیاں مسافروں کو تنگ کرتی ہیں، آج میرے پاس کلہاڑی کوئی نہیں جب کلہاڑی ہوگی تو میں ان ٹہنیوں کو ضرور کاٹوں گا، میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں، اس کو موقع نہ ملا۔ موت نے مہلت ہی نہ دی، اس نے لوگوں کے فائدے کی نیت کر لی، عرش والے نے فرمایا، تو نے میرے بندوں کے لیے اچھا سوچا ہے، ہم نے تجھے جنت الاٹ کر دی ہے۔

میرے بھائی! اللہ کی مخلوق پر رحم کیا کر، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جب میں معراج پر گیا، میں نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کی ایک کنجری جنت میں چل پھر رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے ہیں، آقا جنت اور کنجری کا کیا تعلق؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں، وہ ایک کنجری تھی، اس نے دیکھا کہ ایک کنویں کے اردگرد کتے کا بچہ پیاسا مر رہا ہے، اپنی زبان تر زمین پر رگڑ رہا ہے، اس نے اپنے سر کا دوپٹہ اتارا، جوتی کا ڈول بنایا، جوتی کے ساتھ اپنا دوپٹہ باندھ لیا اور تھوڑا تھوڑا پانی نکال کر کتے کے منہ میں ڈالا، کتے کی جان میں جان آ گئی، عرش والے نے فرمایا، اگر تو کنجری ہو کر میری مخلوق پر رحم کر سکتی ہے تو میں رب ہو کر تجھ پر رحم کیوں نہیں کر سکتا۔

میرے بھائی! کبھی تو بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی سوچ لیا کر، ہر وقت قینچی تیز کر کے نہ رکھا کر، بھولے بھالے بندوں کے ساتھ پیار کیا کر، ان پر رحم کیا کر، تو ان غریبوں

پر رحم کرے گا، عرش والا تجھ پر رحم کرے گا۔

دیکھ لیں! یہ اللہ کے ولی کے بیٹوں کی نیت میں کھوٹ آ گئی آپس میں کہتے ہیں راتوں رات ہی باغ کا پھل توڑ لو اور منڈی لے جاؤ، اللہ پاک فرماتے ہیں ان شاء اللہ بھی کوئی نہ کہی، میرا نام ہی بھلا دیا، جب بندہ رب کو چھوڑ دے، رب ناراض ہو جاتا ہے۔

بھائیو! انشاء اللہ میں بڑی طاقت ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، ایک دن جناب سلیمان علیہ السلام کو مجاہدوں کی ضرورت پڑ گئی، فرماتے ہیں آج میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا، ہر بیوی سے ایک مجاہد پیدا ہوگا تو گھر کی فوج بن جائے گی، جناب سلیمان علیہ السلام سو بیوی کے پاس ہی گئے، انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا، نو ماہ کے بعد صرف ایک بیوی سے بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا تھا، اللہ کے پاک نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر جناب سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ دیتے تو اللہ پاک نے سو مجاہد ہی دے دینا تھا۔

نبی پاک ﷺ سے اونچی شان کس کی ہے، اللہ کے نبی سے اونچا مقام کس کا ہے، یہ تو وہ نبی ﷺ ہے جس کے اللہ پاک نے عالمِ ارواح میں ہی اعلان کرنے شروع کر دیئے، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا، اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے نبیو، تم نے دنیا میں جانا ہے، تمہارے ہوتے ہوئے میرا خاص نبی آ جائے، لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ، لوگ تمہارے کلمے پڑھتے ہوں اور تم میرے محبوب کا کلمہ پڑھتے ہو، مولانا شیخ سعید الفت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا معنٰی اس طرح کیا ہے۔

تُساں فیر شریعت نہ اپنی چلانا تساں ساریاں ایں پاسے ہو جانا
نبوت دا لا کے تاج شاہانہ محمد ﷺ پیارے دے تابع ہو جانا
مَتاں اوس ویلے اصرار کر لو ہُن توں ایں میرے نال اقرار کر لو
جب تک نہ مینوں اے وعدہ دو گے تب تک نہ میتھوں نبوت لو گے

اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کو اتنی شان دی، ایک دن یہودی کتے میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آ کر کہتے ہیں، محمد ﷺ تو کہتا ہے میں اللہ کا نبی ﷺ ہوں، بتا

اصحاب کہف کون تھے؟ روح کیا چیز ہے؟ ذوالقرنین کون تھا؟ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، میں کل بتاؤں گا، میرے مصطفیٰ ﷺ کو انشاء اللہ کہنا یاد نہ رہا، اللہ پاک نے آسمان سے پندرہ دن تک وحی بند کر دی۔

میرے بھائی! جب کوئی کام کرنا ہو تو ساتھ انشاء اللہ کہا کرو، اللہ کا نام لیا کرو، حدیث پاک میں لکھا ہے، میرے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ایک جنگ سے واپس آ رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ایک درخت کے نیچے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو جگہ دے دی، آپ علیہ السلام نے اپنی تلوار درخت کے اوپر لٹکا دی، ایک کافر بے ایمان دیکھ رہا تھا، اس نے دیکھا کہ صحابہ اِدھر اُدھر ہیں، اس نے آ کر آپ علیہ السلام کی تلوار اتار کر اوپر اٹھائی اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو جگا کر کہتا ہے مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ يَامُحَمَّدُ ، اے محمد (علیہ السلام) بتا، میری تلوار سے تجھے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف اپنا چہرہ مبارک اٹھایا، اور فرمایا اللہ، اس کا بازو لٹک گیا تلوار نبی کریم ﷺ نے پکڑ لی، آپ ﷺ نے فرمایا، اب تو بتا، تجھے کون بچائے گا؟ کہتا ہے محبوب میں نے آپ جیسا سخی دیکھا ہی کوئی نہیں۔

جب بھی کوئی کام کرنا ہے تو انشاء اللہ کہنا ہے، انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا، اللہ کو بھلا دیا، اللہ پاک فرماتے ہیں جب کوئی مجھے چھوڑ دے تو مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے، یہ ابھی سوئے ہوئے تھے کہ ہم نے ان کے سوتے سوتے باغ کو آگ لگا کر راکھ کر دیا۔

میرے بھائی اپنی نیت کھوٹی نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا تو تیرے پلے کیا رہ جاتا ہے، اپنی نیت صاف کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لے اور دل سے حسد اور بُغض کی بیماریاں نکال دے۔

اللہ کے پاک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں ایک انصاری وضو کر کے آ رہا ہے، اس کی داڑھی سے پانی کے قطرے گر رہے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اگر تم نے جنتی بندہ دیکھنا ہے تو اس کو دیکھ لو، چلتا سر زمین مدینہ پر ہے لیکن ہے جنتی، دوسرے دن صحابی پھر آیا، اسی طرح وضو کے پانی

کے قطرے داڑھی سے ٹپک رہے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر تم نے جنتی دیکھنا ہے تو اس کو دیکھ لو، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کہا دیکھوں تو سہی، یہ بندہ کیا کام کرتا ہے، اس کو نبی پاک ﷺ کیوں جنتی فرمارہے ہیں، تیسرے دن میں اس کے پاس چلا گیا، میں نے کہا، آپ کے ہاں کچھ دن رہنا ہے، میں دن بھی اس کے پاس رہا، رات بھی اس کے پاس رہا، جس طرح میں نمازیں پڑھتا تھا اُسی طرح وہ نمازیں پڑھتا تھا، جس طرح میں عمل کرتا تھا، اس طرح ہی وہ عمل کرتا تھا، میں تین دن اُس کے پاس رہا، مجھے کوئی انوکھا عمل نظر نہ آیا میں نے کہا بھائی جان نبی پاک ﷺ نے تین دن آپ ﷺ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ تو جنتی ہے، میں دیکھنا چاہتا تھا تو عمل کیا کرتا ہے، مجھے انوکھی چیز تو نظر کوئی نہیں آئی، یہ کہتا ہے، میں انوکھا عمل تو کوئی نہیں کرتا، وہی عمل کرتا ہوں جو تم کرتے ہو، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں چل پڑا تو اس نے پیچھے سے آواز دی، اے عبداللہ رضی اللہ عنہ بات سن لے، مجھے یاد آ گیا ہے، میں کیا کرتا ہوں جس دن سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، اس دن سے لے کر آج تک میں نے اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارہ میں حسد اور بُغض نہیں رکھا، اللہ پاک کو میرا یہ عمل اتنا پسند آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی جنت کی بشارتیں دے دی ہیں۔

بھائیو! تم بھی دل میں حسد اور بغض نہ رکھا کرو، ایک دن نبی علیہ السلام سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں، میرا بیٹا انس بات سن لے، جہاں میری اور سنتیں ہیں، رفع الیدین کرنا میری سنت ہے آمین کہنا میری سنت ہے، داڑھی رکھنا میری سنت ہے، وہاں کسی مسلمان کے بارہ میں اپنے دل میں حسد اور بُغض نہ رکھنا بھی میری سنت ہے، جو بندہ میری اس سنت سے پیار کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہی ہوگا۔

میرے بھائیو! اپنا دل صاف کرلو، قرآن کہتا ہے یہ اللہ کے ولی کے بیٹے سوئے ہوئے تھے، اللہ پاک کو ان کی نیت پر غصہ آ گیا، اللہ پاک فرماتے ہیں، یہ صبح صبح ہی ایک دوسرے کو آوازیں دے رہے ہیں، اٹھو اٹھو، کیا باغ کا پھل نہیں توڑنا، اللہ کے ولی کے بیٹے چلتے جا

﴿اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ o وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ o فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ o بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ o﴾

(القلم: 24تا27)

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں، کسی سے بات بھی نہیں کرتے، کہیں غریبوں مسکینوں کو پتہ نہ چل جائے اور ہمارے باباجی کی عادت ڈالے ہوئے درویش جاگ نہ پڑیں، جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے، راستہ نہیں بھولے، بلکہ اللہ پاک کو ہماری نیت پر غصہ آگیا ہے، اس لیے اُس نے ہمارا باغ جلا دیا ہے!

﴿قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ o قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ o﴾ (القلم: 28تا29)

درمیان والا بھائی کہتا ہے، میں تو پہلے ہی تمہیں کہتا تھا، اس طرح کی کوئی نیت نہ کرو اب بھی اللہ پاک کو یاد کرلو، انہوں نے اللہ پاک سے معافیاں مانگنا شروع کردیں کہتے ہیں اللہ تو پاک ہے، ہم سے غلطی ہوگئی ہے، ہمیں معاف کردے، جب بندہ غلطی کر کے اللہ کریم کے پاس آکر معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ ضرور معافی عطا فرما دیتے ہیں، اللہ پاک کے سچے وعدے ہیں!

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ (الاعراف: 96)

اگر بستیوں، دیہاتوں اور شہروں والے لوگ ڈر جائیں اور ایمان لے آئیں تو میں ان کے لیے زمین آسمان کی برکتوں کے دروازے کھول دوں گا۔

اللہ کے پاک نبی علیہ السلام کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ مدینے سے باہر ربذہ نامی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اس کی جیب خالی ہے، دل ہی دل میں کہتا ہے یا اللہ جیب میں پیسہ کوئی نہیں، پاس ہی ایک جنگلی چوہے کا بل تھا، بل میں اللہ پاک نے چوہے کو آرڈر دیا، یہاں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیٹھا ہوا ہے، تیرے پاس جو دینار ہیں وہ تیرے کس کام ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابی رضی اللہ عنہ کو تو ضرورت ہوگی، وہ بل سے نکال کر میرے نبی ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دے، چوہا منہ میں سونے کا دینار ڈال کر بل سے باہر نکلا اور جہاں صحابی رضی اللہ عنہ بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس لا کر رکھ دیا اور واپس اپنے بل میں چلا گیا، پھر ایک دینار اور لے آیا، پھر گیا ایک دینار اور لے آیا، یہ صحابی رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے کہ چُوہا کیا کر رہا ہے چوہے نے سترہ دینار لا کر صحابی رسول ﷺ کے پاس رکھ دیئے اور پھر بل میں داخل ہوا۔ ایک سرخ رنگ کے رومال میں ایک دینار باندھا ہوا تھا، وہ بھی صحابی رسول ﷺ کے پاس لا کر رکھ دیا اور خود دوڑ گیا، مجھے تو اس طرح لگتا ہے، چوہا زبان حال سے کہہ رہا ہوگا، اتنے سے خزانے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے چوکیدار بنایا تھا، میں نے لا کر تیری خدمت میں پیش کر دیا ہے، اس نے اٹھارہ دینار پکڑے اور سیدھا نبی پاک ﷺ کے پاس گیا اور جا کر عرض کرتا ہے آقا ایک چوہے کے بل سے اٹھارہ دینار ملے ہیں، کیا یہ میرے لیے جائز ہیں؟ یہ صحابی رضی اللہ عنہ تھا، اس کو پتہ تھا کہ حرام کا ایک لقمہ بھی کھا لیا تو چالیس دن رب نماز قبول نہیں فرمائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک بی بی آئی آ کر کہتی ہے۔ امام صاحب میں رات بھی سوتر کاتتی ہوں، دن بھی سوتر کاتتی ہوں جب لوگ مجھ سے خریدنے کے لیے آئیں تو کیا میں بتایا کروں، یہ رات کا کاتا ہوا ہے اور یہ دن کا بنایا ہوا ہے، امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کیا رات اور دن کے بنائے ہوئے کا کوئی فرق ہے، بی بی کہتی ہے امام صاحب رات کو اندھیرا ہوتا ہے اس لیے سوتر موٹا ہوتا ہے، دن کے وقت روشنائی ہوتی ہے، سوتر باریک ہوتا ہے، امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں بی بی، اگر تو رزق حلال کھانا چاہتی ہے تو پھر تجھے بتانا پڑے گا کہ یہ رات کا کاتا ہوا ہے اور یہ دن کا بنایا ہوا ہے۔

ایک کتاب ہے "رجالُ السند والھند" اس میں لکھا ہے حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ سندھ سے ہجرت کر کے خراسان چلے گئے، وہاں ایک بہت بڑا امیر آدمی تھا، آپ بارہ سال اس کے باغ کے مالی رہے، ایک دن باغ کے مالک کا دل چاہا کہ سیر کر کے آؤں، چنانچہ

دوستوں کو ساتھ لے کر باغ کی سیر کرنے کے لیے گیا، حضرت مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کہتا ہے، ذرا میٹھے میٹھے پھل توڑ کر لا آپ کھٹے پھل لائے، کہنے لگا دوبارہ لاؤ، پھر بھی کھٹے لائے، تیسری مرتبہ کہا پھر لاؤ پھر بھی کھٹے لائے، مالک کہنے لگا تجھے بارہ سال ہو گئے ہیں باغ کی ملازمت کر رہے ہو، لیکن تجھے پتہ ہی کوئی نہیں کھٹا درخت کون سا ہے اور میٹھا کون سا ہے، آپ فرماتے ہیں اے باغ کے مالک سن لے، میں تیرے باغ کا مالی ضرور ہوں لیکن میں نے کبھی درختوں سے پھل توڑ کر نہیں کھائے کہ کھٹے کون سے ہیں اور میٹھے کون سے ہیں، یہ دیکھ کر باغ کے مالک نے اپنی بیٹی کا رشتہ دے دیا۔ پھر اللہ پاک نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ جیسے ہیرے عطا فرمائے۔ بھائیو! کیا آپ نے کبھی خیال کیا ہے کہ یہ حرام ہے یا حلال ہے، تیرا نماز پڑھنے کو دل کیوں نہیں کرتا، تیرا قرآن کریم کی تلاوت کرنے کو دل کیوں نہیں کرتا، تیرا حج کرنے کو دل کیوں نہیں کرتا، تیرا وی سی آر دیکھنے کو دل کیوں کرتا ہے، معنی اس کا یہ ہے، جب تو رزقِ حلال کھائے گا، تو پھر تجھے قرآن پڑھنے میں لذت آئے گی، پھر تیرا تہجد پڑھنے کو دل کرے گا، جب تو حرام کھائے گا تو پھر غلط کاموں میں تیرا جی لگے گا، دُعا کرو اللہ تعالیٰ رزقِ حلال کھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

اس صحابی رضی اللہ عنہ نے دینار پکڑے ہوئے ہیں اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آ گیا، عرض کرتا ہے آقا، چوہے کے بل سے اٹھارہ دینار ملے ہیں، کیا یہ میرے لیے جائز ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کیا یہ تو نے نکالے ہیں یا چوہے نے نکالے ہیں، عرض کرتا ہے آقا میں نے تو ہاتھ بھی نہیں لگایا، اسی نے ہی سب کچھ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو چار بیت المال کے لیے رکھنے ہیں، رکھ لو، باقی مجھے دے دو، میں استعمال کر لوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میرے صحابی، مجھے تیرے دیناروں کی ضرورت نہیں، تو لے جا، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم برکت کی دعا فرما دوں گا، میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے برکت کی دعا کر دی، صحابی رضی اللہ عنہ کہتا ہے، پھر اتنی برکت پڑی کہ میری زندگی میں وہ ختم ہی نہیں ہوتے تھے۔ اللہ پاک ایمان کی دولت اور اپنا ڈر نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جنت کی بہاریں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفْثِهٖ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ٥ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ٥ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الزمر: 73تا75)

اللہ پاک کی حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کے بعد۔ دوستو! میں نے اس وقت آپ کے سامنے چوبیسویں پارہ میں سے سورۃ الزمر کی آخری تین آیات پڑھی ہیں، اللہ مالک سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے اور پھر سن سنا کر سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہِ رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ یقین جانو کہ یہ برکتوں، رحمتوں اور عظمتوں والا مہینہ ہے بڑی تیزی سے گزر گیا ہے اور ہمیں جدائی دے کر جا رہا ہے، پتہ نہیں زندگی میں دوبارہ نصیب ہونا ہے یا نہیں، کسی کہنے والے نے کہا ہے ؎

اے ماہِ رمضان تیری ساڈی، لگی اے ہون جدائی
فیر مِلاں گے نال نصیباں، جے زندگی رب ودھائی

رمضان تو نے تو آنا ہی آنا ہے، ہمارا کوئی پتہ نہیں، ہم نے ہونا ہے یا نہیں۔

میرے بھائیو! تم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک مہینہ عرش والے رب کی مزدوری کی ہے اور مزدور کی مزدوری بڑی جلدی ادا کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تم کوئی مزدور رکھو تو اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُس کی مزدوری ادا کردو، ہم بھی اللہ تعالیٰ کے مزدور ہیں، ہم نے بھی مزدوری کی ہے!

بعض ساتھیوں نے کئی کئی قرآن مکمل کیے ہیں۔

بعض نے نمازِ تراویح میں قرآن سنا ہے۔

بعض نے نفل پڑھ پڑھ کر نیکیاں کمائی ہیں۔

اور یہ سیزن لگایا ہے، اب مزدوری کا دن آرہا ہے۔

اللہ کے پاک نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ کریم تیس کروڑ بندے جہنم کی جیل سے آزاد فرمادیتے ہیں اور جب صبح عید کا دن ہوتا ہے، اللہ پاک فرشتوں سے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو، آج میرے بندوں کی عید ہے، تم بھی زمین پر چلے جاؤ اور میرے بندوں کی عید دیکھ کر آؤ۔ فرشتے زمین پر آجاتے ہیں اور گلیوں کے کونوں اور بازاروں کے چوکوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آوازیں دیتے ہیں، اے محنت مزدوری کرنے والو، روزے رکھنے والو، قرآن پڑھنے والو، صدقہ فطرانہ ادا کرنے والو، اعتکاف بیٹھنے والو، لیلۃ القدر تلاش کرنے والو، آج مزدوری کا دن ہے، آ کر مزدوری لے لو، جب بندے میدان میں جمع ہوجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! کوئی مزدوری کرے تو کیا اُس کی مزدوری اُس کو ملنی چاہیے یا نہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اللہ مزدوری تو ضرور ملنی چاہیے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں فرشتو تم گواہ ہو جاؤ، مجھے اپنے جاہ وجلال کی قسم ہے، یہ جتنے روزے رکھ کر آ گئے ہیں، مَیں نے ان سب کو جنت الاٹ کردی ہے!

رمضان کے روزوں کی مزدوری جنت ملے گی۔

قرآن پاک پڑھنے کی مزدوری جنت ملے گی۔

صدقہ خیرات کرنے کی مزدوری جنت ملے گی۔

میرے دوستو اور بزرگو! آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں، میری اُمت کے ستر ہزار افراد ایسے ہوں گے جن کے چہرے قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمکیں گے اور اُن کے لیے اللہ کریم فرمائیں گے، اے میرے محبوب! میں نے ان سے حساب نہیں لینا، بغیر حساب کے ہی جنت دوں گا۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو اُمت کے ساتھ بڑا پیار تھا، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا اللہ تو نے مجھے اتنی اُمت دی ہے کہ میں جدھر دیکھتا ہوں، میری اُمت ہی نظر آتی ہے، اس لیے ستر ہزار بندے تھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محبوب ہم نے آپ سے وعدہ کیا ہے، آپ کو راضی کرنا ہے، ستر ضرب ستر، ستر ضرب ستر، ستر ضرب ستر۔ میں آپ کی اُمت کے چار ارب نوے کروڑ بندے بغیر حساب کے جنت میں داخل فرماؤں گا۔

میرے نبی کے صحابی سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا چہرۂ انور کھلکھلا رہا ہے، میرے آقا علیہ السلام مسکرا کر فرماتے ہیں۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اِتنے بندے بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور اُن کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکین گے، سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا دُعا فرما دیں، اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے کرلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اَنْتَ فِیْھِمْ ."

"اے میرے عکاشہ! تو بھی اُن میں سے ہی ہے۔"

ایک اور صحابی اُٹھا، عرض کرتا ہے آقا دُعاء فرماؤ، مجھے بھی اللہ پاک اُن میں سے کرلے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں عکاشہ رضی اللہ عنہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے، عکاشہ بغیر حساب والوں کے ساتھ جنت میں جائے گا۔

دوستو! اتنی سچی اور سچی عدالت، کتنا فکر لگا ہوگا، بعض سے رب تعالیٰ فرمائیں گے، میں نے تم سے حساب نہیں لینا، اے تہجد گزارو، رات کو قرآن اور نفل پڑھنے والو، علیحدہ ہو جاؤ،

اللہ کے پاک نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، بندے علیحدہ تو ضرور ہوں گے لیکن تھوڑے ہوں گے، لوگ دیکھیں گے کہ یہ وہ بندے ہیں جو دن کے وقت پانچ نمازیں پڑھتے تھے اور رات کو تہجد پڑھتے تھے، آدھی رات کے قریب اِن کی کمریں بستر سے الگ ہو جاتی تھیں، یہ سردی دیکھتے تھے نہ گرمی دیکھتے تھے، اللہ پاک فرمائیں گے، اے تہجد پڑھنے والو! میں نے تم سے حساب کیا لینا ہے، بغیر حساب کے ہی جنت میں چلے جاؤ!

دکھوں، مصیبتوں پر صبر کرنے والے بھی بغیر حساب کے ہی جنت میں جائیں گے۔

جادوٹونے کے دم نہ کرنے والے بھی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

ایک ایک وقت میں دو دو کھانے نہ کھانے والے، بلکہ ایک ہی کھانا کھانے والے بھی بغیر حساب کے ہی جنت میں جائیں گے۔

میرے دوستو اور بزرگو! جب مومن پُل صراط کی گھاٹی سے پار چلے جائیں گے، وہاں کُھلا اور صاف میدان ہوگا۔ اللہ پاک آسمان سے چٹھیاں بھیجیں گے، اللہ کریم نام لے کر فرمائیں گے، یہ چٹھی فلاں بندے، فلاں کے بیٹے اور فلاں بستی میں رہنے والے کو دے دو، یہ چٹھی دوسرے کو دے دو، یہ تیسرے کو دے دو، اوپر مکمل ایڈریس لکھا ہوگا، ایسے سمجھو جیسے یہ جنت کے ٹکٹ مل رہے ہیں، اوپر نام درج ہوگا، یہ فلاں کا ٹکٹ ہے، یہ فلاں کا ٹکٹ ہے۔ ٹکٹ ہاتھ میں پکڑا ہوگا اور نقشہ کیا ہوگا، آمنہ کے لال علیہ السلام آگے آگے ہوں گے، دائیں طرف صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا، بائیں طرف فاروق رضی اللہ عنہ ہوگا اور پیچھے وہ ستر ہزار ہوں گے جن کے چہرے چمکتے ہوں گے۔

میرے بھائیو! وہاں علیحدہ علیحدہ جماعتیں ہوں گی، شہیدوں کی علیحدہ جماعت ہوگی، حاجیوں کی علیحدہ جماعت ہوگی۔ لیبل لگا ہوگا، یہ حاجیوں کی جماعت ہے، یہ شہیدوں کی جماعت ہے، یہ نمازیوں کی جماعت ہے، یہ قاریوں اور حافظوں کی جماعت ہے، وہاں بات بڑی بنی ہوگی۔ ایک ایک حاجی کے ساتھ اُس کے قریبی رشتہ داروں میں سے چار چار سو بندہ اور ہوگا۔ شہید کے ساتھ ستر بندے ہوں گے، حافظ قرآن کے ساتھ دس بندے ہوں گے۔

یہ بندے جنت کے ٹکٹ پکڑ کر جنت کے گیٹ پر پہنچ جائیں گے، پھر مومن دیکھیں گے کہ آج کس کی بات بنتی ہے۔ دوڑ کر جناب آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، آپ اپنی اولاد لے کر کھڑے ہوں گے، بھلا جناب آدم علیہ السلام کے کہنے پر جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا نہیں۔

پھر جناب نوح علیہ السلام کی طرف دیکھیں گے کہ جناب نوح نبی علیہ السلام کے کہنے سے بہشتی دروازہ کھلتا ہے یا نہیں۔

پھر جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرف دیکھیں گے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نبی بھی دروازہ کھلا سکتے ہیں یا نہیں۔

پھر جناب موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی طرف دیکھیں گے۔ اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، سارے انبیاء علیہم السلام کھڑے ہی رہ جائیں گے، یہ دوڑ کر آئیں گے، کہیں گے آج بات بنے گی تو جہانوں کے پیر سے بنے گی۔ یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور نقشہ عجیب بنا ہوگا، ایک جلوس کی شکل ہوگی، آگے آمنہ کے لال علیہ السلام ہوں گے، پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم ہوں گے اور پیچھے مومنین ہوں گے۔

مَیں آج پڑھ کر حیران ہورہا تھا کہ اللہ تو نے جنتیوں کو کتنے مقام دینے ہیں!

قد جناب آدم علیہ السلام جتنا ہوگا، ساٹھ ہاتھ، سب ایک جیسے ہوں گے، جوانی جناب عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ تینتیس یا بتیس سال کی بھرپور جوانی ہوگی۔

حسن جناب یوسف علیہ السلام جیسا ہوگا، یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر مصر کی عورتوں نے ہاتھ ہی کاٹ لیے۔

آواز، میٹھی جناب داؤد علیہ السلام کی ہوگی، آپ کی اِتنی میٹھی اور پیاری آواز تھی، جب زبور پڑھتے تھے تو پہاڑ وَجد میں آجاتے تھے، پرندے پر کھول کر کھڑے ہوجاتے تھے اور پانی کی موجیں رُک جاتی تھیں۔ اللہ پاک وہاں بھی فرمائیں گے اے میرے نبی داؤد (علیہ السلام)! آج تو کتاب پڑھ کر میرے محبوب کے امتیوں کو اپنی بولی سنا دے۔

جناب داؤد علیہ السلام زبور سنائیں گے۔ کبھی کبھی رب تعالیٰ خود قرآن سنائیں گے اور ہم

انشاء اللہ سنیں گے۔

اخلاق جہانوں کے پیر کا ہوگا اور عربی زبان ہوگی۔

ہندوستانی بھی عربی بولیں گے۔

پاکستانی بھی عربی بولیں گے۔

رُوسی بھی عربی بولیں گے۔

چینی، جاپانی بھی عربی بولیں گے۔

عربی زبان ہوگی کیونکہ عربی تمام زبانوں کی سردار ہے۔

میں حدیث پاک میں پڑھ رہا تھا کہ جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا، اُس سے دو نہریں چل رہی ہوں گی۔ایک نہر ایسی ہوگی، اُس میں سے جنتی پانی پئیں گے تو اندر سے غلاظت ختم ہو جائے گی، اندر صاف ہو جائے گا، کیونکہ جنت میں پیشاب نہیں آئے گا، کھانسی اور بخار نہیں ہوگا، دوسری نہر کے پانی سے جنتی شہزادے غسل کریں گے تو باہر کے سارے داغ دھبے ختم ہو جائیں گے۔ اپاہج ،لنگڑا، کانا اور بدصورت کوئی نہیں ہوگا، وہ موتیوں جیسے غلمان ، جن کی قرآن نے اِس طرح صفات بیان کی ہیں.

﴿مُتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِيْنَ٥ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ٥﴾

(الواقعه: 16تا17)

وہ حوروں کو جا کر بتا دیں گے، اے حورو، تمہارے خاوندوں نے غسل کر لیے ہیں، تم ریشم کی پوشاکیں لے کر آ جاؤ، حوریں پوشاکیں اور سونے کے کنگن لے کر آ جائیں گی، آج تک کسی آنکھ نے اِس طرح کے دیکھے نہیں ہوں گے۔

آج یہاں کوئی بندہ سفر سے واپس آئے، بچوں کو پتہ چلے تو وہ کہتے ہیں، ابُو جی آ گئے اور بیوی بھی باہر جلدی سے دروازے پر آ جاتی ہے کہ میرا سرتاج خیر و عافیت سے آ گیا ہے۔ اللہ کی قسم ہے، اِسی طرح وہ غلمان جا کر کہیں گے اے حورو تمہارے سرتاج آ گئے ہیں، یہ سن کر وہ حوریں باہر آ جائیں گی اور اھلاً و سھلاً مـرحـبـا کہیں گی، مبارک باد پیش کریں گی، پھر

ریشم کے حُلے اور کڑے پہنا دیں گی۔

میرے بھائیو! یہ اوپر دیکھیں گے تو بہشت کے دروازوں پر باقاعدہ لکھا ہوگا:

ایک دروازے پر لکھا ہوگا: باب الجهاد۔ یہ جہاد کرنے والوں کا دروازہ ہے۔

ایک دروازے پر لکھا ہوگا: باب الصدقة یہ صدقہ خیرات کرنے والوں کا دروازہ ہے۔

ایک دروازے پر لکھا ہوگا: باب الریان ۔ یہاں سے وہ داخل ہوں گے جو روزے دار ہیں۔

کہیں لکھا ہوگا: اس دروازے سے قاری اور حافظ داخل ہوں گے، علیحدہ علیحدہ آٹھ دروازے ہوں گے۔

اے بہشتی دروازہ گزرنے والو! جنت کی توہین نہ کرو، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، بندہ چالیس دن سفر طے کرے گا، اللہ پاک نے اتنا کھلا جنت کا دروازہ رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں مکہ سے لے کر بصرہ تک، مکہ سے لے کر بحرین تک مکہ سے لے کر مقامِ ہجر تک جتنا سفر ہے، جنت کا ایک دروازہ اِتنا کھلا ہوگا۔ وہ "موری" نہیں، وہ رب کے فضل سے گیٹ ہیں اور پھر گیٹ بھی سونے کے بنے ہوئے ہیں۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اب مومن دیکھیں گے کہ یہ بہشتی مین گیٹ کون کھولتا ہے، کس کے کھلوانے سے کھلتا ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِدھر اُدھر دیکھیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ساتھ ہوگی۔ میرے آقا علیہ السلام بہشتی گیٹ کھٹکھٹا دیں گے، جنت کا دربان جس کا نام رضوان ہے، وہ کہے گا، مَنْ دَقَّ الْبَابَ.

دروازہ کھٹکھٹانے والا کون ہے؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ اَنَا مُحَمَّدٌ۔

مَیں محمد مَیں محمد، تے آمنہ دا جایا
جلدی دروازہ جنت کھولو، مَیں اُمت نال لیایا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے، میرے اِن اُمتیوں کو یہاں کھڑے کھڑے پچاس ہزار سال بیت گئے ہیں۔ یہ بے چارے بڑے ہی تھکے ہوئے ہیں، اس لیے جلدی سے جنت

کا گیٹ کھول دو، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے وہ رضوان بعض کے لیے آٹھوں ہی کھول دے گا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں آقا جنت میں جانا ہی ہے نا، کیا ایک دروازہ کم ہے، ایک سے ہی گزر جائیں گے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں میرے ابوبکر رضی اللہ عنہ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز اور انعام ہوگا اور مجھے اُمید کامل ہے کہ تیرے لیے جنت کے آٹھوں دروازے ہی کھلیں گے۔

دوستو! میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جو بی بی پانچ نمازیں پڑھتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی ہے، اپنے جسم کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرتی ہے۔ اللہ کی قسم ہے، اِس عورت کے لیے بھی آٹھوں دروازے ہی کھلیں گے، اور جو شخص صحیح وضو کرکے تھوڑا سا منہ آسمان کی طرف اٹھالیتا ہے، پھر پڑھتا ہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ."

"وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ."

جہانوں کے پیر علیہ السلام فرماتے ہیں، اِس کے لیے بھی جنت کے آٹھوں دروازے ہی کھلیں گے۔ میرے بھائی! اگر تیرا کُھلوانے کو جی چاہتا ہے تو نمازیں پڑھا کر، بعض بدقسمت ایسے ہیں جن کو اِس مہینے میں بھی نماز نصیب نہیں ہوئی۔ اِس مہینے میں بھی جوا کھیلا، سود کھایا، رشوت لی، ڈاکے ڈالے، چوریاں کیں، بدمعاشیاں کیں اور اللہ پاک کی بغاوتیں کیں، اگر توبہ نصیب نہ ہوئی تو وہاں جوتیاں پڑنا شروع ہو جائیں گی۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی حوروں کی تعریف فرمائی ہے، وہ کتنی خوب صورت ہوں گی، جنت میں کوئی بندہ، رنڈوا اور بغیر بیوی کے نہیں ہوگا۔ اللہ پاک ہر بندے کو دنیا کی دو عورتیں دیں گے، جو حوروں سے حسین ہوں گی، اُن کی پنڈلی پر ستر پردے بھی ہوں گے، تب بھی اُن کی ہڈی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔ اللہ پاک قرآنِ حکیم میں فرماتے ہیں:

﴿وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌO وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌO وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌO﴾

(الغاشیہ:14تا16)

جنت کے پلنگوں پر بڑی بڑی قیمتی چادریں بچھی ہوں گی اور جنتی نواب اپنی بیویوں کو ساتھ لے کر اُن بیڈوں پر جا کر بیٹھ جائیں گے۔ حوریں اُن کو تسلی دیں گی، جس بندے نے پچاس یا سو سال دکھوں میں زندگی گزاری ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، جنت میں داخل ہوتے ہی سارے دکھ بھول جائیں گے۔

میرے دوستو! جنت کے آٹھ درجے ہیں:

۱: جنت کا سب سے پہلا درجہ خالص چاندی کا ہے۔ اللہ پاک نے وہاں عام بندے رکھنے ہیں۔

۲:۔ جنت کے دوسرے درجے کا نام دارِ مقام ہے۔ یعنی ٹھہرنے کی جگہ، وہ خالص سونے کا بنا ہوا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: دولت مند اور کاروباری لوگ جنہیں اللہ پاک نے مال و دولت دیا ہے تو وہ اُس کی راہ میں خرچ کر کے شکر کرتے ہیں۔ وہ بدمعاشیاں نہیں کرتے کہ میرے پاس پیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: رب تعالیٰ اُنہیں سونے کی جنت دیں گے۔

۳: جنت کا تیسرا درجہ سُرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ اُس میں اللہ پاک فقیر اور تنگ دست، جن کی کمائی تھوڑی، خرچے اور اہل و عیال زیادہ ہے لیکن پھر بھی کہتے ہیں: یا اللہ جس طرح تو راضی ہے ہم بھی راضی ہیں۔ بچوں کے جوتے اور کپڑے پورے نہیں ہوتے تب بھی صبر و شکر کرتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، اے صبر کرنے اور میری رضا پر شاکر رہنے والے، مَیں نے وہ موتیوں کا بنا ہوا جنت تجھے دینا ہے ؎

پاٹا موٹا پہن بھراؤ، تے حمد الٰہی کہیے
سُکی مِسّی جیہو جئی لبھے، تے کھایئے شاکر رہیے

۴: چوتھے جنت کا نام ''جنتِ عدن'' ہے۔ وہ اللہ پاک نے خاص زمرد کا بنایا ہوا ہے۔ اللہ پاک اُس میں غازی اور نمازی داخل فرمائیں گے۔ یعنی راہِ للہ جہاد کرنے اور نمازیں پڑھنے والے جنتِ عدن میں رہیں گے۔

۵: پانچویں درجے کا نام مقام ہے۔ وہ صرف موتی کا بنا ہوا ہے جو ایک عجیب قسم کا موتی ہوگا۔ اُس میں اللہ کریم حافظ اور عالم داخل فرمائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔

۶: چھٹے درجے کا نام نعیم ہے، وہ خالص لعل کا بنا ہوا ہے۔ اللہ پاک اُس میں مؤذن اور شہید داخل فرمائیں گے، لیکن اذان بغیر کسی لالچ اور تنخواہ کے مفت کہیں۔

۷: ساتویں درجے کا نام ''جنت الماویٰ'' ہے۔ وہ صرف نور کا بنا ہوا ہے۔ اُس میں اولیاء اللہ جائیں گے، جنہوں نے یاری رب سے لگائی اور تعلق اُس سے جوڑا، اللہ کریم نے وہ نور کا جنت اپنے اولیاء کو دینا ہے۔

۸: آٹھویں درجے کا نام جنت الفردوس ہے۔ اُس میں ایک خاص مقام ہے جس کا نام ہے مقام محمود۔ وہاں میرے مصطفےٰ علیہ السلام رہیں گے۔ جنت الفردوس میں تمام انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہیں گے اور بعض مومنین بھی جنت الفردوس میں جائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

میرے بھائی! یہ سب سے بڑا جنت ہے، ویسے تو اللہ پاک نے جنت اِس طرح بنائی ہے کہ ساری جنت پر اللہ تعالیٰ کے عرش کی چھت ہے۔ جنت کے درجے ہوں گے، بعض نیچے ہوں گے اور بعض اونچے ہوں گے۔ وہاں پروں والے گھوڑے ہوں گے تو وہ بعض جنتیوں کے اوپر سیر کرتے ہوں گے، تختوں پر بیٹھے ہوں گے، جو نیچے بیٹھے ہوں گے وہ کہیں گے: یا اللہ! یہ ہمارے اوپر اُڑ رہے ہیں ان کی شانیں کیا ہیں؟ اللہ پاک فرمائیں گے یہ تہجد اور قرآن پڑھتے تھے اور تم سو کر زندگی گزارتے تھے۔

میرے بھائیو! جنت میں اور کیا ملے گا۔ ایک بندے کا اَسّی ہزار نوکر اور ستر بہتر حوریں ہوں گی۔ اللہ پاک نے اپنے قرآن میں فرمایا ہے:

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝﴾ (الرحمن: 72تا74)

''وہ خیموں میں بند ہیں۔ کسی شخص نے آج تک انہیں دیکھا ہی نہیں۔''

کہیں اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ o اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ o فِیْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ o ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ o وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ o عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ o مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ o يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ o﴾

(الواقعہ: 10 تا 17)

اُن کے موتیوں جیسے غلام پانی، دودھ، شراب اور خالص شہد کے پیالے لا کر ان جنتیوں کو بلا رہے ہوں گے اور پھل اتنے قیمتی ہوں گے۔ ایک پھل اگر ہزار میل بھی دُور ہے، جنتی نواب کا دل چاہا ہے کہ میں نے وہی سیب توڑ کر کھانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ سیب خود بخود ہی ٹوٹ کر پلیٹ میں اِس کے منہ کے قریب آ جائے گا۔ جس طرح ٹیپ ریکارڈ باتیں کرتی ہے اِس طرح سیب بولے گا:

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ o﴾

(الحاقہ: 24)

جو نعمتیں دی ہیں کھاؤ پیو، بدہضمی نہیں ہوگی، جو تھوڑا بہت پسینہ بھی آیا اُس کی بھی بڑی بہترین خوشبو ہی آئے گی۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ جنت میں فرشتے وہ محل تعمیر کر رہے ہیں، وہ کوٹھیاں بنا رہے ہیں، جب بندہ ذکر کرتا ہے تو وہ تعمیر شروع کر دیتے ہیں۔ جب یہ رُک جاتا ہے تو وہ بھی رُک جاتے ہیں، جنتی اُن سے پوچھتے ہیں تم نے کام روک دیا ہے کیا بات ہے؟ وہ کہتے ہیں پیچھے سے خرچہ ختم ہو گیا ہے اِس لیے ہم نے بھی کام روک دیا ہے، اور اگر بندہ یہاں چلتا پھرتا پڑھتا رہے:

"سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ."

اگر دس مرتبہ پڑھے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

کُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: 1تا4)

فرشتے جلدی سے ایک کوٹھی بنا دیتے ہیں، اور اگر کسی کا بچہ فوت ہو جائے اور یہ اُس فوت شدہ بچے پر الحمد للّٰہ پڑھے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں، جلدی کرو۔ بیت الحمد جنت میں ایک کوٹھی بنا دو۔ وہ بڑے تیز ہیں، اِن تیرے مستریوں کی طرح نہیں کہ ایک دن میں تین اینٹیں لگائیں گے، وہ فرشتے اس طرح کے نہیں، وہ ذرا دیر نہیں کرتے، تو نے اِدھر سے سامان بھیجا ہے وہ جلدی سے لگا دیتے ہیں۔

میرے بھائی! اِس رمضان میں جو بندہ ایک سجدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس بندے کو ایک سجدے کے عوض ایک ہزار نیکی عطا فرماتے ہیں۔ اِس لیے جتنا تیرا دل چاہے سجدے کر لے۔ کیا تجھے کوئی روکنے والا ہے جنت میں جانے کی تیاری کرو۔

یہاں کوئی بی بی اگر اپنے خاوند سے لڑے تو اللہ پاک حوروں کو دکھا دیتے ہیں اور حوروں سے فرماتے ہیں، دیکھو فلاں بی بی اپنے خاوند سے جھگڑ رہی ہے، حوریں کہتی ہیں اے بہن نہ لڑو، یہ تیرے پاس مہمان ہے، یہ ہمارے پاس آئے گا، تو بھی دیکھے گی ہم کس طرح عزت کرتی ہیں۔ پھر حوریں کہتی ہیں یا اللہ جلدی کر، وہ ہمارے خاوند ہیں ہمیں ملا دے۔ وہ حوریں کیسی ہیں؟ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

گردن لمّی نازک پتلی تے جیونکر گردن موراں
آواز لطیف باریک جو کوئل تے ساون وچ گنگوراں
اُچا نک عجائب پتلا تے وچ بلاق سوہاوے
سونا لعل جواہر موتی، زیور گن لکاوے
بازو گول دراز لطائف تے چاندی وانگ صفائی
کنگن کڑیاں موتی لڑیاں، زیور باں ٹِکائی
اُنگلیاں سب زیور بھریاں تے جیویں رواواں پھلیاں
بہت باریک دراز لطائف تے جیونکر چنبے کلیاں

اکھ مراگ جو مرگاں آنے تے کجل دی وچ دھاری
بہت سیاہی بہت سفیدی، اعلیٰ حُسن بہاری
زُلفاں کُنڈل دارم کتر، تے کالے ناگ ایانے
رُخسارے جیوں پھل گلابی تازے نہ کرمانے
متھا چن بدر جیوں چمکے، تے زلفاں رات سیاہی
زیور کن بلاق جو تارے تے پھکن چھپڑ لائی
جے حُوراں دی اک لونڈی اس دنیا تے آوے
لڑ کے مرے تمام لوکائی، خود حضرت فرماوے

اب حوروں کی قیمت سن لیں۔ اُن کا حق مہر یہاں ادا کرنا ہے، تم کہتے ہوگے سوا بتیس روپے دے کر چھوٹ جائیں گے۔ سوا بتیس روپے والی کوئی بات نہیں، یہاں نہیں ہے وہاں کیسے ہے۔ کیسی قوم کی مت ماری ہے، جی شرعی حق مہر باندھو، سوا بتیس روپے۔ سوا بتیس روپے سے جوتے کا ایک پیر نہیں آتا اور یہ حق مہر باندھ رہا ہے۔ پتہ نہیں کس بے وقوف نے انہیں یہ سبق دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جتنی طاقت ہے اُتنا حق مہر باندھو۔ اگر زیادہ طاقت ہے زیادہ باندھو۔ سیدنا علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کی بیٹی اور میرے نبی کی نواسی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا جس کا نکاح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہو رہا ہے اور حق مہر پینتیس ہزار دینار اُس وقت باندھا ہے جب پیسہ نہیں ملتا تھا، یہاں کہتے ہیں شرعی حق مہر باندھو۔ اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

میرے بھائی! حُوروں کی قیمت دیکھیں، یہاں بزرگ بڑی جلدی میں ہیں کہ یا اللہ کون سا وقت ہو، یہاں ہم اپنی بہوؤں سے جھڑکیں کھا کر تھکے ہوئے ہیں، حوروں سے ہی خدمت کروالیں۔ انشاء اللہ حوریں بڑی خدمت کریں گی۔ یقین جانو وہ آپ کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ ہندوؤں، کھتریوں کے لیے نہیں رکھیں، وہ جنت اور حوریں تیرے لیے ہیں۔ فرماتے ہیں:

مُل اوناں دا دنیا اندر تے طاق ذکرِ الٰہی
رب نبیؐ نوں راضی کریئے تے چھوڑ فساد مناہی

ایک صحابی رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ سے عرض کرتا ہے: کیا رب جنت میں گھوڑا دے گا؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں، ملے گا۔

دوسرا اٹھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اونٹ ملے گا؟ فرمایا: ہاں وہاں اونٹ بھی مل جائے گا۔

ایک آدمی کہے گا: یا اللہ! میں نے جنت میں کھیتی باڑی کرنی ہے، مجھے بیلوں کی جوڑی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ پاک اُسے دَھنی کیر کے بیل لا کر دیں گے۔ اللہ پاک ان بیلوں سے فرمائیں گے، خود ہی ہل چلاؤ اور بیج بکھیر دو۔ کھیتی اُگ آئے گی، دیکھتے ہی دیکھتے اونچی اونچی فصلیں ہو جائیں گی، کیونکہ جنت کی زمین کستوری کی ہے، بس اللہ تعالیٰ نے خواہش ہی پوری کرنی ہے۔ اب یہ چوہدری تخت پر بیٹھ کر دیکھ رہا ہے، اس کی بیویاں اور غلمان ساتھ بیٹھے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ڈھیر لگ جائیں گے۔ صحابی عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ انصار ہی ہوں گے جو جنت میں بھی کھیتی باڑی کرنے سے نہیں رُکیں گے۔

میرے بھائیو! جنتی کروڑوں اربوں سال جنت میں رہیں گے۔ زندگی ختم نہیں ہوگی، جنت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ اعراف ہے، بعض بندے وہاں بھی ہوں گے، وہ جنتی ہوں گے نہ دوزخی، اُن کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں گی۔ ویسے نیک اور نمازی ہے لیکن ماں باپ کا نافرمان ہے وہ بھی اعراف میں ہوگا۔ علم پڑھنے یا جہاد کرنے گیا ہے، ماں باپ راضی نہیں، بوڑھے والدین کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کام بڑا اچھا ہے لیکن تو اعراف میں رہے گا، وہ جنتیوں کی طرف دیکھیں گے تو بڑے خوش ہوں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے، یا اللہ! تو نے ہمیں آگ سے تو بچایا ہے نا، کچھ دِنوں کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اب تم بھی جنت میں چلے جاؤ اور پھر ایک دُنبے کی شکل

میں موت کو لا کر چھری پھیر دی جائے گی۔ جنتیوں کے لیے اعلان ہوگا کہ تمہیں جنت میں کبھی موت نہیں آئے گی اور دوزخیوں کے لیے اعلان ہوگا کہ تم ہمیشہ دوزخ میں ہی رہو گے تمہیں وہاں موت نہیں آئے گی۔

میرے بھائیو! جنتی لوگ جنت کی نعمتیں کھا کھا کر سیر ہو جائیں گے، وہاں بڑی بہار لگی ہوگی۔ اللہ کریم اپنے بندوں سے خود کلام کریں گے، اللہ پاک فرمائیں گے اے جنتیو! کیا تمہیں اور کچھ چاہیے۔ جنتی عرض کریں گے، یا اللہ! کیا اب بھی کوئی کمی ہے؟ اب کسی چیز کی کوئی ضرورت نہیں، ایک سیب کھاتے ہیں تو ستر لذتیں آتی ہیں، دودھ پی پی کر سیر ہو جاتے ہیں لیکن پیشاب پاخانہ نہیں آتا، بدہضمی نہیں ہوتی۔ کبھی ہمارا دل چاہتا ہے کہ فلاں ملک والوں کو ملنے کے لیے جائیں، ہم تختوں پر بیٹھتے ہیں تو ہوا چند منٹوں میں اُڑا کر لے جاتی ہے، اور ہم لاکھوں میل سفر طے کر لیتے ہیں، سواریوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں، یا اللہ تو اِس سے بڑھ کر اور کیا دے گا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، ابھی میں نے ایک چیز اور رکھی ہے جو تمہیں دوں گا۔ یا اللہ وہ کیا ہے؟ جنت تو پہلے ہی بڑی خوبصورت ہے، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائیں گے، اے میرے فرشتو! جنت کو اور سنوار دو، یا اللہ کیا بات ہے، فرمایا میں نے اپنے بندوں کو ایک خاص انعام دینا ہے۔ اعلان کرو، سب فلاں جگہ پہنچ جائیں، وہاں میں نے بندوں کو اپنا دیدار کرانا ہے۔ اللہ پاک اعلان کریں گے ؏

اعلیٰ ادنیٰ سب بہشتی، سن سن او آوازاں
او سوار بُراقاں اُونٹاں تے، زیب خوشی کر تازاں
او چھاویں چھاویں باغ جنت دے تے سیر کریندے جاون
جا پہنچن دروازے قُدسی آکھ سلام سُناون
السّلام عَلَینا مِن ربّنا، تے الویں ایں آکھن سارے
او جاہن اِذن یا اِذن کرے رب، داخل ہوون سارے

اجازت مانگیں گے یا اللہ ہم جنتی آ گئے ہیں۔ اللہ کریم فرشتوں سے فرمائیں گے، کھلے

میدان کا گیٹ کھول دو، رب تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندو! اب میں ایک اور انعام کرنے لگا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نور کے پردے پیچھے کر دیں گے اور فرمائیں گے، مجھے جی بھر کر دیکھ لو۔

میرے بھائیو! اگر تو نے رب کو دیکھنا ہے تو اپنی آنکھیں میلی نہ کیا کرو، حرام نہ کھایا کرو۔ صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم رب کو دیکھ لیں گے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں، کیا چاند کو دیکھتے وقت کوئی دِقت پیش آتی ہے؟ صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے نہیں۔ فرمایا سب جنتی رب کو اِسی طرح دیکھیں گے۔

جناب موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر کہا تھا: یا اللہ! میں نے تجھے دیکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، تو نہیں دیکھ سکتا:

﴿وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ﴾

(الاعراف: 143)

”اگر تو نے مجھے ضرور دیکھنا ہے تو اِس پہاڑ کی طرف دیکھ“

قرآنِ کریم کہتا ہے:

﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾

اللہ پاک نے سوئی کے سوراخ جتنی پہاڑ کی طرف تجلی کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے، لیکن وہاں یہ بات نہیں ہوگی، وہاں انشاء اللہ دیکھیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے، اب مجھے بتاؤ اور کیا چاہیے۔ جنتی کہیں گے یا اللہ! اب ہم حوروں کو نہیں چاہتے، ہمیں کوٹھیوں اور باغات کی ضرورت نہیں، اب ہمارا دل چاہتا ہے تو سامنے ہو اور ہم تجھے دیکھتے ہی رہیں۔ بعض کو اللہ پاک روزانہ دو مرتبہ دیدار کرائیں گے، ایک مرتبہ صبح اور ایک مرتبہ عصر کے وقت اور بعض کو ہر جمعہ دیدار ہوگا، اور بعض کو ایک مہینہ کے بعد، لیکن جب دیدار ہو گیا تو ساری نعمتیں بھول جائیں گی۔ اللہ پاک فرمائیں گے میرا دیدار ہو گیا ہے، اب اپنے گھروں کو جاؤ۔ بندے پیچھے نہیں ہٹیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ایک آواز اور دی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایک انعام اور لے جاؤ۔ یا اللہ وہ کون سا ہے؟ اللہ پاک فرمائیں گے، بس آج کے بعد میں تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

میں آج ہی پڑھ رہا تھا، وہاں ایک بڑا خوبصورت بازار ہوگا۔ وہاں ہر چیز پڑی ہوگی، جنتی دیکھیں گے یا اللہ! دوکان دار کوئی نہیں بیٹھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، یہ سودا بیچنے والی جگہ نہیں، کوئی دوست کسی کے پاس جائے تو وہ تحفہ دیتا ہے، تم میرا دیدار کرنے آئے ہو، اب مَیں نے تمہیں تحفہ دینا ہے، جتنا چاہتے ہو لے جاؤ، اب حوریں علیحدہ شاپنگ کریں گی اور بندے علیحدہ کریں گے۔ جس چیز کی ضرورت ہوئی، اللہ تعالیٰ کی قسم ہے وہ رب کے بازار سے لے کر گھروں کو پہنچ جائیں گے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ وہ جنت قسمت میں فرمائے۔ مجھے اور آپ کو اُس کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فضیلتِ مسجد

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَّمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ o﴾ (التوبة: 108)

جو مسجد منافقوں نے بنائی ہے۔ مسجد ضرار اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے محبوب نبی محمد (ﷺ) اس مسجد میں آپ نے نہیں جانا۔ اور جس مسجد کی بنیادیں تقویٰ پر رکھی گئی ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ یا مسجد قباء پہلے دن سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو حق پر ہیں آپ ﷺ اس مسجد میں قیام، رکوع اور سجود کریں۔ اس لیے کہ اس مسجد کے پاس ایسے بندے رہتے ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک صاف رہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، پاک بندے مجھے بہت پسند ہیں۔

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ہوں۔

دوستو! بزرگو! جب کائنات کے سردار نبی ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے یثرب گئے۔ یثرب مدینہ طیبہ کا پہلا نام ہے۔ یثرب کا معنی ہے غموں اور دکھوں کی آبادی اللہ کے پاک نبی ﷺ کے قدم جب مدینہ طیبہ پر پڑے تو اللہ پاک نے اس زمین کو شفاؤں والی زمین بنا دیا۔ اور اس کا نام مدینۃ النبی ﷺ یا دار ہجرت رکھ دیا۔ اللہ کے پاک نبی مدینہ طیبہ گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی لوٹے لوٹے مدینہ ہجرت کر کے گئے۔ اس وقت مدینہ میں تین قومیں

آباد تھیں ایک قوم مسلمانوں کی دوسری مشرکوں کی قوم اور تیسری قوم رومیوں کی ستائی ہوئی یہودی قوم تھی۔ یہ حجاز میں آباد تھے۔ اللہ کے پاک نبی جناب محمد ﷺ مدینہ طیبہ پہنچے تو جو مشرک تھے انہوں نے تھوڑی دیر بعد میرے آقا کا کلمہ پڑھا اور مسلمان بن گئے اور جو یہود تھے یہ بہت شرارتی اور کاروباری تھے۔ مدینہ کے لوگوں کو سود پر رقم دیتے تھے اور دونوں گروہوں کی آپس میں لڑائی رہتی تھی اگر کوئی پارٹی مالی لحاظ سے تھوڑی کمزور نظر آتی انہیں سود پر رقم دے کر کہتے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کئی لوگ ایسے تھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہ یہودیوں کا بہت بڑا عالم دین تھا اس نے نبی پاک ﷺ کا چہرہ دیکھا تو کہتا ہے۔ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یہ سچا چہرہ ہے، جا کر میرے مصطفیٰ ﷺ کو بڑے غور سے دیکھتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتا ہے میرے مصطفیٰ ﷺ نے مدینہ میں جا کر پہلی وعظ یہی کی۔

”اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ“

لوگو! سلام کو عام کرو۔ السلام علیکم۔ السلام علیکم۔ سلام کو پھیلا دو۔ وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ اور غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ وَ صِلُوا الْاَرْحَامَ اور رشتہ داریاں قائم رکھو۔ وَصَلُّوْا بِالَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ۔ اور رات کو لوگ سو رہے ہوں تو تم تہجد پڑھو۔ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں محمد ﷺ گارنٹی دیتا ہوں جو یہ کام کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ کا چہرہ بڑے غور سے دیکھا۔ کہتا ہے مجھے پتہ تھا ان تین باتوں کا نبی کے بغیر کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ میں اللہ کے محبوب کے پاس جا بیٹھا۔ میں نے کہا۔ محمد ﷺ اگر تم اللہ کے سچے نبی ﷺ ہو تو بتاؤ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا؟ ”اللّٰہ اکبر اللّٰہ“! آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے سب سے پہلے جنت میں جنتیوں کی مہمانی تلی ہوئی مچھلی سے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنتی نوابوں کو سب سے پہلے مچھلی کھلانی ہے وہ بھی بغیر کانٹوں کے۔ عبداللہ بن سلام پوچھتے ہیں قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آگ مشرق کی طرف سے آئے گی اور لوگوں کو

دھکیلکر مغرب کی طرف لے جائے گی ۔ یہ قیامت کی پہلی نشانی ہے۔اس نے ایک سوال اور کیا، کہتا ہے بچہ مرد جیسا کیوں ہوتا ہے؟ اور عورت جیسا کیوں نہیں ہوتا؟ کائنات کے سردار نبی ﷺ نے اس کا بھی جواب دیا کہتا ہے پیارے یہ میری جماعت پیچھے آ رہی ہے ذرا ان سے میرے بارہ میں پوچھیں کہ میں کیسا آدمی ہوں؟ یہودی آئے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ چھپ گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہودیو بات سنو۔ تمہارا امام عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کیسا ہے اس کا کیا مقام ہے؟ یہ سارے یہودی کہتے ہیں "خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا" محبوب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی اچھا آدمی ہے اور اس کا باپ بھی اچھا تھا۔ وہ خود بھی سردار ہے اور اس کا باپ بھی سردار ہے۔ اللہ کے پاک نبی فرماتے ہیں یہودیو! اگر عبداللہ بن سلام کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے تو پھر؟ وہ کہتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکل کر کہتے ہیں۔ "اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ."

یہودی بدل گئے کہتے ہیں شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا ، یہ خود بھی گندا ہے اور اس کا باپ بھی گندا تھا۔ فوراً بدل گئے۔ ابھی کہہ رہے تھے کہ یہ بہت اچھا ہے۔ اور کلمہ پڑھنے کے بعد کہتے ہیں یہ بھی گندا اور اس کا باپ بھی گندا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو اتنا مقام دیا کہ جنت کی خوشخبری دنیا میں دے دی۔

"اللّٰہ اکبر اللہ" نبی ﷺ مدینہ طیبہ میں ہیں۔ دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے مدینہ کے لیے دعائیں کرنی شروع کر دیں باہر کوئی پھل پکتا اور لوگوں نے لاکر میرے مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا اللہ کے نبی ﷺ نے دعا فرمانا اور کہنا۔ "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا" ۔ یا اللہ ہمارے مدینہ کے گندم میں بھی، پھلوں میں بھی برکت ڈال دے۔ اللہ مدینہ کا ہم سے یوں پیار ڈال دے جیسے مکہ سے تھا۔ اور نبی پاک ﷺ کو پھر مدینہ سے بڑا پیار ہوا۔ حدیث پاک میں ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ سفر سے واپس آتے اور اللہ کے نبی ﷺ کی اونٹنی مدینہ کے مقامات کو دیکھ کر تیز

ہو جاتی یا پھر میرے نبی ﷺ اونٹنی کو تیز کر دیتے کہ جلدی مدینہ پہنچوں۔ اور مدینہ کے پھلوں میں کتنی برکت ہوتی! آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو جو انسان مدینہ کی عجوہ کھجور صبح اٹھ کر سات کھجوریں روزانہ کھائے اس پر نہ جادو کا اثر ہوگا۔ نہ زہر کا اثر ہوگا۔ تبوک سے میرے نبی ﷺ واپس آ رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین استقبال کے لیے آئے۔ گرد اڑ رہی ہے بندوں نے رومال منہ پر لے لئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو یہ مدینہ کی دھول ایسی دھول ہے۔ جس کے ناک میں چلا گیا اللہ پاک اس کو کوڑھ اور زکام کی بیماری سے محفوظ فرمائے گا۔ مدینہ کی کیا شان ہے؟ مدینہ کی ایک طرف احد پہاڑ ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

"هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ" لوگو یہ جو احد پہاڑ ہے یہ ہم سے پیار کرتا ہے ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! جو بندہ مدینہ کی تکلیفیں برداشت کر کے مدینہ رہے گا۔ مدینہ چھوڑ کر نہیں جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا میں قیامت والے دن اس بندے کی ضرور سفارش کروں گا۔ بلکہ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ میں قیامت والے دن سب سے پہلے سفارش مدینہ والوں کی اور پھر مکہ والوں کی، پھر طائف والوں کی سفارش کروں گا۔ اس لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ کی گلیوں میں چلتے اپنا جوتا اتار لیتے۔ لوگ پوچھتے امام صاحب رحمہ اللہ جوتا کیوں اتارتے ہو؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے۔ ان گلیوں میں میرے محمد ﷺ پھرا کرتے تھے۔ ان گلیوں میں اگر میں جوتا پہن کر پھروں تو مجھے شرم آتی ہے۔ اس لیے مولانا نے کہا۔

کی میں دساں مدینے دا کی سوہنا

مدینہ بہت پیارا ہے اللہ تعالیٰ مدینہ دکھائے اور اللہ تعالیٰ زیارت نصیب فرمائے۔ آمین! یا اللہ ان میرے بھائیوں کو مکہ بھی دکھا دے اور مدینہ بھی دکھا دے۔ آمین!

کی میں دساں مدینے دا کی سوہنا
گھر گھر سوہنا تے جی جی سوہنا
دل کھچدیاں وانگ محبوباں دے

بھیڑاں بکریاں ، گاواں مدینے دیاں
اللہ مانن نوں ہُن دل کردا اے
ٹھنڈیاں ٹھنڈیاں ہواواں مدینے دیاں
دوری دور ہور سرور لواں
ذرا کھچ ہاں تناواں مدینے دیاں
دل لگدا نئیں پاکستان اندر
میری جان مدینے دی جان اندر
وادھا ہوجائے میرے ایمان اندر
جدوں زیارتاں پاواں مدینے دیاں

اللہ جانتا ہے جب ایمان والے کو مدینہ نظر آتا ہے تو اس کا ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔

جدوں کنداں دسن مدینے دیاں
تھواں ساریاں ٹھردیاں سینے دیاں
دلوں حسد تے بغض تے کینے دیاں
واہ واہ رگڑ وجھائیاں ہوندیاں نیں
محبوب خدا دیاں گلیاں وچ
جس وقت رسائیاں ہوندیاں نیں
ہر پاپی دل دیاں دھو دھو کے
کیا خوب صفائیاں ہوندیاں نیں
جدوں روزہ اطہر تے نظر پوے
دل بے صبرے نوں صبر پوے
بے نور اکھاں نوں نظر پوے
یکدم روشنائیاں ہوندیاں نیں

اللہ کے پاک نبی ﷺ مدینہ طیبہ میں ہیں۔ جہاں میرے نبی ﷺ کی اونٹنی بیٹھی وہاں وہ جگہ یتیموں، سہل اور سہیل دو یتیم بچے یہ جگہ ان کی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ جگہ میں نے خریدنی ہے۔ میں نے یہاں مسجد تعمیر کرنی ہے۔ ایک صحابی کہتا ہے پیارے نبی ﷺ یہ جگہ میرے بھتیجوں کی ہے میں انہیں خود راضی کرلوں گا۔ آپ نے جو کرنا ہے کریں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں محمد ﷺ! یتیموں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ میں یتیموں سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نبی نے اس کی قیمت ادا کی، میرے مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین! میں نے یہاں مسجد تعمیر کرنی ہے صرف مسجد ہی نہیں۔ یہاں اسمبلی ہال ہوگا۔ اللہ کے پاک نبی نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی اور مسجد کتنی بڑی تھی غور کرنا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے سو(100) ہاتھ لمبی اور سو(100) ہاتھ چوڑی مسجد تیار کی۔ یعنی کہ 150فٹ لمبی اور تقریباً150فٹ چوڑی قبلہ کی طرف منہ کر کے مسجد بنائی اور تین ہاتھ گہری یعنی ساڑے چارفٹ گہری بنیادیں رکھوائیں۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" معلوم ہوتا ہے۔ مسجدوں کا کام پکا ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسجدوں سے پیار نصیب فرمائے۔ آمین! اس مسجد کی بنیادیں رکھی گئیں جس میں ایک نماز پڑھنے سے 50ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے اور صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ ایک نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہزار نماز کا ثواب عطاء فرماتے ہیں۔ آمین!"اللّٰہ اکبر اللّٰہ" پہلی اینٹ کس نے رکھی؟ بیت اللہ شریف بنا اس کی بنیاد بابا جی ابراہیم جد الانبیاء 80ہزار انبیاء علیہم السلام کے باپ نے رکھی، اور مسجد نبوی ﷺ بننے لگی اس کی پہلی اینٹ میرے مصطفیٰ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی نبی ﷺ سے مبارک ہاتھ کس کے ہو سکتے ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے مسجد نبوی کی پہلی اینٹ خود رکھی۔ دوسری اینٹ میرے نبی ﷺ نے فرمایا میرا صدیق رضی اللہ عنہ رکھے گا۔ تیسری میرا فاروق رضی اللہ عنہ رکھے گا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ رکھیں گے۔ مسجد بن رہی ہے۔ بنیادیں اونچی ہو رہی ہیں۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ مسجد بنا رہے ہیں۔ ساتھ عربی کے اشعار پڑھ رہے ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ نے کبھی اشعار نہیں پڑھے تھے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے۔ ﴿وَمَا عَلَّمۡنَاهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡبَغِيۡ لَهٗ﴾ (یس: 69)"

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو شعر نہیں سکھائے اور نہ یہ نبی کے شایان شان ہیں۔ لیکن مسجد کا کام دیکھ کر اللہ کے نبی ﷺ کو اتنی خوشی آئی کہ اللہ کے نبی ﷺ کام کروار ہے ہیں اور ساتھ فرمارہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ

اللہ جی دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہیں اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ اللہ ان میرے انصاروں کو بھی معاف کر دے اور ان مہاجروں کو بھی معاف کر دے نبی پاک ﷺ خود بنفس نفیس لگے ہیں۔ نبی پاک بتانا چاہ رہے تھے اصل کام دین کا کام ہے۔ اور قیامت والا دن ہوگا۔

صحیح حدیث میں لکھا ہے۔ اللہ قیامت والے دن اپنے عرش کی کرسی پر بیٹھے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "اَیْنَ جِیْرَانِیْ، اَیْنَ جِیْرَانِیْ، اَیْنَ جِیْرَانِیْ" تین مرتبہ فرمائیں گے۔ میرے ہمسائے کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے ہمسائے کہاں ہیں؟ فرشتے کہیں گے اللہ جی آپ کی ذات پاک ہے۔ آپ رب العالمین ہیں۔ آپ سارے جہاں کے پروردگار ہیں۔ آپ کا ہمسایہ کون ہوسکتا ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے وہ بندے کہاں ہیں جو میری مسجدیں بناتے تھے۔ انہیں آباد کرتے تھے وہ میرے ہمسائے ہیں آج میں نے انہیں بغیر حساب کے جنت دے دینی ہے۔ اَیْنَ جِیْرَانِیْ"۔ میرے ہمسائے کہاں ہیں سارے جہاں میں اگر اللہ کو کوئی اچھی چیز لگتی ہے تو مسجد والی جگہ لگتی ہے۔ یہودی نبی پاک ﷺ کے پاس آئے آ کر کہتے ہیں محمد ﷺ بتاؤ سب سے اچھی جگہ کون سی ہے؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں مجھے نہیں پتہ۔ ادھر سے جبرائیل علیہ السلام آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام یہ یہودی پوچھ رہے ہیں سب سے اچھی جگہ کون سی ہے؟ مجھے نہیں پتہ تم بتاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں حضرت مجھے نہیں پتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھنے چلے گئے۔ اللہ جی یہودیوں نے آپ کے محبوب سے پوچھا ہے سب سے اچھی جگہ کون سی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا کر میرے محبوب

کو بتا دو۔ ''اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُ ھَا'' جا کر کہہ دو سب سے اچھی جگہ اللہ کو اس کے گھر مسجد یں لگتی ہیں۔ جبرائیل واپس آئے۔تو کہتے ہیں۔ پیارے پہلے یہ پوچھ لیں جتنا مجھے آج اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوا ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔یعنی کہ مسجدوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوا ہے فرمایا جبرائیل تم اللہ کے کتنا قریب ہوئے؟ جناب جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں میرے اور اللہ کے درمیان ستر ہزار نور کے پردے رہ گئے تھے۔اتنا قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا کر میرے محبوب کو کہہ دو کہ سب سے اچھی جگہ مسجد ہے۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب سے اچھی جگہ مسجد ہے۔ بلکہ قرآن میں ہے اللہ پاک فرماتے ہیں جب لوگوں کے گناہ آسمان کی طرف آتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔میرا دل کرتا ہے میں قیامت کا دھماکہ کر کے اس دنیا کو فنا کر دوں۔ختم کر دوں۔ یہ زمین پر ظلم کر رہے ہیں میں ان کو تباہ و برباد کر دوں۔لیکن مجھے اپنی مساجد نظر آ جاتی ہیں اور ان میں رہنے والے درویش نظر آ جاتے ہیں۔ پھر مجھے زمین پر رحم آ جاتا ہے۔ ان مساجد کے بارہ برا نہ سوچو۔ان کی ویرانیوں کا نہ سوچو۔قرآن کہتا ہے ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَ سَعٰی فِیْ خَرَابِھَا﴾ (البقرۃ:114) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بہت سے ظالم ہوں گے لیکن سب سے بڑا ظالم وہ ہوگا جو میری مساجد کا برا سوچے گا۔ میری مساجد کو بُرا کہے ''لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ'' جو میری مساجد کو اجاڑنا چاہتے ہیں وہ تھوڑے دنوں کی بات ہے برباد ہو جائیں گے۔ میں دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ذلیل کروں گا۔اور جنہوں نے مساجد کو آباد کیا میرے آقا فرماتے ہیں ''مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ'' لوگو! میری مساجد تم بناؤ تمہارے گھر میں جنت میں بناؤں گا۔ ایک اور حدیث میں ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے میرا گھر تم بناؤ اپنی طاقت لگاؤ تمہاری طاقت جتنی مسجد کی ہے۔چھوٹی یا بڑی جگہ پر۔ جب تمہارا جنت میں گھر بناؤں گا تو اپنی طاقت میں لگا دوں گا۔انسان اور اللہ کی طاقت کا کوئی موازنہ نہیں۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ''

حضرت امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک سیٹھ بڑے بڑے انجینئر اور مستری لگا کر

کوٹھی بنا رہا تھا۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں۔ سیٹھ جی دنیا کی کوٹھی بنا رہے ہو جنت کی کوٹھی کی ضرورت نہیں کیا؟ وہ کہتا ہے جنت کی کوٹھی کیسے بنے گی۔ مالک بن دینار نے فرمایا۔ فلاں جگہ مسجد کی ضرورت ہے۔ وہاں مسجد بنا دو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری کوٹھی جنت میں بنا دیں گے۔ وہ آدمی بڑا سمجھدار تھا وہ کہتا ہے امام صاحب مجھے یہاں تحریر کر دیں میں مسجد بنادوں گا اور اگر اللہ تعالیٰ نے میری کوٹھی جنت میں نہ بنائی تو میں تم سے لوں گا۔ یہاں تحریر کرو۔ آقا ﷺ کی حدیث ہے۔ ”مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ“ جو اللہ کا گھر مسجد بنائے گا اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث لکھ کر نیچے تحریر کر کے دستخط کر دیئے۔ اب وہ کوٹھی والے پیسے مسجد پر لگ گئے۔ اللہ کی قدرت ایسی کہ مسجد مکمل ہوگئی اور اس سیٹھ کی تیاری ہوگئی۔ یہ تو کسی کو پتہ نہیں ہے کہ کس کی موت کب آنی ہے؟ مولانا نے بڑی پیاری بات لکھی ہے۔

چھڈ پنجرے اڑ شاہ باز گئے
کر عرش ول پرواز گئے
کت ویٹھاں دور دراز گئے

پڑھ لا الہ الا اللہ

ایہہ فانی چند دن جگ تے جی گئے نیں
پھر موت پیالہ پی گئے نیں
سب یار مسافر تھی گئے نیں

پڑھ لا الہ الا اللہ

دس ابراہیم خلیل علیہ السلام کتھے
موسیٰ بن عمران کلیم علیہ السلام کتھے
ساڈے ہادی نبی کریم ﷺ کتھے

پڑھ لا الہ الا اللہ

اللہ کا نظام دیکھو جو ایک دفعہ چلا جائے وہ پھر واپس چکر بھی نہیں لگاتا۔

ہویاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں
پھیرا پھر وطناں ول پایا نئیں
کجھ سنیا حال سنایا نئیں

پڑھ لا الہ الا اللہ

باپ محنت کر کر کے کماتا ہے۔ اور بیٹا اڑا اڑا کر کھاتا ہے۔ اور باپ یہ بھی آ کر نہیں کہتا کہ میں نے بہت محنت کی ہے اور تم کیا کر رہے ہو کوئی واپس نہیں آتا۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" مسجد مکمل ہو گئی سیٹھ کی تیاری ہو گئی۔ آخری وقت ہے اور بیٹوں کو کہتا ہے اس پرچی کو میرے ساتھ میرے سینے پر قبر میں رکھ دینا۔ میرے کفن میں رکھ دینا۔ انہوں نے باپ کو نہلا دھلا کر وہ پرچی جس پر مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط تھے وہ اس پر رکھ دی۔ اور جنازہ پڑھوا کر دفنا دیا۔ دوسرا دن ہوا حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے وہ پرچی سامنے آ کر گر گئی۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے وہ پرچی پکڑی تو اس کی پچھلی طرف لکھا تھا۔ اے مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ جو تم نے اس سیٹھ سے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پورا کر کے اسے جنت عطاء کر دی ہے۔ یہ مساجد کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ دیکھ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنا رہے ہیں اینٹیں لا رہے ہیں۔ میرے نبی ساتھ ہیں اور فرما رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ

اللہ جی دنیا کی زندگی کوئی زندگی نہیں۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اللہ ان میرے انصار ساتھیوں کو بھی معاف کر دیں اور مہاجر ساتھیوں کو بھی معاف کر دیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین دیکھ رہے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود اینٹیں اور مٹی لا رہے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اٹھ کھڑے ہوئے اور خود اشعار پڑھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں اللہ کا نبی خود کام کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی بڑی جلدی جلدی کام کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً دس فٹ کے قریب دیواریں

ہو گئیں میرے مصطفیٰ ﷺ نے اوپر کھجور کے تنے ڈال کر چھت ڈال دی آپ ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین یہ دیکھنے میں تو سادہ سی مسجد ہے لیکن اگر یہاں ایک نماز پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ پچاس ہزار کا ثواب عطاء فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو مسجدیں بہت پیاری ہیں۔ مساجد کی برکات کتنی ہیں میرے بھائی غور کرنا۔ میرے نبی ﷺ بیٹھے ہیں اور پیار محبت سے فرماتے ہیں۔ لوگو! "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ "۔ اللہ کے نبی ﷺ ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دیتے تھے۔ ایک مستری نے لکڑی کا منبر بنا دیا۔ یہ منبر بھی بڑا قیمتی ہے۔ لوگو! یہ منبر عام منبر نہیں یہ چاہے کیکر کی لکڑی کا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ معمولی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ منبر قیامت والے دن میرے حوض پر ہوگا۔ "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" یہ جو منبر مسجد نبوی ﷺ سے جڑ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت شان سے نوازا ہے۔ بخاری میں لکھا ہے۔ جب میرے نبی ﷺ اس ستون کو چھوڑ کر منبر پر گئے۔ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی پاک ﷺ خطبہ دے رہے ہیں قرآن سنا رہے ہیں۔ اس ستون نے نبی پاک ﷺ کی جدائی میں رونا شروع کر دیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ ادھر ادھر دیکھتے ہیں رونے کی آواز آ رہی ہے۔ اور پتہ نہیں چل رہا کون رو رہا ہے؟ اللہ کے پاک نبی نے منبر سے نیچے اتر کر اس ستون کو سینے سے لگا لیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر کہو تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں کھجور بنا دے تم پر کھجور لگی ہوگی۔ یہ ستون رو رہا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ اس سے پیار کر رہے ہیں۔ اور یہ ستون اس طرح خاموش ہو جاتا ہے۔ جس طرح بچہ ہچکیاں لے لے کر خاموش ہو جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین! اس کو بھی قبرستان میں دفنا دو۔ اب منبر کیکر کا بنا ہے اللہ کے نبی فرماتے ہیں۔ "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ" مسجد بنانے کے بعد اللہ کے نبی نے دو حجرے بھی بنائے۔ اپنی دو بیویوں کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں لوگو! "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ" یہ اتنی سی جگہ جنت کی کیاریوں سے ایک کیاری ہے۔ اولیاء کرام نے اس کے دو معنی

بتائے ہیں پایوں ہے جیسے جنت پایا پھر یوں کہ جنت کا اصلی ٹکڑا ہے۔ قیامت والے دن یہ جنت میں شامل ہو جائے گا۔ حاجی وہاں جا کر نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے انسان کوشش کرے تو دو رکعت نماز کا وقت مل جاتا ہے۔ میرے نبی نے اس جگہ کو جنت کی کیاریوں سے کیاری بتایا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے مسجد بنائی۔ نجران سے یہودی آئے۔ وفد بن کر آیا۔ بڑے اچھے مولوی تھے۔ جوتے پہن کر آئے۔ پگڑی باندھی تھی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ دیکھ کر گھبرا گئے کہ یہ تو سج سنور کر آ گئے ہیں۔ ہمارے پاس ایسی کون سی جگہ ہے جہاں بٹھائیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری مسجد سے اچھی جگہ کون سی ہو سکتی ہے؟ "اللہ اکبر اللہ" ان کی نماز کا وقت ہوا تو کہتے ہیں ہم نماز کہاں پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھو۔ اور کہاں پڑھنی ہے؟ ہم مسجد کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں معاملات ختم کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! یہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں ، نبی پاک ﷺ کے وقت تک وہ مسجد کافی رہی۔ اور جب نمازی زیادہ ہو گئے تو وہ جگہ کم پڑ گئی۔ پھر ساتھ ایک مکان تھا آپ ﷺ نے مکان والوں کو فرمایا کہ مسجد کو جگہ دو گے۔ میرے ساتھ سودا کرو یہ کہتا ہے، وہ کیسے؟ فرمایا یہ مکان مجھے دے دو۔ اور جنت میں مجھ سے لے لینا، وہ صحابی غریب تھا کہتا ہے میرے پاس یہی مکان ہے۔ میں بیوی بچوں والا ہوں۔ نبی پاک ﷺ خاموش ہو گئے۔ سیدنا عثمان ﷺ کو پتہ چلا تو وہ جا کر پوچھتے ہیں کہ بتاؤ کیا قیمت لینی ہے؟ کہتا ہے دس ہزار دے دو۔ سیدنا عثمان ﷺ اکیلے نے دس ہزار دے دیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محمد ﷺ کو جا کر کہتے ہیں پیارے یہ مکان آپ کا ہے اور مجھے جنت کے مکان کی ضمانت دے دیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں عثمان ﷺ جاؤ میں نے تمہیں جنت کے مکان کی ضمانت دے دی ہے۔ "اللہ اکبر اللہ" مدینہ طیبہ میں ایک قبرستان ہے۔ اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس قبرستان میں سے قیامت والے دن ستر ہزار انسان ایسے جائیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند سے زیادہ چمکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اللہ نے ان سے حساب نہیں لینا سیدھا جنت

میں جائیں گے۔ بقیع قبرستان ایسا قبرستان ہے جہاں جا کر میرے نبی ﷺ نے دعائیں مانگیں اور میرے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے ہیں، وہاں میرے نبی ﷺ کی فاطمہ رضی اللہ عنہا سو رہی ہے، جہاں میرے حسن رضی اللہ عنہ ہیں، جہاں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، جہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ لیٹے ہیں، جہاں اللہ پاک نے علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جگہ دی ہے۔ جہاں جہاں کی جسے مٹی لگی ہے اسے وہاں جگہ ملنی ہے۔ وہ لوگ بڑے خوش قسمت ہیں جو بقیع قبرستان میں سو رہے ہیں۔ ان کو مدینہ کی مٹی لگی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ تھوڑی سی جگہ نصیب فرمائے۔ آمین! یہ تو قسمت کی بات ہے۔ کئی وہاں فوت ہوتے ہیں اور جگہ پاکستان میں ملتی ہے اور کئی فوت یہاں ہوتے ہیں اور جگہ بقیع میں ملتی ہے۔ اللہ علامہ احسان رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کو منور فرمائے۔ دھما کہ لاہور میں ہوا اور فوت ریاض میں ہوئے ہیں اور وصیت نامہ لکھا تھا کہ مجھے بقیع قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ایک اور بات بتاؤں، ہمارے کسی لیڈر کا باپ فوت ادھر جا کر ہوا اور اس نے وصیت کی ہمیں دفن لاہور کرنا۔ وصیت کی ہے۔ بات صرف اور صرف قسمت کی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ قسمت اچھی کرے۔ آمین! میں نے مولانا محی الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ کے بزرگ مولانا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدینہ کیسے گئے کہتے ہیں، ہندوستان سے میرے باپ کے باپ محی الدین عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ حج کرنے گئے اور گھر سے جاتے ہوئے دعا کی کہ یا اللہ مجھے واپس نہ لانا ادھر ہی رکھ لینا۔ حج کر لی، فارغ ہوئے صبح واپس آنا تھا، رات کو بابا جی کہتے ہیں۔ یا اللہ میں نے دعا کی تھی کہ واپس نہیں آنا اور اللہ جی ہم نے صبح جانا ہے۔ اللہ کی قدرت ہوئی بیمار ہوگئے۔ اور فوت ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے ادھر رکھنا تھا۔ ساتھ ایک بریلوی مولوی تھا مولانا نے فرمایا کہ اس کو میرا جنازہ نہ پڑھنے دینا۔ اور جب مولانا کو غسل دیا گیا تو اس نے غسل والا پانی تبرک سمجھ کر پی لیا اور جنازہ بھی پڑھ لیا پھر بقیع قبرستان میں ایک قبر کھودی مٹی ڈالی۔ پھر کھودی پھر مٹی ڈالی، وہاں کچھ مسئلہ ہی ایسا ہے۔ انہوں نے کئی سالوں بعد قبر کھودی تو مولانا محی الدین عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ایسے تھے جیسے آج رکھے ہوں۔ یعنی کہ لاش یوں تھی۔ کئی بندوں کی لاشوں کے لیے اللہ تعالیٰ کیڑوں مکوڑوں اور مٹی کو کہتے ہیں اسے کچھ نہ

کہنا یہ میرے ولی ہیں۔ بات بڑی مشہور ہوگئی کہ مولانا کی لاش ویسے ہی ہے۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج پر گیا میں نے پوچھا یہاں ایک ہندوستان کا مولوی تھا۔ اس کی لاش کئی سالوں بعد ٹھیک تھی۔ وہ قبر کہاں ہے؟ کہتے ہیں کوئی نہ بتائے۔ ایک بوڑھے کو پتہ تھا جو مسجد نبوی رحمۃ اللہ علیہ کا خادم تھا وہ مجھے وہاں لے گیا اور کہتا ہے یہ اس کی قبر ہے کہتے ہیں میں نے وہاں دعا کی۔ اس مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم نے پوچھا یہ بزرگ آپ کے کیا لگتے ہیں؟ مولانا کہتے ہیں یہ میرے باپ تھے۔ اللہ کی قدرت دیکھو وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور کہتے ہیں میں تمہیں اپنی بچی کا رشتہ دیتا ہوں۔ مولوی ہندوستان کا ہے۔ اور وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے۔ مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں استخارہ کرلوں۔ استخارہ کیا۔ بات منظور ہوگئی۔ اس وقت مولانا محی الدین رحمۃ اللہ علیہ اور معین الدین لکھوی رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے۔ پاکستان آ کر اجازت لی اور نکاح کیا۔ اور مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے 25 سال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درس دیا ہے۔ اور کعبۃ اللہ کے چالیس حج کیے ہیں۔ وہ جگہ قسمت والوں کو ملتی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ وہاں جگہ عطا فرمائے۔ آمین! اور مدینہ میں ایک مسجد قبلتین بھی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ (17) ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف منہ کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں یا اللہ بیت اللہ کی طرف کب منہ کروائیں گے؟ کب ہم ادھر منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔ قرآن میں ہے ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرۃ: 144) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ محبوب جی آپ کا چہرہ بار بار قبلہ کی طرف آتا ہے۔ آپ کی خواہش ہے کہ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرو۔ محبوب جی آپ انتظار میں ہو کہ کب حکم آئے؟ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پیارے اگر تمہارا دل چاہتا ہے ادھر منہ کرنے کو تو محبوب جی ادھر سے منہ ہٹا کر ادھر کردو۔ اور حکم کب ہوا؟ میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی جماعت کروا رہے ہیں۔ دو رکعتیں ادھر منہ کر کے پڑھی ہیں اور حکم آ گیا کہ ادھر سے منہ ہٹا کر ادھر کرلو۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصلیٰ چھوڑ کر دوسری طرف آ گئے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

کو نبی ﷺ سے اتنا پیار تھا کہ سوچا بھی نہیں اور یہ بھی نہیں کہا کہ ہم نماز پڑھ لیں۔

انہوں نے دیکھا کہ نبی ادھر گئے ہیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی فوراً دوسری طرف منہ کرلیا۔ نماز سے فارغ ہو کر صحابی قبلتین مسجد میں گئے اور جا کر بتاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوگیا ہے۔

"اللّٰہ اکبر اللّٰہ" انہوں نے بھی حکم کی تعمیل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو قبلتین بنا دیا۔

ایک مسجد قباء ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو بندہ صبح کی نماز کے لیے وضو گھر سے کر کے جا کر دو رکعت نماز مسجد قباء میں پڑھے اللہ تعالیٰ عمرے کا ثواب دیتے ہیں۔

یہ مسجد کی فضیلت اور عظمت ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے گھر کی عزت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فضائل جمعۃ المبارک

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥﴾ (الجمعة: 9تا11)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ رب رحمٰن کے لیے، بے شمار ان گنت درود و سلام سید الاولین والآخرین، امامِ کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں ۔ حضرات! میں نے خطبہ جمعہ میں آپ کے سامنے سورۃ جمعہ کے آخری رکوع کی تلاوت کی ہے۔ اللہ مالک سے دعا ہے ، اللہ پاک صحیح بیان کرنے، سنت کے مطابق جمعہ پڑھنے اور پھر میرے سمیت سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آج میں انشاء اللہ جمعہ کے بارہ میں ہی عرض کروں گا کہ اسلام میں پہلا جمعہ کب پڑھا گیا۔

دوستو! جمعہ کا معنی ہے اکٹھا ہونا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو مدینہ منورہ رہتے تھے، انہوں نے دیکھا کہ یہودی عبادت کرنے کے لیے ہفتے کے دن اکٹھے ہوتے ہیں، عیسائی اتوار کو اکٹھے ہوتے ہیں، ویسے کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو بھی جمعہ عطا فرمایا اور عیسائیوں کو بھی جمعہ عطا فرمایا، لیکن نہ تو یہودیوں نے جمعہ

قبول کیا اور نہ عیسائیوں نے قبول کیا، یہودیوں نے ہفتے کا دن پسند کر لیا اور عیسائیوں نے اتوار کو پسند کر لیا۔ اللہ پاک نے اپنے مصطفےٰ ﷺ کو جمعہ کا دن عطا فرما دیا، یعنی کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے ہے۔

جبرائیل علیہ السلام، نبی پاک ﷺ کے پاس شیشے کی مانند ایک چیز لے کر آئے۔ اُس میں ایک سیاہ نقطہ تھا، جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں، آقا یہ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کے لیے آسمان سے جمعہ نازل فرمایا ہے۔ اللہ پاک نے جمعہ کے دن کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ شان دی ہے، یعنی جمعہ کی شان اللہ کریم نے دونوں عیدوں سے بھی بڑھ کر بنائی ہے۔

اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کو جمعہ کیوں عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے چھ دنوں میں ساری مخلوق پیدا کی اور جمعہ کے دن چھٹی فرمالی اور جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو جمعہ کے دن پیدا کیا، جمعہ کے دن ہی جنت میں داخل کیا آسمان سے زمین پر جمعہ کے دن ہی بھیجا جمعہ کے دن ہی اللہ پاک نے آپ کی توبہ قبول فرمائی آپ جمعہ کے دن ہی فوت ہوئے اور اللہ پاک قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم فرمائیں گے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ جنوں اور انسانوں کے علاوہ جمعہ کے دن ہر چیز پریشان ہوتی ہے کہ کہیں آج قیامت ہی قائم نہ ہو جائے۔ بھائیو! جمعہ کا مقام اور شان کیا ہے؟ جمعہ کس طرح پڑھنا چاہیے؟ جمعہ پڑھنے کے لیے کس وقت آنا چاہیے؟ اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾

(الجمعۃ: 9)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب جمعہ کی اذان ہو جائے، یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نبی پاک ﷺ کے دَور میں جمعہ کی ایک ہی اذان ہوتی تھی، جمعہ کے دن کائنات کے سردار نبی ﷺ جب منبر پر خطبہ دینے کے لیے تشریف لاتے تو اُس وقت اذان ہوتی تھی!

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں ایک ہی اذان ہوتی رہی۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں ایک ہی اذان ہوتی رہی۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو اسلام اتنی ترقی کر گیا کہ چالیس لاکھ مربع میل تک عثمان رضی اللہ عنہ کی حکومت ہے، اسلامی سرحدیں چالیس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی ہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو جمعہ کا پتہ نہیں چلتا۔ مسجد نبوی کے ساتھ ایک اونچا سا مکان تھا، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک اذان وہاں دی جائے تاکہ دوکانداروں اور مدینے کے کاروباری حضرات کو پتہ چل جائے کہ آج جمعہ ہے اور وہ فوراً تیاری کر کے مسجد میں آ جائیں، دوسری اذان اُس وقت کہی جاتی جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے منبر پر تشریف لاتے، اللہ پاک اس اذان کا تذکرہ فرماتے ہیں، یعنی کہ جو اصلی اذان ہے، ویسے تو دونوں اذانیں کہنا جائز ہیں لیکن افضل اذان ایک ہے، چونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے میری بات بھی مانو اور میرے خلفاء رضی اللہ عنہم اجمعین کی باتِ بھی مانو۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ برحق خلیفہ ہیں، آپ نے دوسری کہی، اس لیے یہ بدعت نہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اذان ایسے ہی ہے جیسے نبی پاک علیہ السلام کی اذان ہے، یہ نہیں کہ کوئی فتویٰ لگا دے، دوسری اذان کیوں کہی جاتی ہے، یا ایک اذان کیوں نہیں کہی جاتی۔

میرے بھائیو! جن لوگوں نے انعام لینا ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہ وقتی طور پر تیار ہوتے ہیں بلکہ پہلے تیار بیٹھے ہوتے ہیں، جب اُن کو آواز پڑتی ہے تو فوراً بھاگ کر آتے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنتے ہیں۔ پہلے ضروری غسل کا طریقہ سن لیں، انسان استنجاء سے فارغ ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر اس طرح وضو کریں جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، پانی کے ٹب سے تین چلو بھر کر اپنے سر پر ڈالو، پھر دائیں طرف پانی ڈالو اور پھر بائیں طرف پانی ڈالو، یہ غسل ہو گیا ہے۔ اگر پہلا وضو قائم ہے، پہلے وضو قائم ہونے کی نشانی یہ ہے کہ غسل کرنے کے بعد ہاتھ شرم گاہ پر نہ لگے، اگر شرم گاہ پر ہاتھ لگ گیا، پیشاب آ گیا یا ہوا خارج ہو گئی تو پھر وضو ٹوٹ گیا ہے۔ اب اس کو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا جس سے یہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ غَسَّلَ وَاحِدًا."

جو بندہ جمعہ کے دن صبح غسل کر کے اچھے کپڑے پہنتا ہے (بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے ایک جوڑا صرف جمعہ کے لیے ہی رکھا ہوا تھا) اور صبح ہی جمعہ کی تیاری کر لیتا ہے، مسواک کرتا ہے، پھر کپڑوں کو خوشبو لگا کر پیدل ہی جمعہ پڑھنے کے لیے جاتا ہے، جب یہ بندہ پاؤں اٹھا کر آگے پاؤں رکھتا ہے، آسمان سے آواز آتی ہے، اے میرے بندے! تو میرا اور میرے نبی ﷺ کا حکم سمجھ کر جمعہ پڑھنے آیا ہے، تو نے ایک قدم اٹھا کر رکھا ہے تو میں نے تیرے نامۂ اعمال میں ایک قدم کے بدلے سال کے روزوں کا ثواب لکھ دیا ہے، جو پچاس، سو قدم چل کر آئے اُس کے کتنے سالوں کے روزے بنیں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، ایک قدم کے بدلے ساری رات کی تہجد کا بھی ثواب ملتا ہے۔

بعض بدنصیب اپنی دوکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، حالانکہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے، کائنات کے سردار نبی ﷺ نے فرمایا ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں منبر پر کسی اور کو کھڑا کروں، جو جمعہ کے لیے نہیں آئے، اُن کے گھروں اور دوکانوں کو آگ لگا کر جلا دوں۔ جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار کرنے والوں کی روزی حرام کی ہے۔

اب بندہ مسجد میں داخل ہو گیا ہے۔ کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں، آسمان سے نوری فرشتے آئے ہوئے ہیں جو رجسٹر کھول کر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ یہ بندہ جو پہلے داخل ہوا ہے، اِن نوریوں نے اس کا نام لکھ لیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِس کا نام بھی لکھو اور ساتھ یہ بھی لکھو جیسے اِس نے میری راہ میں اونٹ ذبح کر دیا ہے، میرے نبی فرماتے ہیں: جو دوسرے نمبر پر آیا اُس کے نامۂ اعمال میں گائے کی قربانی کا ثواب۔

جو تیسرے نمبر پر آیا اُس کو بکرے چھترے کی قربانی کا ثواب۔

جو چوتھے نمبر پر آیا اُس کو مرغی کی قربانی کا ثواب۔

جو پانچویں نمبر پر آیا، اُس کے نامۂ اعمال میں انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب۔

کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں، جب امام خطبہ دینے کے لیے بیٹھ جائے تو

وہ فرشتے بھی رجسٹر بند کر کے قرآن سننا شروع کر دیتے ہیں۔ اب جمعہ تو اِس کا ہو گیا ہے لیکن وہ ثواب کوئی نہیں جو قربانی کا ملنا تھا۔

بندہ مسجد میں داخل ہوا، اگر امام نے ابھی خطبہ شروع نہیں کیا، یہ دو، چار یا جتنا اِس کا دل چاہے رکعتیں پڑھ لے، پھر ایک اور بھی بات ہے کہ جمعہ کے دن جب دل چاہے مسجد میں آ کر نفل پڑھو، زوال کا وقت ہی کوئی نہیں، اگر امام خطبہ دے رہا ہے اور یہ بعد میں آیا ہے، اس کو آگے آنے کی ضرورت نہیں، اِسے پیچھے جہاں جگہ ملی ہے وہاں ہی بیٹھ جائے، چھوٹی چھوٹی سورتوں کے ساتھ دو رکعت پڑھ کر خطبہ سُنے اور اگر یہ پہلی صفوں میں امام کے قریب آ کر بیٹھ گیا ہے، اس نے بڑی توجہ سے خطبہ سنا ہے، آسمان سے آواز آتی ہے، اے میرے بندے تو نے غور سے خطبہ سن لیا ہے، ابھی تو مسجد کے دروازے سے باہر نہیں نکلے گا کہ میں تیرے دس دنوں کے گناہ معاف کر دوں گا۔

میرے بھائیو! یہ شخص بعد میں آ کر لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگتا، اِسے جہاں جگہ ملی ہے وہاں ہی بیٹھ گیا ہے، اگر لوگوں کی گردنیں پھلانگی ہیں تو ثواب کوئی نہیں ملتا۔ کائنات کے سردار نبی فرماتے ہیں جو بندہ جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے آنے کی کوشش کرے، وہ اِسی طرح ہے جیسے گدھا مسجد میں داخل ہوا ہے۔ جو اِسے کہتا ہے کہیں بیٹھ جا، اُسے بھی ثواب نہیں ملے گا۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، اللہ کے نبی خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی آیات پڑھیں تو مَیں نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے کان کے ساتھ منہ لگا کر کہا، جو نبی پاک علیہ السلام نے آیات پڑھی ہیں، یہ کب نازل ہوئی ہیں۔ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، میں نے تھوڑی دیر کے بعد پھر اُبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، نبی پاک علیہ السلام نے جو آیات پڑھی ہیں، یہ کب نازل ہوئی ہیں۔ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے پھر کوئی جواب نہ دیا، میں نے تھوڑی دیر کے بعد سیّدنا اُبی رضی اللہ عنہ سے پھر پوچھا، یار بتاتا کیوں نہیں، جو آیات نبی پاک علیہ السلام نے خطبہ جمعہ میں پڑھی ہیں، یہ کب نازل ہوئی ہیں۔ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ پھر بھی کوئی نہ

بولے۔ میں نے جمعہ کے بعد اُسے پوچھا، اُبی رضی اللہ عنہ میں تجھے بار بار پوچھتا تھا، یہ آیات کب نازل ہوئی ہیں، تو نے جواب کیوں نہیں دیا۔ سیدنا سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں کس طرح جواب دوں، تیرا تو جمعہ ضائع ہو گیا ہے، میں اپنا کس طرح ضائع کر سکتا تھا۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں دوڑتا ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ میں نے عرض کیا، آقا، اُبی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ جواب دیا ہے، اُس نے کہا ہے تیرا جمعہ ضائع ہو گیا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ابودرداء، اُبی نے جس طرح کہا ہے سچ کہا ہے، تیرا جمعہ کوئی نہیں ہوا، اگر بات کرنے سے صحابی کا جمعہ نہ ہو تو کیا چودھویں صدی کے چوہدری کا جمعہ ہو سکتا ہے۔ ادب و احترام کے ساتھ جمعہ پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اگر خطبہ شروع ہو تو امام کے پاس آ کر سنتیں نہ پڑھیں بلکہ امام سے ذرا ہٹ کر دو رکعت ادا کریں اور پھر خاموشی سے خطبہ سُنیں۔

آؤ اب میں بتاؤں کہ کائنات کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں پڑھا ہے۔ مدینے سے باہر ایک قباء مسجد ہے۔ اللہ کے پاک نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب یہاں پہنچے تو اُس دن آٹھ ربیع الاول، سوموار کا دن، نبوت کا چودھواں سال، تئیس ستمبر اور 622ء تھی۔

یہاں ایک آدمی جس کا نام کلثوم بن ھُدم ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے گھر میں قیام فرمایا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار بھی رہے، منگل، بدھ اور جمعرات تک وہیں ٹھہرے۔ ایک روایت کے مطابق میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس دن یہاں رہے اور دوسری روایت کے مطابق میرے آقا علیہ السلام چوبیس دن یہاں ٹھہرے۔

مولانا مبارک پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سوموار کے دن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس قباء مسجد کی بنیاد رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کر کے قباء میں آ کر دو رکعت پڑھتا ہے، وہ ایسے ہے جس طرح اُس نے عمرہ ادا کر لیا ہے۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں، بنو نجار میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال لگتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیغام بھیج دیتے ہیں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ رہا ہوں، تم

ہتھیار پہن کر آ جاؤ۔ نبی علیہ السلام کے ننھیال ہتھیار پہن کر آ گئے، ویسے بھی لوگوں کو بڑا چاؤ تھا، یہودی بھی آپ کو دیکھنے کے مشتاق تھے کہ آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار تو کر لیں۔ ایک یہودی کھجور پر چڑھ کر کھجوریں اتار رہا تھا، جب اُس نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا قافلہ دیکھا تو دیوانہ ہو گیا۔ مولانا نے لکھا ہے کہ ؎

ہو گیا کملا واجاں، موموناں نوں مار دا
دوڑو اوئے لوگو درشن، کر لو دِلدار دا
جَھل نہ سکیا سُوق، شاہ ابرار دا
نکل گئی مونہوں اُس دے، آواز تکبیر دی

کہتا ہے لوگو دوڑو، تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ گیا ہے۔ یہودی اپنی تورات کھول کر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے آ گئے، کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں دَف بجاتی ہیں اور ساتھ کہتی ہیں: ؎

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا
جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں یہ ترانہ پڑھ رہی ہیں، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر شعر پڑھ رہی ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں اور معصوم بچیاں ہماری بولی میں یہ کہہ رہی ہیں ؎

اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم توں وادیاں
اللہ رحمت مینہ برسائے نی

نبی ﷺ پاک مدینے آئے نی
سکے بوٹے پھر ہریائے نی
بونداں برسیاں عجب بہار دیاں
اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی ﷺ توں وار دیاں
اج چمن خوشی دا چڑھیا نی
اج شہر مدینہ ٹھریا نی
واہ واہ رونقاں شہر بازار دیاں
اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی ﷺ توں وار دیاں

مسجد نبوی ﷺ کا ایک دروازہ جسے ''باب مجیدیہ'' کہتے ہیں، اِس دروازے سے نکل کر سامنے دیکھیں تو ایک پہاڑی ہے جس کا نام ''صَلہ'' پہاڑی ہے۔ اُدھر سے میرے نبی تشریف لائے تو یہ بچیاں کہتی ہیں:

واہ واہ رتبہ صَلہ پہاڑی دا
واہ واہ شان تیری اسواری دا
سانوں حکم سی تابعداری دا
اسی گولیاں اُس سرکار دیاں
اسی کڑیاں قوم انصار دیاں
جند جان نبی ﷺ توں وار دیاں

میرے نبی ﷺ بنو سالم بن عوف قبیلے کے پاس سے گزرے، جمعہ کا ٹائم ہو گیا۔ یہ مدینے میں آتے ہوئے راستے میں پہلا جمعہ ہے۔ ایک خالی وادی تھی، میرے نبی ﷺ نے اِس خالی پلاٹ کے اندر جنگل میں ہی جمعہ پڑھا دیا۔ نبی پاک ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھنے

والا سو آدمی تھا، عالمِ اسلام کا پہلا جمعہ میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے کھلے میدان میں پڑھایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ضرورت پڑ جائے تو بندہ مسجد سے باہر بھی جمعہ پڑھ سکتا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیمار، مسافر، عورتوں اور بچوں کے علاوہ ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ اس لیے پڑھنا چاہیے، بے شک کوئی دیہات ہو یا شہر ہو، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا حالانکہ بحرین کے پاس ایک (نامی) گاؤں تھا وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جمعہ پڑھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا جہاں چالیس آدمی ہوں وہاں جمعہ پڑھنا چاہیے، بلکہ بعض نے لکھا ہے کہ جہاں چار آدمی ہوں، اُن پر بھی جمعہ فرض ہے اور جو جان بوجھ کر جمعہ نہیں پڑھتا، میرے نبی فرماتے ہیں:

"مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ عُذْرٍ كُتِبَ مَنَافِقًا."

جو شخص بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑ دیتا ہے، پھر دوسرا جمعہ چھوڑ دیتا ہے، پھر تیسرا جمعہ چھوڑ دیتا ہے، یہ ایسی کتاب میں منافق لکھا گیا جہاں جا کر کوئی بدل نہیں سکتا۔

ہمارے پتہ نہیں کتنے جمعے رہ جاتے ہیں۔ مسلسل تین جمعے چھوڑنے والا منافق ہے اور آپ جانتے ہیں کہ منافق کون ہے۔ ایک منافق کا نمازِ جنازہ نبی علیہ السلام ستر مرتبہ پڑھانے کے لیے تیار ہوئے تھے اور ساتھ اُس کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈالا، اُس کے گلے میں اپنا پسینہ والا کُرتہ مبارک ڈالا اور پھر جنازہ بھی پڑھایا، آسمان سے آواز آئی:

﴿ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ﴾ (التوبة: 80)

اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے محبوب، آپ نے اس کا ایک مرتبہ جنازہ پڑھایا ہے، اگر ستر مرتبہ بھی پڑھائیں تو میں اِسے معاف نہیں کروں گا۔ یہ منافق کی سزا ہے۔ جو تین جمعے چھوڑے وہ منافق، ہم پتہ نہیں کتنے چھوڑ دیتے ہیں۔ پرواہ ہی نہیں کرتے، یہ جو دو کانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں مسلمان ہی ہیں نا! اور یہ بھی ہیں جو پہلی صفوں میں آئے بیٹھے ہیں۔

میرے بھائیو! نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر درود بھی زیادہ پڑھا کرو۔ درود پاک تو عام دِنوں میں بھی زیادہ پڑھنا چاہیے لیکن جمعہ کے دن زیادہ درود شریف پڑھا

کرو، تمہارا یہ درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے ہیں آقا جب آپ اپنی قبر پاک میں ہوں گے تو پھر کیسے درود پہنچایا جائے گا۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں یہ تو تمہیں پتہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ ایک آدمی الہ آباد میں بیٹھ کر درود پاک پڑھتا ہے، اللہ پاک نے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے، وہ ڈاکیے مجھ پر درود پہنچا دیتے ہیں، اُن ڈاکیوں کی کتنی تیز رفتار ہے۔ یہ پڑھ یہاں رہا ہے اور پہنچ وہاں رہا ہے، تیرا ٹیلی فون منٹ میں امریکہ پہنچ سکتا ہے تو کیا فرشتے درود نہیں پہنچا سکتے، کیا اللہ پاک کا کوئی کمزور نظام ہے۔ میرے بھائی! درود پاک زیادہ پڑھا کر لیکن وہ پڑھا کر جو مدینے والا ہے، جس پر نبی علیہ السلام کی سنت کی مہر لگی ہوئی ہے، جو اللہ کریم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو درود بتایا ہے اور آپ علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بتایا ہے اور درود پاک کی کتنی شان ہے، ایک مرتبہ درود پڑھیں تو دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں دس گناہ معاف اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس مرتبہ درود پاک پڑھیں تو سو رحمت، سو مرتبہ پڑھیں تو اسَ بندے کے ماتھے پر لکھا گیا ہے، یہ شخص جہنم سے بھی بَری ہے اور نفاق سے بھی بری ہے۔ علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے الترغیب میں لکھا ہے کہ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے، اُس کو اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک جنت میں اپنی کوٹھی نہیں دیکھ لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پاؤں سے لے کر آسمان تک نور ہی نور عطا فرمائیں گے۔

اللہ پاک نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾

(الجمعة: 9)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب تمہیں آواز لگ جائے تو پھر اللہ کا قرآن سننے کے لیے آ جاؤ اور کاروبار چھوڑ دو، میں تمہارا رب تمہیں کہہ رہا ہوں، یہ تمہارے لیے بہتر ہے، پہلے دوکان بند کرو، جب جمعہ پڑھا جائے تو پھر رب کی زمین پر پھیل جاؤ اور دوکانیں کھول لو،

اب جو کاروبار کرو گے اُس کو میں نے اپنا فضل کہہ دیا ہے۔

ویسے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے، دنیا مُردار ہے، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جمعہ پڑھ کر جو کاروبار کرو گے وہ میرا فضل ہے۔ میں آج تفسیر قرطبی میں پڑھ رہا تھا، جو شخص جمعہ کے بعد کاروبار کرتا ہے، اللہ پاک عام سودے سے ستّر گنا زیادہ برکت عطا فرماتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں، جمعہ کے وقت دوکانیں بند کرو لیکن ہم دوکانیں کھول کو چوڑے ہو کر بیٹھتے ہیں، اللہ کریم فرماتے ہیں، بعد میں کھول لو لیکن یہ بعد میں سیر کو چل پڑتے ہیں۔ ہر کام ہی اُلٹ، فرمایا جمعہ کے بعد کاروبار کرو اور ساتھ میرا ذکر بھی کرتے رہو، دوکان پر بیٹھ کر "**سبحان اللّٰہ**" پڑھتے جاؤ، "**الحمد للّٰہ**" پڑھتے رہو، "**استغفر اللّٰہ**" پڑھتے رہو، قرآن پاک پڑھتے رہو، درود شریف پڑھتے رہو، میں تمہیں دنیا آخرت کی کامیابیاں عطا فرما دوں گا۔

ایک دن نبی پاک ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ کے خطبے کا دو طرح کا تذکرہ آیا ہے، جہاں آپ علیہ السلام خطبہ دیتے تھے، وہاں کھجور کا ایک ستون گاڑھا ہوا تھا۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔ ایک مستری اُٹھا، اُس نے فرواں کی لکڑی کا ایک منبر تیار کیا۔ نبی پاک ﷺ اُس ستون سے ہٹ کر منبر پر تشریف لے گئے اور آپ علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دینا شروع کر دیا۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی، جس طرح بچہ روتا ہے اِس طرح رونے کی آواز آئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ مسجد نبوی میں کون بچہ آیا ہوا ہے جو رو رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا صحابہ، یہ بچہ نہیں رو رہا، یہ کھجور کا ستون میری جدائی میں رو رہا ہے کہ اب نبی پاک ﷺ مجھ سے ہٹ کر خطبہ دیتے ہیں۔ بابا جی نے لکھا ہے کہ ؎

افضل تے اعلیٰ جیہڑا ساری خدائی تھیں
تھم حنانہ رُنا جس دی جدائی تھیں
کافراں کلمہ پڑھیا دل دی صفائی تھیں

اسم گرامی جس دا ورد سنسار دا
نام محمد ﷺ والا کالجے ٹھار دا

میرے نبی ﷺ منبر سے نیچے اُترے اور اُس ستون کو سینے سے لگایا۔ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے پیار کیا، صحابی کہتا ہے یہ ستون اِس طرح ہچکولے بھر رہا تھا جس طرح بچہ رو کر ہچکولے بھرتا ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا، اس کو مٹی میں دفن کر دو۔

یہ میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خطبہ۔ آپ اُس کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے اور ٹیک بندہ تب ہی لگاتا ہے اگر کھڑا ہو، جو مولوی بیٹھ کر خطبہ جمعہ پڑھاتے ہیں، اُن سے ذرا پوچھیں کہ بیٹھ کر جمعہ پڑھانا کہاں لکھا ہے۔ پھر قرآن حکیم کی دوسری آیت، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾

(الجمعة: 11)

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ میرے نبی ﷺ کا ایک صحابی تھا۔

کون دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ، جو میرے نبی کی چٹھیاں لے کر جاتا تھا۔

کون دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ، جس نے زندہ بچی دفن کر کے میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس آ کر کلمہ پڑھا تھا۔ کون دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ، جب آسمان سے جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتا تھا تو اس کی شکل میں آتا تھا۔ مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: ؏

کوئی ستر دھیاں مار کے دوارے آوندا
پڑھ دا کلمہ تے عزتاں آ جیہاں پاوندا
جبرائیل اودی شکل تے اتار ہو گیا
سوہنے نبی ﷺ جی دے سنگ جیدا پیار ہو گیا
پانویں لکھ گناہ گار بیڑا پار ہو گیا

قحط سالی پڑی ہوئی تھی۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ شام کے علاقے سے غلہ لے کر آیا، اس کا مال مدینے کے بازاروں میں پہنچ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مسجد بھری ہوئی تھی، سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

چلے گئے اور بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مسجد میں رہ گئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا، یہ جو بارہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر یہ نہ ہوتے تو مدینے میں آگ برسنا شروع ہو جاتی، اِن کی وجہ سے رب نے آگ روک رکھی ہے اور قرآن کریم نے کہا ہے جب تجارت یا کوئی ایسی کھیل دیکھتے ہیں تو اُدھر چلے جاتے ہیں۔ محبوب آپ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے ہیں اور یہ آپ ﷺ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے، نبی علیہ السلام کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اور مولوی بیٹھ کر دیتا ہے، پتہ نہیں اس کا پیٹ بڑا ہو گیا ہے۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں داخل ہوئے، وہاں عبدالرحمٰن نامی ایک آدمی بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا، سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ."

اس خبیث کو دیکھو کہ خطبہ بیٹھ کر دے رہا ہے۔ انہوں نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہزار بار دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، اب جو مولوی بیٹھ کر خطبہ دیتے ہیں اُن کو ہم تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لَیْلَۃُ اُسْرِیَ بِیْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مَدِیْنَۃً"

جس رات اللہ پاک نے مجھے معراج کرائی، میں نے عرش کے نیچے ستر شہر ایسے دیکھے۔ ایک شہر اتنا بڑا تھا جتنی ساری دُنیا ہے، میں نے اتنی اتنی ستر وادیاں دیکھیں۔ میں نے وہاں دیکھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیحات بیان کر رہے تھے اور ساتھ دعائیں مانگ رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ۔ اللہ جو جمعہ پڑھنے کے لیے جاتے ہیں اُن کو معاف کردے، اور جو جمعہ کے دن غسل کرتے ہیں اُن کو بھی معاف کردے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا بھی ضروری ہے۔ خوشبو لگانا، اچھے کپڑے پہننا اور مسواک کرنا بھی ضروری ہے۔ ہو سکے تو جمعہ کے لیے پیدل آنا چاہیے۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

نمازِ تہجد

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ٥ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ٥﴾ (بنی اسرائیل: 79,78)

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہٗ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین و الآخرین، امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں، دوستو بزرگو میں نے پندرھویں پارے میں سے سورۃ بنی اسرائیل کی دو آیات پڑھی ہیں۔ اللہ مالک سے دُعا ہے، اللہ تعالیٰ صحیح بیان کرنے اور پھر میرے سمیت سب کو مولائے کریم عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

دوستو! ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات نے پانچ نمازوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور ساتھ نمازوں کے اوقات بھی بتائے ہیں۔ نمازیں کتنی ہیں اور کس کس وقت پڑھنی ہیں پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پاک نبی جناب محمد ﷺ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد بھی پڑھا کرو، نمازوں کے اوقات کون سے ہیں۔

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ٥﴾ (بنی اسرائیل: 78)

اے میرے پاک نبی جناب محمد ﷺ نمازیں قائم کرو، جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھنا شروع کرو، نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ایک انگشت سایہ ڈھل جائے تو ظہر کی نماز کا وقت

شروع ہو جاتا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے، سب سے افضل عمل یہ ہے کہ نماز وقت پر پڑھی جائے، سورج ڈھلنے سے ظہر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک ایک چیز کا سایہ مثلاً آدمی کا سایہ آدمی کے برابر ہو جائے، اور جب ایک چیز کا سایہ اس کی مِثل کے برابر ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور جب تک سورج سرخ نہ ہو اس وقت تک رہتا ہے۔

اللہ پاک نے قرآنِ کریم کے اندر عصر کی نماز کی زیادہ تاکید فرمائی ہے، فرمایا!

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۝﴾

(البقرۃ:238)

''لوگو، نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی خاص کر حفاظت کرو اور اللہ کے لیے فرمانبردار کھڑے ہو جاؤ۔''

نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے، کسی آدمی کی بیوی بچے فوت ہو جائیں، مال مویشی مر جائیں دوکان کو آگ لگ کر جل جائے، اس کا خانہ خراب ہو جائے، اتنا نقصان اس بندے کا نہیں، جتنا اس بندے کا نقصان ہے، جس کی عصر کی نماز رہ جائے، اللہ پاک نمازیں وقت پر اور دھیان سے پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

میرے بھائیو! اذان ہو تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاؤ، فرمایا اے میرے محبوب، سورج ڈھل جائے تو نماز شروع کر دو اور جب تک سورج غروب نہ ہو اس وقت تک نمازیں پڑھتے رہو، جب سورج غروب ہو جائے تو شام اور عشاء کی نماز پڑھو، اور جب صبح ہو جائے تو صبح کی نماز پڑھا کرو، اور صبح کی نماز میں قرآن پاک زیادہ پڑھا کرو، ادھر تم قرآن پڑھ رہے ہوتے ہو، ادھر فرشتے قرآن سن رہے ہوتے ہیں، اللہ پاک نے ہمارے کندھوں پر دو ڈائریاں لکھنے والے بٹھا دیے ہیں، اور قرآن کہتا ہے!

﴿وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۝﴾

(الانفطار:10تا12)

''اللہ پاک فرماتے ہیں تمہارے کندھوں پر دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں جو تمہاری ڈائریاں لکھ رہے ہیں، نیک اعمال بھی لکھ رہے ہیں اور برائیاں بھی لکھ رہے ہیں۔''

عصر کے وقت ان کی ڈیوٹی تبدیل ہوتی ہے، جو صبح آئے وہ عصر کے وقت چلے گئے اور جو عصر کے وقت آئے وہ صبح چلے جاتے ہیں، اس لیے اللہ پاک فرماتے ہیں، اے میرے محبوب نبی جناب محمد ﷺ صبح کی نماز میں قرآن زیادہ پڑھا کرو۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر سوجاتا ہے، یہ سارے دن کا تھکا ہوا ہے، اللہ کریم فرشتوں سے فرماتے ہیں، اس کے نامہ اعمال میں آدھی رات کی تہجد لکھ دو، صبح اذان ہوئی تو یہ اذان سن کر اٹھا (ویسے تو اس وقت شیطان داؤ لگاتا ہے، نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا، شیطان ناک کے اندر رات گزارتا ہے، اس لئے جب صبح بیدار ہوں تو تین مرتبہ ناک جھاڑیں، اس سے شیطان پرے ہوجاتا ہے) اگر صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گا، اگرچہ ساری رات سویا رہا ہے، لیکن اس کے نامہ اعمال میں ساری رات کی تہجد کا ثواب لکھا گیا ہے۔

میرے بھائیو! وقت پر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا اور پسندیدہ عمل ہے، اور اگر اپنی مرضی سے پڑھی تو پھر وہ سنت کے مطابق نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، منافق سورج کی ٹکی کی طرف دیکھتا رہتا ہے کہ خیر ہے ابھی ٹائم ہے، پھر یہ اس وقت آتا ہے جب ٹکی بالکل غروب ہونے کے قریب ہو، آپ ﷺ فرماتے ہیں، یہ وضو صحیح نہیں کرتا ٹکریں ماریں، سجدے پر سجدہ کیا۔ یہ نماز پڑھ کر باہر نکلتا ہے، اس کی نماز آسمان کی طرف جاتی ہے لیکن اس کے لیے آسمان کے دروازے ہی نہیں کھلتے۔

اللہ کے پاک نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، ادھر یہ مسجد کے دروازے پر پہنچتا ہے اُدھر اس کی نماز کالی کر کے اس کے منہ پر ماری جاتی ہے کہ اس طرح کی نماز کی مجھے ضرورت نہیں۔ نماز وہاں کھڑے ہو کر بددعا کرتی ہے، کہتی ہے اے عرش والے جس طرح اس بندے نے مجھے ضائع کیا ہے، میرے ارکان کا خیال نہیں کیا تو بھی اسے تباہ و برباد کردے، اور اگر وقت پر

پڑھے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھی تو عصر تک جتنے چھوٹے چھوٹے گناہ ہوئے ہیں، سب معاف ہو گئے ہیں، عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشاء تک اور عشاء سے صبح تک، بلکہ آپ ﷺ مثال دے کر سمجھاتے ہیں، اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کسی آدمی کے دروازے کے آگے سے نہر گزرتی ہو، وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، پانچ مرتبہ نہانے والے کے جسم پر میل کہاں رہ جائے گا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، اسی طرح ہی جو پانچ نمازیں پڑھتا ہے، اللہ کریم اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

یہ تو فرض نمازیں ہیں، آگے اللہ پاک نے اپنے مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا!

﴿وَ مِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا۝﴾ (بنی اسرائیل: 79)

''محبوب رات کو اٹھ کر نمازِ تہجد بھی پڑھا کریں، تہجد آپ پڑھیں، قیامت کے دن آپ ﷺ کو مقامِ محمود میں عطا کروں گا۔''

آپ ﷺ فرماتے ہیں، وہ مقامِ محمود ایک ہی جگہ ہے، تم اللہ کریم سے میرے لیے سوال کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے مقامِ محمود نصیب فرمائے، اور مجھے امید ہے کہ اس مقام پر میرے علاوہ کوئی نہیں جا سکتا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب مؤذن اذان کہے، "فَقُوۡلُوۡا مِثۡلَ مَايَقُوۡلُ الۡمُؤَذِّنُ" جس طرح مؤذن کہتا ہے، تم بھی اسی طرح کہو، جب اذان ختم ہو جائے، "ثُمَّ صَلُّوۡا عَلَيَّ" پھر مجھ پر درود پڑھو، اس کے بعد یہ دعا پڑھو!

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعۡوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الۡقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الۡوَسِيۡلَةَ وَالۡفَضِيۡلَةَ وَابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَ نِ الَّذِيۡ وَعَدۡتَّهٗ))

جو بندہ اذان دیتا ہے اللہ پاک اس کو ساٹھ نیکیاں عطاء فرماتے ہیں اور جو اذان سن کر صحیح جواب دیتا ہے، اللہ پاک اس کو بھی ساٹھ نیکیاں عطاء فرما دیتے ہیں، پھر جو بندہ یہ دعا

پڑھتا ہے، "حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" میں قیامت کے دن اس بندے کی ضرور شفارش کروں گا۔

وہ مقامِ محمود جہاں جا کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے سفارش کرنی ہے، وہ کیسا منظر ہوگا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں!

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝﴾ (عبس: 35,34)

آج جو سورج نو کروڑ میل دور سے اتنی گرمی دے رہا ہے، قیامت کے دن ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔ بلکہ ایک روایت میں آتا ہے، سورج اتنا نزدیک ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی بندہ ہاتھ لگانا چاہے تو سورج کو ہاتھ لگا سکے گا۔ اور یہ زمین مٹی کی نہیں ہوگی، قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، میں اپنی قبر سے باہر نکلوں گا، پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام نکلیں گے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نکلیں گے۔ پھر سارے مومن نکلیں گے، جہانوں کے پیر فرماتے ہیں، سارا جہان اپنی قبروں سے نکل کر محشر کی طرف روانہ ہوگا، میں براق پر بیٹھا ہوں گا، اور میرے شہزادے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اونٹوں پر بیٹھے ہوں گے، پاؤں، جسم اور سر سے ایسے ننگے ہوں گے جس طرح ماں کے پیٹ سے دنیا میں آئے ہیں، امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں، آقا سارے مرد عورتیں برہنہ ہوں گے تو کیا ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میری عائشہ رضی اللہ عنہا اس دن سختی اور ہولنا کی اتنی ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی جرأت ہی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ پاک اپنے عملوں کے مطابق لباس عطاء فرمائیں گے۔

رب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن بعض آدمیوں کی ٹانگیں اوپر ہوں گی اور سر نیچے ہوں گے، وہ اس طرح محشر کے میدان میں پہنچیں گے۔ بعض خنزیروں کی مانند منہ لے کر محشر کے میدان میں جائیں گے، یہ کون لوگ ہیں، جواب ملے گا، یہ وہ ہیں جو اللہ کے قرآن کو نہیں مانتے تھے۔

بعض کے منہ قیامت کے دن بندروں کی طرح ہوں گے، یہ کون ہیں، آواز آئے گی،

یہ چغل خور ہیں۔

بعض کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت کی بوٹی نہیں ہوگی، پتہ چلے گا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مانگنے کو اپنا وطیرہ بنالیا تھا۔

بعض لوگوں کا قیامت کے دن ایک حصہ مارا ہوا ہوگا، پتہ چلے گا یہ وہ بندے ہیں جن کی دو دو بیویاں تھیں اور یہ ان میں انصاف نہیں کرتے تھے۔

بعض بندے ایسے ہوں گے جن کے منہ پر تھوک لگی ہوئی ہوگی۔ آواز آئے گی یہ وہ بندے ہیں جو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تھوکتے تھے۔

بعض بندے ایسے ہوں گے جنہوں نے ساتوں زمینیں اپنے سر پر اٹھائی ہوں گی، پتہ چلے گا یہ وہ ہیں جو لوگوں کے پلاٹوں پر ناجائز قبضے کرتے تھے۔

بعض لوگوں نے اپنی کوٹھیاں اور بلڈنگیں اپنے سر پر اٹھائی ہوں گی اور محشر کے میدان میں پہنچیں گے، آواز آئے گی یہ وہ بندے ہیں جو فخر کے لیے کوٹھیاں بنایا کرتے تھے۔

بعض لوگ اپنے سر پر گھوڑا، اونٹ، بکری، بھینس اور گائے اٹھائے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں وہ میرے پاس آئیں گے، لیکن میں اس وقت نہیں مانوں گا، یہ چوری ڈاکے کا مال ہوگا۔

میرے بھائی! آدھی رات کے وقت اٹھ کر رب سے دعا مانگا کر، اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے محفوظ فرمائے، اللہ کے بندوں کی تو نشانیاں ہیں کہ وہ پچھلی رات اٹھ کر کہتے ہیں!

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَائَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝﴾ (الفرقان: 66,65)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے آدھی رات کو اٹھ کر سجدے میں گر کر مجھے کہتے ہیں اللہ جہنم کی گرم ہوا سے بھی محفوظ فرمالے''

جس نے کبھی فرضی نماز نہیں پڑھی اسے تہجد کہاں سے نصیب ہوگی۔

میں آج ہی مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث پڑھ رہا تھا، سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں، آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں، اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سن لو!

﴿اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرُفًا يُرىٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا﴾

''جنت کے اندر ایک اتنی خوب صورت کوٹھی ہے، اگر اس کے اندر کھڑے ہوں تو باہر نظر آئے گا، اگر باہر کھڑے ہوں گے تو اندر نظر آئے گا!

﴿اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَحْلَى الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ﴾

''اللہ پاک نے وہ کوٹھی ان کے لیے تیار کی ہے جن کی زبان نرم اور میٹھی ہوگی، جنہوں نے مسلسل روزے رکھے ہوں گے۔ جنہوں نے غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلایا ہوگا، جو آدھی رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتے ہوں گے، اللہ پاک تہجد پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

میرے بھائی! قیامت کے دن آواز آئے گی، تہجد پڑھنے والے لوگ علیحدہ ہوجائیں، تہجد گذار علیحدہ ہوجائیں گے لیکن تھوڑے ہوں گے اللہ پاک فرمائیں گے، اے تہجد پڑھنے والو! تمہارا دن بھی میرے لیے، تمہاری رات بھی میرے لیے، اب میں نے تم سے حساب کیا لینا ہے، جاؤ میں نے تمہیں بغیر حساب کے ہی جنت عطا فرمادی ہے۔

میرے دوستو! ایسے لوگ بھی ہیں جن کی زندگی میں کبھی تہجد قضاء ہی نہیں ہوئی، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چالیس سال گذر گئے ہیں کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی، ایک دفعہ تہجد رہ گئی، دوسرے دن تہجد کا وقت پھر گذر رہا ہے، ایک آواز آئی اے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، تہجد کا وقت گذر رہا ہے اٹھ کر تہجد پڑھ لے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، تو مجھے تہجد کے لیے اٹھانے والا کون ہے، یہ کہتا ہے جی میں شیطان ہوں، جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو تہجد کے لیے اٹھایا ہے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شیطان تو فرض نہیں پڑھنے دیتا، تو تہجد کے لیے کیسے اٹھا رہا ہے، کہتا ہے سرکار، کیا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو چاؤ سے اٹھایا ہے، کل آپ رضی اللہ عنہ کی تہجد رہ گئی، آپ رضی اللہ عنہ رب کے آگے اتنا روئے، اللہ پاک نے آپ کو پانچ سو تہجد کا اجر دے دیا ہے، میں نے سوچا اگر آج بھی رہ

گئی تو کہیں کل والا مقام نہ لے لیں، اٹھ کر خود ہی تہجد پڑھ لیں، اللہ پاک تہجد پڑھنے کی ہمت عطاء فرمائے۔آمین!

میرے بھائی! کبھی تو بھی آدھی رات کے وقت اٹھ کر رب سے باتیں کرلیا کر، بخاری شریف کی حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، آدھی رات کے وقت جو بندہ بیدار ہو وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی آسمان کی طرف منہ کر کے پڑھے!

((لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.))

یہ اتنا قیمتی کلمہ ہے، رب کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، اگر بندہ بازار میں داخل ہوتے وقت ایک دفعہ یہ کلمہ پڑھ لے، رب تعالیٰ اس بندے کو ایک لاکھ نیکی عطا فرمادیتے ہیں۔

خیر! یہ اپنے بستر پر پڑا ہے، اس نے اٹھ کر استنجاء اور وضونہیں کیا، بلکہ بستر پر لیٹے ہوئے ہی یہ کلمہ پڑھ لیا اور پھر پڑھتا ہے!

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرْ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.))

رب کے سچے نبی ﷺ فرماتے ہیں، یہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، وہاں بیٹھے ہی بندہ جو دعا کرے گا، استغفار کیا، اولاد مانگی، رزق مانگا، رب وہی دے گا، اور اگر اٹھ کر تہجد پڑھ لے تو تہجد قبول ہوجائے گی، تو کلمہ یہاں پڑھتا ہے اور اس کی قدر و قیمت قیامت کے دن پڑے گی، جس دن ماں بیٹے کے کام نہیں آئے گی، بیٹا ماں کے کام نہیں آئے گا، نبی بھی نفسی نفسی پکاریں گے، وہ کلمہ جو تو نے آج پڑھا ہے تیرے کام آنے لگا ہے، فرماتے ہیں۔

جس کلمہ تمجید جو پڑھیا تے ٹال چو فیریوں ہوسی
سبحان اللہ دا اجر سجے ول، تے کھبے حمد کھلوسی
لا الٰہ دا اجرا گوں تے، اکبر پچھلے داؤں

اَجر لا حول اُتوں کج لےسی تے ہوسی امن بلاؤں

دائیں طرف سبحان اللہ کھڑا ہوگا، بائیں طرف الحمد للہ کھڑا ہوگا، ایک طرف لا اِلٰہ الا اللہ کھڑا ہوگا، ایک طرف لا حول و لا قوۃ الا باللہ کھڑا ہوگا، یہ کلمہ پڑھنے والا بندہ قیامت کے دن حشر کی سختیوں سے بالکل محفوظ ہوگا۔

ایک صحابی آمنہ کے لال سے عرض کرتا ہے، آقا قیامت کے دن آپ علیہ السلام سے ملنا ہو تو آپ کہاں ملیں گے، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، جہاں نیکیاں وزن کی جا رہی ہوں گی میں وہاں کھڑا ہوں گا، دوسرا پل صراط جہاں سے لوگ گزریں گے، میں وہاں کھڑا ہوں گا، میں کہوں گا اللہ میری امت کو سلامتی سے پار گزار دے، صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے، آقا وہاں ملاقات نہ ہو تو پھر آپ ﷺ کہاں ہوں گے، جہانوں کے پیر فرماتے ہیں، پھر میں حوض کوثر پر کھڑا لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں گا۔

حدیث پاک میں آتا ہے، بعض لوگوں کو ٹخنوں تک، بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو کمر تک، بعض کو گلے تک پسینہ ہوگا اور بعض اپنے پسینے میں غوطے کھا رہے ہوں گے، نیک بندے جوش میں آ کر کہیں گے، یار کوئی بہانہ تلاش کریں، اللہ پاک سے کون کہے، یا اللہ ہم تڑپ رہے ہیں، سورج کی گرمی کھا رہی ہے، حساب لے کر ان بندوں کو جدھر بھیجنا ہے بھیج دے، سوچیں گے کس کے پاس جائیں، کہیں گے بابا جی کے پاس چلتے ہیں جو سب کا باپ ہے، مومن جا کر کہیں گے بابا جی ہم آپ کی اولاد ہیں اور آپ ہمارے باپ ہیں، بیٹا کیا بات ہے، بابا جی آپ دیکھ رہے ہیں، کتنی سختی ہے، اللہ پاک کتنے غصے میں ہیں، کسی کو جرأت نہیں، حافظ صاحب لکھتے ہیں،

جے ستر نبیاں عمل کسے تے دھرے نہ کج پرواساں
دل دے وچ خیال کرے، ہن دوزخ آیا واساں
چُپ کر جاسن عیسیٰ مُوسیٰ تے سوہنیاں داڑھیاں والے
اُس دن بیٹا نوح نبی دا، حضرت نُوح بھالے

بابا جی پیاس لگی ہے حلق خشک ہیں، چلو سفارش کردو، بابا جی فرمائیں گے بیٹا میں نے اللہ کے حکم کے بغیر ایک دانہ کھایا تھا، اور ہم روزانہ سُود کے کتنے دانے کھاتے ہیں، کتنی رشوت اور ہیرا پھیری کا مال کھا جاتے ہیں، آدم علیہ السلام ایک دانہ کھا بیٹھے، فرماتے ہیں میں رب کو منہ نہیں دکھلا سکتا، تو ہزاروں من کھا جائے، پھر بھی کہتا ہے، بخشی روح ہوں۔

لوگ کہیں گے بابا جی پھر کہاں جائیں، بابا جی فرمائیں گے تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ نوح علیہ السلام کے پاس چلے جائیں گی، ہر نبی اپنی امت لے کر ایک طرف کھڑا ہوگا، اس انتظار میں ہوگا کہ حساب کتاب ہو، جنتی جنت میں جائیں، جہنمی جہنم کی طرف جائیں، نوح علیہ السلام اپنی امت لے کر ایک طرف کھڑے ہوں گے، لوگ جا کر کہیں گے حضرت جی، آپ پہلے مرسل ہیں، آپ دُنیا کی حالت دیکھ رہے ہیں، چلو سفارش کردو، جناب نوح علیہ السلام فرمائیں گے، میں اپنے مشرک بیٹے کے حق میں سفارش کر بیٹھا دعا کرو اللہ تعالیٰ نیک اولاد دے۔ آمین!

میرے بھائیو! وہ نبی کا بیٹا ہے اور کشتی بھی نبی کے پاس ہے، نبی بیٹے سے کہتا ہے!

﴿يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ۝﴾ (هود: 42)

اے میرے بیٹے میری کشتی پر سوار ہو جا، بیٹا اتنا نالائق ہے، کہتا ہے!

﴿سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ﴾ (هود: 43)

ابا جی آپ کی کشتی پر نہیں بیٹھنا، پہاڑی پر چڑھ کر جان بچا لوں گا،

جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں، ﴿لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۝﴾ (هود: 43)، بیٹا آج رب کے عذاب سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا، ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ادھر پانی کی موج آئی، بیٹے کے منہ پر پانی پڑا، بیٹا غوطے کھانے لگا، نوح علیہ السلام دیکھ کر کہتے ہیں!

﴿اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ﴾

(هود: 45)

یا اللہ میرا بیٹا ڈوب رہا ہے، آواز آتی ہے!

﴿یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنِّیۡۤ اَعِظُکَ اَنۡ تَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴾ (ھود: 46)

اے نوح تو نے اب مجھے کہہ لیا ہے کہ میرا بیٹا بچالے، اگر آئندہ تو نے مشرک کی سفارش کی تو میں انبیاء کی لسٹ سے نام خارج کر دوں گا۔

مشرک اللہ تعالیٰ کے دربار میں اتنا بُرا ہے کہ کتے، بندر اور خنزیر سے بھی بُرا ہے، نبی کی کشتی میں کتے، بندر اور خنزیر بیٹھے ہیں لیکن بیٹے کو بیٹھنے کی اجازت ہی نہیں، دعا کرو اللہ تعالیٰ توحید کی سمجھ عطاء فرمائے۔ آمین!

لوگ کہیں گے حضرت جی اب کہاں جائیں، حضرت صاحب فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ، مومن جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس آجائیں گے، بابا جی لوگ بڑے پریشان ہیں، آپ رب کے خلیل ہیں، جا کر سفارش کریں ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے، لوگو میں تین باتیں ایسی کر بیٹھا ہوں جن کی تشبیہ جھوٹ کے ساتھ ہے، لیکن ہیں اللہ کے لیے ہی، مجھے شرم آتی ہے، کہیں رب مجھ سے پوچھ نہ لے،

۱: ایک تو ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا، میں بیمار ہوں لیکن بیمار نہیں تھے۔

۲: دوسرا، جب آپ نے بُت ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے، انہوں نے پوچھا کس نے مارا ہے، ابراہیم علیہ السلام فرمانے لگے، اس بڑے سے پوچھیں۔

۳: تیسرا، مائی سارہ اور جناب ابراہیم علیہ السلام جا رہے تھے، انہوں نے پوچھا یہ کون ہے، جناب ابراہیم علیہ السلام فرمانے لگے، یہ میری اسلامی بہن ہے۔

ان تین باتوں کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام رب کے سامنے نہیں بولے۔

لوگ کہیں گے، حضرت پھر کہاں جائیں، حضرت صاحب فرمائیں گے تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ جنابِ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، حضرت جی آپ کلیم اللہ ہیں، موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، ایک مسلمان اور ایک فرعونی جھگڑ رہے تھے، آپ فرعونی سے مسلمان کو چھڑانے لگے، وہ طیش میں آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے غصے میں آکر اسے ایک ہی ''مُکا'' مارا جان

نکل گئی، موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، میں سفارش کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن میں ایک فرعونی بندہ مار بیٹھا تھا، مجھے آج شرم آتی ہے، کہیں اللہ پاک مجھے پوچھ نہ لیں، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، حضرت جی آپ وہ نبی ہیں جن کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے پیدا فرمایا ہے، آپ سفارش کر دیں، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، مجھے اور میری ماں کو لوگوں نے رب بنالیا تھا، مجھے آج شرم آتی ہے، کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھ نہ لیں، کیا تو نے یہ بات کہی تھی؟

لوگ کہیں گے، پھر ہم کہاں جائیں، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، تم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ کے نبی حوضِ کوثر پر تشریف فرما ہوں گے، دائیں طرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوں گے، بائیں طرف فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہوں گے، مومن جا کر کہیں گے آقا، سب کی طرف سے جواب مل گیا ہے، مولانا خادم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

توڑی نوں چھڈ دے لسوڑی نوں چھڈ دے
زمانے دی ساری پسوڑی نوں چھڈ دے
پر اس ہادی نوں چھڈیاں گذارہ نئیں ہونا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوں چھڈیاں گزارہ نئیں ہونا
جتھے آدم تے عیسیٰ تے موسیٰ بھی ڈولے
یوسف تے یونس لگن سارے اولے
ہر نبی اوتھے ایہو بول بولے
بناں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دے چھٹکارہ نئیں ہونا
محشر دے دن جدوں تپ نے ستاونا
اے کوئی وی ملنگ تیرا نظری نئیں آونا
دربان جنت دے کنڈا نئیں لاونا
جب تک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ نئیں ہونا

وہابی بریلی دا چھڈ دے توں جھگڑا
علی پور پایا ای سیداں نے رگڑا
تو دامن محمد ﷺ دا پھڑیں کر کے تگڑا
محمد ﷺ نوں چھڈیاں گزارہ نئیں ہونا

ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھے ہوئے ہیں، عجیب عجیب باتیں ہو رہی ہیں، میرے نبی اپنے حجرے سے نکل کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس آ کر بیٹھ گئے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ باتیں کر رہا ہے، کہتا ہے آدم نبی علیہ السلام کی بڑی شان ہے، کیونکہ آپ صفی اللہ ہیں، ایک کہتا ہے نوح نبی کی بڑی شان ہے، آپ نجی اللہ ہیں، ایک کہتا ہے ابراہیم علیہ السلام کی بڑی شان ہے آپ خلیل اللہ ہیں، ایک صحابی کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی بڑی شان ہے کیونکہ آپ کلیم اللہ ہیں، ایک صحابی کہتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی شان ہے آپ روح اللہ ہیں، آمنہ کے لال علیہ السلام ان سب کی باتیں سن رہے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین، آدم صفی اللہ ہوسکتا ہے۔ ابراہیم خلیل اللہ ہوسکتا ہے۔ موسیٰ کلیم اللہ ہوسکتا ہے۔ عیسیٰ روح اللہ ہوسکتا ہے، حبیب اللہ ہوسکتا ہوں تو میں محمد ﷺ ہی ہوسکتا ہوں۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، "اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخَرَ" میں آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں لیکن فخر نہیں۔ "وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخَرَ" حمد کا جھنڈا بھی میرے ہاتھ میں ہوگا، فخر والی بات نہیں، آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، سارے زور لگالیں گے جنت کا دروازہ نہیں کھلے گا جب تک محمد ﷺ نہیں جائے گا، لوگ کہیں گے آقا آدم سے عیسیٰ تک سب نے جواب دے دیا ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جا کر سفارش کرتا ہوں۔

آپ کس جگہ پر جائیں گے، بعض نے لکھا ہے اللہ اپنے پاک نبی محمد ﷺ کو اپنے پاس عرش پر بلالیں گے اور بعض کہتے ہیں، وہ مقام محمود جس کے بارہ میں اللہ کریم فرماتے ہیں!

﴿وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

اللہ پاک فرمائیں گے، جبرائیل علیہ السلام براق لے کر میرے مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلا جا، جبرائیل علیہ السلام نے براق کی مہار پکڑی ہوگی، آمنہ کے لال علیہ السلام بُراق پر بیٹھ جائیں گے اور سارا جہان دیکھ لے گا کہ محمد ﷺ اللہ کے دربار میں جا رہے ہیں، میرے نبی ﷺ اُس مقامِ محمود پر جائیں گے جس کے بارہ میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے، آپ (ﷺ) تہجد پڑھیں، میں آپ (ﷺ) کو مقامِ محمود عطا کروں گا۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں، اللہ پاک مجھے اپنے پاس ہی بلا لیں گے، اور اللہ کی رحمت کے پردے ڈھانپ لیں گے اور میں وہاں بھی رب کے دربار میں سات راتیں آٹھ دن سجدے میں پڑا رہوں گا اور رب کی وہ تسبیحات بیان کروں گا جواب مجھے یاد نہیں، اللہ کے نبی ﷺ رب کے دربار میں سجدے میں پڑے ہوئے ہیں، اللہ کریم خود فرمائیں گے!

﴿اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ﴾

محبوب سجدے سے سر اٹھا لیں، آپ ﷺ جس طرح کہیں گے میں اُسی طرح ہی کر دوں گا، وعدہ ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا، کلمہ پڑھا ہے، اس کے دل میں رتی بھر ایمان موجود ہے اسے بھی جہنم سے نکال کر جنت میں لے جاؤ۔

نبی پاک ﷺ نے سارے جہان کی سفارش کرنی ہے لیکن اللہ پاک نے مشرک کے لیے اجازت نہیں دی، مومنوں کا حساب شروع ہو جائے گا، ان کو جنت کے ٹکٹ مل جائیں گے اور کافروں کو جہنم کے دھکے مل جائیں گے، دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنے مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔آمین!

ایک دن سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی ﷺ سے سوال کرتے ہیں، آقا آپ ﷺ کی سفارش کا زیادہ حق دار کون ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، میں سوچ ہی رہا تھا کہ اگر مجھے یہ سوال کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کرے گا، آقا ﷺ فرماتے ہیں ابو ہریرہ میری

سفارش کا سب سے زیادہ حق دار وہ بندہ ہوگا جس نے سچے دل سے کلمہ پڑھا ہوگا، اسے شفاعت کبریٰ کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ کوئی ایک دعا کرلے، سب انبیاء علیہم السلام نے دنیا میں دعائیں کرلی ہیں، مجھے اللہ کریم نے دعا کا اختیار دیا ہے میں نے وہ دعا سنبھال کر رکھی ہے، قیامت کے دن تمہارے لئے دعا کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جبرائیل علیہ السلام تو بھی سفارش کرلے، قرآنِ کریم کہتا ہے۔

﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَآئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۝﴾ (النبا: 38)

جبرائیل علیہ السلام اور فرشتوں کی جماعتوں کی جماعتیں کھڑی ہوں گی، کسی بندے، کسی فرشتے اور کسی نوری ناری کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، آج اللہ تعالیٰ اِتنے غصے میں ہیں، اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، دنیا میں ایک دوسرے سے جو تم پیار کرتے ہو، ماں بیٹے سے پیار کرتی ہے، بیٹا باپ سے پیار کرتا ہے۔ بھائی بھائی سے پیار کرتا ہے، اللہ پاک نے یہ رحمت کا ایک حصہ تقسیم کیا ہے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں جو قیامت کے دن تقسیم کرنے ہیں۔ ننانوے حصے تقسیم ہوں گے لیکن اس طرح محسوس ہو رہا ہوگا، کسی کو جرأت نہیں ہوگی کہ وہ رب سے بات کر سکے، فرشتے مومن بندوں کی سفارش کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے حاجیو، تم سفارش کرو، حاجی سفارش کریں گے، تو اللہ کریم اُن کی برادری کے چار سو بندوں کو جن کے گناہوں کی وجہ سے اُن پر جہنم واجب ہوچکی ہے، اُن کو جنت عطاء فرما دیں گے۔

شہید کو آواز لگے گی، شہید بھی آجائے گا، اللہ پاک فرمائیں گے، ستر بندوں کی تو بھی سفارش کرلے۔

حافظِ قرآن کو آواز لگے گی، حافظِ قرآن دس بندوں کی سفارش کرے گا، اور عام مومن کو ایک بندے کی سفارش کرنے کی اجازت ہوگی۔

اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جہنمیوں کی قطار کھڑی ہوگی، فرشتوں نے ہتھکڑیاں لگائی ہوں گی، تلاش کرنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں، اس کے ماتھے پر لکھا ہوا ہے۔ یہ کافر بے ایمان ہے۔ اور مومن کے ماتھے پر لکھا ہوا ہے، یہ اللہ رسول کو ماننے والا ہے، ان کے پاس سے مومنوں کی جماعت گزرے گی، یہ گناہ گار جو جہنم کی طرف جانے کے لیے کھڑے ہیں، ان میں سے ایک بندہ ایک مومن پر نظر جمالے گا اور اُسے کہے گا، کیا تو نے مجھے پہچانا ہے یا نہیں، یہ کہتا ہے میں نے تجھے نہیں پہچانا، جہنمی کہے گا میں نے تجھے ایک دن مسواک دی تھی، پانی کا گھونٹ پلایا تھا یا تجھے وضو کروایا تھا، میں یہاں قابو آ گیا ہوں، تو میرے لیے کچھ کرسکتا ہے تو کر دے، یہ مومن سجدے میں پڑ جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے جا تیرے سجدے کی وجہ سے میں نے اُسے معاف کر دیا ہے۔

میرے بھائی! قیامت کے دن ایک ایک نیکی کی قیمت پڑے گی، کسی نیک درویش بندے کو پانی کا گھونٹ پلایا، مسواک دی، وضو کروایا، کسی کو راستہ بتلایا، نیکی کا کام بتلایا، اس کے عوض بھی قیامت کے دن جنت مل جائے گی۔

ایک آدمی جا رہا ہے راستے میں ایک ٹہنی مسافروں کو تنگ کر رہی ہے۔ کہنے لگا اگر موقع ملا تو میں اس ٹہنی کو کاٹ دوں گا، مسافر پریشان ہوتے ہیں، اسے کاٹنے کا موقع نہ ملا، صرف کاٹنے کی نیت کی، اللہ پاک نے اسے جنت الاٹ کر دی۔

ایک آدمی نے ''کلا'' ٹھونک دیا ہے اور ایک نے اکھاڑ دیا ہے، کلا ٹھونکنے والے کی نیت یہ ہے کہ یہاں آ کر مسافر اپنی سواری وغیرہ باندھ لیا کریں اور اکھاڑنے والے کی نیت یہ ہے کہ اس سے کسی کو ٹھوکر نہ لگ جائے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، دونوں جنت لے گئے، اس لیے ایسے اعمال کرو، اللہ پاک نے تمہارے لئے جنت تیار کی ہے۔ اللہ کے نبی کی سفارش ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے!

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: 79)

پچھلی رات اُٹھ کر تہجد پڑھا کرو۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے، اللہ پاک اپنا عرش چھوڑ کر آسمانِ دنیا میں آ کر آواز دیتے ہیں، اے میرے بندو میں نے اتنا قیمتی عرش چھوڑ دیا ہے، تم اپنے بستر چھوڑ دو، اور اٹھ کر مجھ سے اگر تمہیں رزق کی ضرورت ہے تو مانگ لو، اولاد کی ضرورت ہے تو مانگ لو، مجھ سے معافی مانگ لو، میں معافی دینے کے لیے تیار ہو گیا ہوں۔

اُن سے پوچھ کر دیکھ جن کو تہجد نصیب ہوتی ہے کہ تہجد کے اندر لُطف اور مزہ کیا ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، دنیا کی بادشاہی میں وہ لذت نہیں جو تہجد کے اندر لذت ہے، سید میر لکھتے ہیں ؎

چھڈ منجی نیند نہ پیاری کر
اُٹھ سجا تے اسواری کر
وچ سجدے رو رو زاری کر
اوندا رو رو ناد ہلادے توں
سائیں وحدت نعت وجادے توں
دل قُدسیاں دے تڑپادے توں
جیہڑی اکھ جگراتے کٹ دی نئیں
وچ سجدے دے اتھرو سَٹ دی نئیں
جتھوں روکی گئی اوتھوں ہٹ دی نئیں
تنا سربل اُس وچ لا دے توں
دل لبستی او مالک مولا دی
اینوں سمجھیں نہ قبر شاہ دَولا دی
رکھیں آس اُس اعلیٰ اولیٰ دی
سب ڈھیریاں دل توں ڈھا دے توں

سائیں وحدت ناد وجا دے توں
دل قدسیاں دے تڑپا دے توں

جو تہجد پڑھنے والے ہیں ان سے پوچھ کے دیکھ لے کہ رب نے تہجد میں کیا سرور رکھا ہے۔

کہتے ہیں کوئی بادشاہ اور درویش دونوں سو گئے، بادشاہ سیج پر سو گیا اور درویش زمین پر سو گیا، فکر ہی کوئی نہیں، اللہ کا درویش سویا پڑا ہے، صبح بادشاہ کہتا ہے اے درویش سنا رات کیسی گزری، کہتا ہے اے بادشاہ، آدھی تیرے جیسی اور آدھی تجھ سے اچھی، بادشاہ کہنے لگا، مجھ سے اچھی کیسے ہو سکتی ہے، درویش کہتا ہے، آدھی رات تک تو بھی سویا رہا، میں بھی سویا رہا، تو سیج پر سویا رہا میں زمین پر سویا رہا، تجھے بھی نیند آئی مجھے بھی نیند آئی، آدھی رات کے بعد تو سویا رہا اور مجھے عرش والے نے اٹھا کر مصلیٰ نصیب فرما دیا، تیری رات سوتے ہوئے گزری، میری رات مصلے پر گزری۔

ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ کی لونڈی تہجد کے لیے مصلے پر کھڑی کہہ رہی ہے، اللہ تجھے اس پیار کا واسطہ جو تجھے میرے ساتھ ہے، مجھے معاف کر دے، اس کی آنکھ کھلی تو کہتا ہے، اے بھولی تجھے کیا پتہ ہے، رب کو تیرے ساتھ پیار ہے بھی یا نہیں، ایسے ہی واسطے دے رہی ہے، لونڈی کہتی ہے ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ تو بادشاہ ہے، تو مجھے کملی کہہ رہا ہے، کملی میں نہیں تو ہے، اگر اللہ تعالیٰ کو میرے ساتھ پیار نہ ہوتا، تو حکمران ہو کر سویا ہے، رب مجھے بھی سویا رہنے دیتا، معلوم ہوتا ہے میرے ساتھ رب کو پیار ہے، اس لئے اس نے مجھے بستر چھڑا کر مصلیٰ نصیب فرما دیا ہے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ پیار، تہجد اور پانچ وقت کی نماز کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہے۔ ہم جو گندم کھاتے ہیں مٹی سے نکلتی ہے کیلے مٹی سے نکلتے ہیں۔ سیب، انار سب مٹی کی پیداوار ہیں اور انسان کی روح کے لیے غذا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمائی ہے۔ غذا کیا ہے؟ فرمایا،

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(بنی اسرائیل82)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے قرآن کو مومنوں کے لیے شفاء بنا کر نازل کیا ہے۔ میں نے قرآن کو رحمت بنا کر بھیجا ہے میں نے ماہ رمضان بھی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ قرآن کے تیس پارے اور ایک سو چودہ سورتیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں۔ اللہ پاک نے قرآن بائیس سال اور پانچ ماہ میں محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ اور لیلۃ القدر کی رات لوح محفوظ پر اتار کر مقام محفوظ پر رکھا اور جیسے جیسے ضرورت پڑی اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرماتے گئے۔ اس کی ایک سو چودہ سورتیں اور بائیس سال اور پانچ مہینے میں مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں 70 ہزار علم بیان فرمائے ہیں۔ 70 ہزار علم اور قرآن کو لکھنے والے کاتب وحی جنہوں نے قرآن لکھا ان کی تعداد چالیس ہے۔ اور حافظ قرآن جنہوں نے مصطفیٰ ﷺ کے مدرسے میں داخلہ لے کر قرآن کو یاد کیا وہ دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا شاگرد جنہوں نے مصطفیٰ ﷺ سے قرآن پڑھا ان کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ اور میرے بھائی اس قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات اور زیریں علامہ ابن عربی نے لکھا ہے قرآن کی زیریں (53223) اور (39582) اس کی زبریں (8804) اس کی پیشیں اور مدیں (1771) ہیں اس کی شدیں (1274) ہیں اور اس کے نقطے قرآن پاک کے نقطے (105684) ہیں۔ قرآن سے محدثین اور مجتہدین نے ایک کروڑ استنباط کیا۔ اتنی اللہ کی جامع کتاب ہے۔ اور میرے بھائی اس قرآن سے اچھی چیز اللہ کے پاس نہیں ہے۔ جو اللہ نے اپنے مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے ہمیں عنایت فرمائی ہے۔ تورات آئی بدل گئی، انجیل آئی بدل گئی، صحیفے آئے بدل گئے اور قرآن جیسے آیا آج تک محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے

گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ٥﴾ (الحجر: 9) اے میرے محبوب یہ قرآن ہم نے نازل فرمایا ہے اس کی حفاظتیں بھی ہم نے کی ہیں بڑے بڑے لوگوں نے کوششیں کیں کہ اس قرآن کو ختم کر دیں۔ یا اس میں ردو بدل کر دیں۔ اس میں تبدیلیاں کریں۔ لیکن وہ خود ختم ہو گئے لیکن قرآن ختم نہ ہو سکا اور نہ ہو سکے گا۔ انگریز اور یہودی بیٹھے ہیں انگریز یہودی کو کہتا ہے۔ میرا دل کرتا ہے میں تمام دنیا کا حکمران بن جاؤں ساری دنیا پر حکومت کروں یہودی چھوٹا سا قرآن پکڑ کر کہتا ہے۔ جب تک مسلمانوں کے پاس یہ کتاب موجود ہے تب تک تم مسلمانوں پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے یہ انگریز بے ایمان قرآن کو پاؤں کے نیچے پھینک کر اوپر چڑھتا ہے کہتا ہے میں نے قرآن کو ذلیل کر دیا ہے۔ یہودی کہتا ہے یوں نہیں جب تک لوگوں کے پاس قرآن موجود ہے تم حکومت نہیں کر سکتے اس نے حکم دے دیا کہ قرآن ختم کر دو۔ چھپنے بند کر دو۔ نسخے چھین چھین کر جلانے شروع کر دیئے۔ قرآن اکٹھے کر لیے۔ لیکن میرے بھائی اس کا ایک وزیر ایک مسجد میں گیا اور دیکھتا ہے کہ ایک دس بارہ سال کا بچہ جو نابینا ہے۔ یہ حافظ قرآن ہے اور تلاوت کر رہا ہے یہ جا کر اس انگریز کو کہتا ہے۔ اے انگریز تم اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تم کتابی شکلیں تو ختم کر دو گے لیکن جن کے سینوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن بند کیے ہیں ان کو کیسے ختم کرو گے؟ اللہ تعالیٰ نے چیلنج کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ٥﴾ (البقرة: 24,23)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سارے جہان والو! اگر میرے قرآن میں شک ہے تو اس جیسی کوئی سورت لا کر دکھاؤ۔ اگر زیادہ سورتیں نہیں لا سکتے تو ایک ہی لے آؤ۔ فرمایا تم بنا ہی نہیں سکتے۔ جس نے قرآن کا کہا مان لیا۔ اللہ کے اس قرآن کی قسم ہے اس کے دنیا اور جہان

دونوں بن گئے۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں کامیابیاں عطا کر دیں گے۔ آمنہ کے لال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تین آدمی قیامت والے دن ایسے ہوں گے۔ فرمایا۔

"لَا يَحُوْلُ هُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ."

گھبراہٹ بڑی ہوگی لیکن ان تین بندوں کو گھبراہٹ نہیں ہوگی۔

"وَ لَا يَنَا لُهُمُ الْحِسَابُ."

یہ حساب بھی نہیں دیں گے کیا ہوگا۔

"وَ هُمْ عَلٰى كَثِيْبٍ مِنَ الْمِسْكِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ الْمَلَائِكَةُ."

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تین قسم کے بندے کستوری کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ حتیٰ کہ حساب و کتاب ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں وہ کون کون ہوں گے؟ اللہ کے نبی فرماتے ہیں وہ بندہ جس نے قرآن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھا پھر لوگوں کو سکھایا۔ کسی مسجد کا امام بن گیا اس کے مقتدی اس پر راضی ہیں آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا بغیر حساب و کتاب کے جنتی ہے۔ کتنا بڑا مقام ہے۔ اور دوسرا بندہ جو اللہ کے دین کی دعوت دیتا ہے۔ اذان کہتا ہے۔ تبلیغ کرتا ہے اللہ کے رضا کی خاطر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔ اور تیسرا آدمی وہ ہے جو غلام ہے اپنا اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہے۔ اللہ کے حقوق پورے کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی قیامت والے دن پریشان نہیں ہوگا۔ اور سنو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم"۔ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

﴿اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کئی ایسے درخت بھی ہوں گے "يَخْرُجُ مِنْ اَعْلٰى الْخِلَلِ وَمِنْ اَسْفَلِهَا خَيْلٌ." ایسے درخت جن کے اوپر والے حصے سے ریشم کے خلے

ہوں گے۔ نیچے والے حصہ سے گھوڑے نکلیں گے۔ ''مِنَ الذَّھَبَ''، سونے کے بنے ہوئے گھوڑے ہوں گے۔ ان کی کاٹھیاں موتیوں کی ہوں گی۔ ان کی مہاریں سنہری ہوں گی۔ اللہ کے نبی فرماتے ہیں ''لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ'' وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ گوبر کریں گے۔ فرمایا ان گھوڑوں کو پر لگے ہوں گے فرمایا ''وَيَرْكَبُوْهَا اَهْلَ الْجَنَّةِ'' ان گھوڑوں پر جنتی نواب بیٹھیں گے۔ ''اللّٰہ اکبر اللّٰہ'' گھوڑے اُڑیں گے اتنے تیز ہوں گے کہ جہاں نگاہ ہوگی وہاں اس گھوڑے کا پاؤں ہوگا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ جو جنتی نچلے درجے والے ہوں گے۔ وہ رب سے سوال کریں گے اللہ جی۔ ''يَا رَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادَكَ هٰذَا الْكَرَامَةَ كُلَّهَا'' یہ جو بندے ہم پر اڑ رہے ہیں وہ شانیں ان کو کیسے ملیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جنتی لوگو! سن لو بات یہ ہے ''فَيُقَالُ لَهُمْ'' اللہ تعالیٰ کہیں گے یہ وہ ہیں۔ ''كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ'' وہ رات کو تہجد پڑھتے تھے اور تم سوئے رہتے تھے۔ یہ وہ بندے ہیں جو قرآن سنتے اور پڑھتے تھے۔

یہ سودے تو قسمت کے ہیں کوئی اخبار پڑھ رہا ہے۔ کوئی مذاق کر رہا ہے۔ کوئی کھیل رہا ہے۔ اور کوئی مذاق کر رہا ہے اور کئی لوگ تراویح نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور کئی لوگ فرشتوں سے قبر میں مار کھا رہے ہیں۔ جنہوں نے قرآن کا ادب نہ کیا۔ لوگ قرآن سنیں اور یہ گانے سنیں۔ وی سی آر دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ﴾ یہ رات کو قرآن پڑھتے اور تم سو جاتے۔ رات کو قرآن پڑھنے کا مزہ الگ ہی ہے۔ اللہ کی قسم کبھی رات کو قرآن پڑھ کر تو دیکھو کسی نے کہا ہے۔

واہ واہ لذت ای رات قیام اندر
واہ واہ گھٹ نیں پاک کلام اندر

ہمیں پوچھ کر دیکھو جن کے پاس قرآن ہے۔ جو ٹی وی اور وی سی آر کے شیدائی ہیں ان کو قرآن میں لذت نہیں ہے۔

واہ واہ لذت ای رات قیام اندر
واہ واہ گھٹ نیں پاک کلام اندر
نشے واہ واہ نیں اس جام اندر
ساقی دے اک پیاس بجھانے نوں
ربا دے دیدار دیوانے نوں
کتھ خیر ملنگ مستانے نوں

دعا کرو اللہ تعالیٰ رات کو قرآن پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین! جنتی نواب گھوڑوں پر اڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿وَ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ﴾ یہ وہ ہیں جو روزے رکھتے اور تم کھاتے پیتے تھے۔ یہ روزہ دار جن لوگوں نے ایک ماہ اپنی حلال چیزوں کو حرام کیا۔ میرے حکم کی پابندی کی آج میں نے بھی ان کے روزوں کا یہ قدر جانا ہے۔ ان کو جنت کی سرداریاں نصیب فرما دی ہیں۔ کئی روزے دار اور کئی بے روز اس دور میں اتنی شدید سردی میں اتنے چھوٹے دنوں میں جس کو روزہ نصیب نہ ہوا اسے پھر اور کیا مل سکتا ہے؟ اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ پہلے بندے نماز پڑھتے ہیں۔ دوسرے روزے رکھتے ہیں۔ تیسری ان کی صفت یہ ہے ﴿ كَانُوْا يُقَاتِلُوْنَ﴾ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے۔ اور تم بزدل بن کر گھروں میں بیٹھے تھے۔ دوستو! حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے چودہ جلدوں میں ہے۔ ان حافظ صاحب نے صحیح بخاری کی شرح لکھی ہے۔ فتح الباری چودہ جلدوں میں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس امت پر احسان کیا۔ بخاری لکھ کر اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری لکھ کر اس احسان کا بدلہ چکا دیا ہے۔ اس میں اُنہوں نے عجیب اور بڑا کمال واقع بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن سے پیار نصیب فرمائے۔ کہتے ہیں ایک گاؤں کا چوہدری ایک بستی کا چوہدری اعلان کرتا ہے جس نے حج پر جانا ہے تیار ہو جاؤ۔ ایک طرف کا خرچہ میں دوں گا۔ ایک طرف کا خرچہ میں ادا کروں گا۔ یہ چوہدری اعلان کرواتا ہے، لوگ کہتے ہیں چلے تو جائیں لیکن آئیں گے کیسے؟ سارے لوگ پریشان

ہیں ،کوئی بندہ تیار نہیں ۔ اس گاؤں میں ایک قاری صاحب رہتے تھے۔ جس کے سینے میں رب نے قرآن بند کیا تھا ۔ یہ کہتا ہے آپ چلیں میں تیار ہوں حج کے لئے حج کے دن آگئے۔ یہ چوہدری بھی آجاتا ہے اور قاری بھی آجاتا ہے ۔ لوگ پوچھتے ہیں تمہارے گھر کھانے کو کچھ نہیں تم آؤ گے کیسے؟ قاری کہتا ہے لوگو! سن لو میری دعائیں اللہ تعالیٰ نے سن لی ہیں۔ جو اللہ لے جائے گا آنے کے بندوبست بھی کردے گا جو اللہ لے جا سکتا ہے لے کر بھی آسکتا ہے۔ یہ جہاز میں بیٹھا ہے اور پڑھتا ہے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ" اللہ کا نام لے کر جہاز چل پڑتا ہے۔ مکہ پہنچ جاتا ہے۔ قاری بھی طواف کرتا ہے اور چوہدری بھی طواف کرتا ہے۔ بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

اللہ مدت ہوگئی آسکدیاں نوں
ہن جوگی سانگ بنان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوارے نس نس کے
اللہ پھیریاں پان نوں جی کردا

اللہ تعالیٰ سب کو زیارت نصیب فرمائے۔ آمین!

تیرا گھر ویکھاں ، تیرا در ویکھاں
تیرے در وچ رکھ رکھ سر ویکھاں
جتھے اک نماز دی لکھ ملدی
اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
لکھاں پاپ کما بیٹھا میں حج کرکے
شرمنداں ہاں مندڑے چج کرکے
پلّہ چک کے کعبے دے سینے توں
سینہ نال لگان نوں جی کردا

اللہ کے گھر کے طواف کیے رکن یمانی کو مس کیا۔ اللہ نے جس کو رمضان میں موقع دیا۔

صاحب کہتے ہیں میں بڑا خوش ہوا۔ لیکن میں نے آگے دیکھا تو ایک حاجی بہت پریشان ہے۔ جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ یہ حاجی کہتا ہے قاری جی میرا ہار گرا ہے آپ نے دیکھا نہیں؟ یہ قاری کہتا ہے حاجی صاحب جو اللہ نے گم شدہ اشیاء ڈھونڈنے کا نسخہ بتایا ہے وہ استعمال کیا ہے؟ یہ کہتا ہے وہ کیا ہے؟ یہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتایا ہے ﴿الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ٥﴾ (البقرۃ:156) یہ کہتا ہے اللہ نے کہا جب میرے بندوں کو کوئی تکلیف آئے وہ "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھتے ہیں۔ حاجی کہتے ہیں مجھے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ نہیں آتی۔ قاری صاحب کہتے ہیں پڑھو میں پڑھتا ہوں۔ قاری پڑھانے لگے اوپر سے آواز آتی ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے نبی ﷺ کا دوہرا داماد فرماتے ہیں دنیا جہان والو سن لو ﴿خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ﴾ سارے جہان سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سیکھائے۔ قرآن سکھانے اور سیکھنے والا۔ عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ﷺ ہیں میں نے اپنے آقا سے سنا ہے سارے جہان سے بہتر ہے جس کو تم ذلیل، اور غریب سمجھو آمنہ کے لال علیہ السلام نے کہا ہے D.C اور چوہدری نہیں اچھا یہ وزیر اعظم نہیں اچھا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ﴿خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ﴾ اچھا وہ ہے جس کے پاس قرآن ہے۔ قاری قرآن کے پاس پانچ ہزار مالیت کا ہار ہے اور وہ قرآن پڑھا رہا ہے۔ اس نے اس حاجی کو یاد کروایا۔ جب ضرورت ہو تو بڑی جلدی یاد ہوتا ہے۔ کوئی قتل کرلے تو پہلے چاہے کبھی پڑھا ہو یا نہیں پھر ساری عورتیں جمع ہو کر پڑھتی ہیں۔ تو اللہ نے فرمایا کہ تم کتنے بھی ظالم ہو تم نے میرا نام لیا میں نے معاف کر دیا۔

مولا بڑا غفور رحیم ہے تو
جو چاہیں سو کر کے وکھا دیناں ایں
رحم کر دیاں ذرا نئیں تھکنا ایں
اسی عیب کر دے پاویں تھک جایئے

پر توں بخشدا کدی نیں اکنا ایں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب تک تمہیں موت نہیں آتی تب تک معافی مانگو میں معاف کرتا جاؤں گا۔ حاجی صاحب ادھر جائے تو انا للّٰہ پڑھے ادھر جائے تو پڑھے۔ دو دون قاری نے اس سے ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھوایا اور کہتا ہے حاجی جی ہار ملا یا نہیں۔ کہتا ہے نہیں ملا۔ جیب سے ہار نکال کر کہتا ہے حاجی جی یہ لیں اپنا ہار، تم نے ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھی اور تمہارا ہار مل گیا ہے۔ یہ حاجی بھی رحم دل تھا۔ اس نے سوچا اس بندے میں کتنا ایمان ہے۔ اس نے اپنی جیب سے پانچ ہزار دینار نکالے اور کہا قاری صاحب یہ آپ کا انعام ہے۔ قاری کہتا ہے میں نے وہ دینار جیب میں ڈالے اور پھر سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے پوچھا تو کیا جواب دوں گا میں نے کہا حاجی صاحب ہار بھی لے جاؤ اور دینار بھی لے جاؤ۔ ﴿اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ﴾ میں نے کچھ نہیں لینا میں نے مزدوری اللہ تعالیٰ سے لینی ہے۔ ہار بھی دے دیا اور دینار بھی دے دیئے۔ اب قاری کی جیب خالی ہے۔ کہتا ہے چلو اللہ کے گھر کا طواف کرلوں زندگی میں پتہ نہیں موقع ملنا ہے یا نہیں۔ بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

او تیرے بوہے کنڈے کعبہ دی دہلیز چم لاں

اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین!

حجر اسود نے اک اک چیز چم لاں
روکیں نہ دھدکاریں لاگے ہو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رولین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے
ٹھیک ہے میں تیرے بوہے وچ پھبدا نئیں
جیہڑا سجدہ تینوں لائق اور میرا سجدہ نئیں
پولڑی ہنجواں صمصام رحمۃ اللہ علیہ نوں پرو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رولین دے

کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھولین دے

میرے دوستو! بزرگو قاری کہتے ہیں میں نے طواف کیے۔ جی بھر کر طواف کئے۔ اعلان ہو رہا ہے۔ لوگو! سن لو جن کے پاس پیسے نہیں وہ جلدی بندرگاہ پر پہنچ جائیں بغیر پیسوں کے ملک بھجوایا جائے گا۔ یہ اللہ ہے جو سارے بندوبست کرتا ہے قاری کہتے ہیں میں نے طواف پورا کیا اور دوڑ کر بندرگارہ پر پہنچ گیا۔ جہاز میں بیٹھ کر قاری پڑھتے ہیں "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ." جہاز چل پڑا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جہاز سمندر کے درمیان پہنچا۔ ایسی ٹھاٹھیں لگیں کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ سارے حاجی ڈوب گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ قاری کہتے ہیں میں ایک تختے پر بیٹھا تھا وہ تختہ ایسے چلتا ہے جیسے کوئی کشتی چلتی ہے۔ کہتے ہیں یہ چلتا گیا اور آدھی رات کو دریا کے کنارے پہنچ گیا۔ قاری کہتے ہیں مجھے کنارہ نظر آیا میں نے چھلانگ لگائی اور پار ہو گیا۔ کہتا ہے الحمد للّٰہ پڑھ کر شکرانہ ادا کیا۔

میرے دوستو! یہ قاری قرآن دیکھتا ہے ایک بستی نظر آتی ہے۔ یہ جاتا ہے آدھی رات کا وقت ہے سوچ سوچ کر کہتا ہے کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں؟ سوچ سوچ کر کہتا ہے کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے؟ تمہارا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں۔ مسجد میں گیا جس کا کوئی نہیں اس کا اللہ ہے۔ وہ اللہ کے گھر گیا اور کہتا ہے جتنے میرے مقدر میں نفل تھے میں نے پڑھے۔ میں نے دیکھا ایک کونے میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا۔ جو شاید بھوک کا ستایا تھا کہتا ہے اذان کا وقت ہوا پانچ سات نوجوان مسجد میں آئے۔ ایک کہتا ہے تم اذان دو دوسرا کہتا ہے تم دو جس کو کہتے ہیں وہ کہتا ہے مجھے شرم آتی ہے سب کو شرم آتی ہے۔ جہاں شرم آنی چاہیے وہاں انہیں شرم نہیں آتی اور جہاں اذان دینی ہے انہیں شرم آتی ہے۔ بابا جی کا تماشا دیکھ رہا تھا کہتا ہے نوجوانو اگر تمہیں شرم آتی ہے تو اس قاری کو کہو وہ اذان کہہ دے۔ ہوسکتا ہے وہ بے شرم ہو۔ قاری کو پوچھتے ہیں۔ تو قاری کہتا ہے میں پہلے ہی انتظار میں تھا کہ مجھے کہیں میں مسجد کی چھت پر چڑھ گیا اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ قاری نے اذان کہنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں میں نے

اتنی پیاری اذان کہی کہ میرے اذان کہتے کہتے پوری مسجد نمازیوں سے بھر گئی۔ سارے نمازی جمع ہوگئے۔ قاری کہتا ہے میں نے سوچا اللہ جی اذان تو کہہ دی ہے اب کہیں یہ مجھے نماز پڑھوانے کا بھی کہہ دیں۔ میں قرآن بھی پڑھ کر سنا دوں، قاری کہتا ہے میں سوچ رہا تھا کہ اس گاؤں کے رہنے والے کہتے ہیں اذان کہنے والے دوست! کیا تم جماعت کروا سکتے ہو؟ قاری کہتے ہیں میں نے مصلّی پر کھڑے ہو کر نماز شروع کی۔ کہتا ہے میں نے ایسا پیارا قرآن پڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ میں قرآن پڑھ رہا تھا اور جب میں نے سلام پھیرا تو ساری بستی والے کہتے ہیں قاری جی ہم تمہیں نہیں جانتے لیکن سن لو۔ آج کے بعد تم ہمارے امام بھی، خطیب بھی، اور ہمارے گاؤں کے ممبر بھی بغیر ووٹوں کے۔ یہ قرآن کی برکتیں ہیں۔ یہ ساری قرآن اور آمنہ کے لال کے فرمان کی برکتیں ہیں۔

قرآن کی وجہ سے امامت، خطابت اور ممبری مل گئی۔ آگے سنو۔ انہوں نے نمازیں اور قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ گاؤں کے ایک چوہدری نے پوچھا۔ قاری جی آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نہیں جانتا تمہارے پاس گھر کا مکان یا زمین ہے یا نہیں؟ میں نہیں جانتا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ لیکن تمہارے پاس قرآن ہے۔ میری بچی جوان ہے میں تمہیں اس کا رشتہ دیتا ہوں۔ قرآن کہ وجہ سے بیوی بھی مل گئی۔ قاری صاحب کہتے ہیں۔ مکان بھی مل گیا۔ اللہ نے سارے بندوبست کر دیئے میں نے ایک دن اپنی بیوی کو دیکھا اس کے گلے میں موتیوں کا ہار تھا میں نے پوچھا یہ ہار کہاں سے لیا ہے؟ بیوی کہتی ہے والدین اپنی بیٹیوں کو بہت کچھ دیتے ہیں۔ یہ کہتا ہے اس ہار میں بھی ایک راز ہے۔ کہتا ہے مجھے بتاؤ، یہ کہتی ہے پچھلے سال میرے والد حج کرنے گئے تو وہاں سے یہ ہار خریدا ہے۔ ساری بات سنائی یوں گم ہوا کسی کے ہاتھ لگا اس نے واپس کیا۔ یہ کہتا ہے الحمد للہ۔ اللہ تیرا شکر ہے ہار بھی دیا اور ہار والی بھی دی ہے۔ میرے بھائیو! یہ ساری قرآن کی برکتیں ہیں۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھ کر بھلایا قیامت والے دن جب رب کے دربار میں پیش ہوگا کوڑھا بنا ہوگا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کوڑھ کی وجہ سے گرے ہوں گے اور اگر قرآن پڑھ کر عمل کیا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ اس کے باپ اور ماں کو ایسا تاج نصیب فرمائیں گے جس کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور قرآن اللہ کے دربار میں پیش ہوگا صاحب قرآن ساتھ ہوگا۔ اور جا کر کہے گا" حُـلِّيْـهِ حُلِّيْـهِ یا اللہ یہ قرآن والا ہے اس کے سر پر تاج رکھ دیں اللہ قرآن کا کہنا مان کر تاج رکھ دیں گے۔ قرآن پھر کہے گا یا اللہ اسے اور مقام اور فضیلتیں دے دیں۔ قرآن کی سفارش سے اللہ ریشم کا حلا پہنا دیں گے قرآن کہے گا یا اللہ اس پر راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں راضی ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔"اِقْـرَأْ وَارْتَــقِ" پہلے تم لوگوں کو قرآن سناتے تھے اب تم مجھے قرآن سناؤ اور منزلیں طے کرنی شروع کر دے۔

کھول کے کن سن لے میریئے بھنانیں
پڑھ لے قرآن جے کجھ مرتبہ لینا نیں
ایس جہان اُتے سدا بیٹھ نئیں رہنا
اج یا کل موت سر اُتے آئی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد نوں. آئی آ
آؤ بھراؤ ذرا سوچیے گل نوں
عمر گئی گزر کیہڑی لبھ دیوے پھل نوں
وچ دربار کی دسو گے کل نوں
جدوں ہوسیں سوال دسو کیہڑی کمائی آ
چٹھی آسمانوں سرور احمد نوں آئی آ

جنھوں نے قرآن سے لو لگائی حافظ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں سفر پر جا رہا تھا مجھے کالی سی چیز نظر آئی۔ مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے۔ عبداللہ بن مبارک آگے گئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت ہے میں نے جا کر کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہ عورت کہتی ہے ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ﴾ (یٰس: 58)

عورت نے قرآن پڑھ کر جواب دیا۔ یہ رابعہ بصری عورت ہے۔ کہتی ہے ﴿وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (المومن: 33) جو راہ سے بھول جائے اسے راستہ بتانے والا کوئی نہیں ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا اماں راستہ بھول گئی ہے۔ میں نے کہا اماں یہاں کتنی دیر ہوگئی ہے۔ اماں کہتی ہیں: "ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا" تین دن اور تین راتیں گز رگئیں۔ میں نے کہا اماں نماز پڑھنے کے لیے پانی کہاں سے لیتی ہو؟ وہ پھر قرآن پڑھتی ہے ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا﴾ پانی نہ ملے مٹی سے تیمم کرلو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اماں ان جنگلوں میں تمہیں کون کھلاتا ہے؟ کون پلاتا ہے؟ اماں پھر قرآن پڑھتی ہے کہتی ہے۔ ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ٥ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ٥﴾ (الشعراء: 78تا79) اللہ ہی کھلاتا اور پلاتا ہے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا اماں میرے پاس کھانا ہے کھالو۔ اماں جی کہتی ہیں ﴿اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا﴾ میرا روزہ ہے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اب رمضان تو نہیں۔ اماں کہتی ہیں۔ ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ﴾ اگر نفلی رکھ لو تو بہت اچھی بات ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں بڑا پریشان کہ اس اماں کو میں جو بات کرتا ہوں یہ قرآن پڑھ کر جواب دیتی ہے۔ میں نے سوچ سوچ کر پوچھا کہ مَا اسْمُكَ؟ تمہارا نام کیا ہے؟ میرا مطلب تھا کہ اس کا نام کون سا قرآن میں ہے؟

اماں کہتی ہے ﴿وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ﴾ اللہ اکبر ﴿وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ٥﴾ (مریم: 16) میں سمجھ گیا اماں کا نام مریم ہے۔ میں نے پوچھا اماں تمہاری اولاد ہے؟ اماں پھر قرآن پڑھتی ہے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ میں سمجھ گیا اماں کے تین بیٹے ہیں اور اس نے ان کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔ میں نے کہا اماں کہاں جانا ہے میں چھوڑ کے آؤں اماں پھر قرآن پڑھتی ہے۔ ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ٥﴾ (الرحمن: 60) آج تم نیکی کرو گے تو اللہ تم سے نیکی کرے گا۔ عبداللہ بن

مبارک رحمۃ اللہ علیہ پوچھتے ہیں اماں تمہارا خاوند زندہ ہے یا نہیں؟ اماں پھر قرآن پڑھتی ہے۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۝﴾ (المائدہ:101) جن چیزوں کی ضرورت نہیں تو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور کہا اماں بیٹھ جاؤ۔ اماں بیٹھنے لگی تو پاؤں رکاب میں پھنس گیا۔ کہتی ہے ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی۔ اماں بیٹھ گئی عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اونٹنی دوڑا دی۔ اماں کہتی ہے ﴿وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ﴾ عبداللہ آہستہ چلاؤ۔ درمیانی چال چلو۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے عربی کے اشعار یاد تھے میں نے پڑھنے شروع کر دیئے اماں کہتی ہے۔ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اشعار جو پڑھتے ہو قرآن پڑھتے جاؤ۔ ایک ایک حرف کی دس نیکیاں لیتے جاؤ۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پھر وہ بوڑھی بھی قرآن پڑھے اور میں بھی پڑھوں۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں بھی قرآن پڑھتا اور یہ عورت بھی قرآن پڑھتی تھی۔ جہاں قرآن پڑھا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (بنی اسرائیل:82) وہاں میں رحمتوں کی بارش کرتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں چلتے چلتے بیت المقدس کی بستی کے قریب پہنچے قافلے والے نظر آئے میں نے آواز دی قافلے والو اگر تم میں اصحاب یعقوب نامی بندہ ہے تو آؤ۔ وہ دوڑ کر آئے۔ اماں جی عربی میں قرآن پڑھ کر کہتی ہیں جو حاضر ہے اسے کھلاؤ، کھانا سامنے آیا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو اماں کہتی ہے۔ ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝﴾ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اماں کے بیٹوں سے کہا مجھے سچ بتاؤ۔ یہ عورت کون ہے؟ میں بڑا پریشان ہوں میں نے آج تک ایسی عورت یا مرد نہیں دیکھا جو بات بات پر قرآن پڑھے۔ سچ بتاؤ۔ اماں کے بچے کہتے ہیں حضرت بے فکر ہو جاؤ یہ اماں ہماری ماں ہے۔ ہماری ماں نے آج سے چالیس سال پہلے ایک آیت سنی تھی۔ ﴿مَا

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق:18) جو بات کریں لکھی جاتی ہے۔ چالیس سال گزر گئے ہیں۔ ہماری ماں نے قرآن کے علاوہ کوئی بات نہیں کی۔ ہم اشاروں سے سمجھتے ہیں۔ عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ بستی میں رات پڑگئی آدھی رات کا وقت ہے اماں کے کراہنے کی آواز آتی ہے۔ میں گیا میں نے پوچھا اماں جی کیا بات ہے؟ اماں پھر قرآن پڑھتی ہے۔

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ (ق:19)

اماں کہتی ہے موت کی بے ہوشیوں نے پریشان کردیا ہے۔ اب مجھے موت آرہی ہے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چلدی چلدی رُک جانی
تیرے کام اولیکھے وچ رہ جانے
تیرے کوٹ امیداں دے ڈھے جانے
نبھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے وچ ٹھک جانی
جڑی بیوی تیرے سر تے کلول کرے
جاوے صدقے تے مٹھے بول کرے
اَج لاش نوں ویکھ کے ڈرن لگی
روندی دیاں اَکھاں وچوں ہنجو سکھ جانی
جیہڑے بچیاں نوں لاڈ لڈوندا رہیو
سوہنے کپڑے سواں سواں پواندا لاہیو
اَج پھٹیاں توں لیراں جگدے نیں
تقدیر خدا دی نہ رک جانی

اماں جی فوت ہوگئیں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے کفن دے کر دفن کیا۔

رات ہوئی یہ اماں مجھے خواب میں ملی میں نے کہا اماں جی تم اتنا قرآن پڑھتی تھی اللہ نے کیا سلوک کیا ہے۔ اماں قبر میں قرآن پڑھتی ہیں۔ ﴿فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝﴾ (القمر: 55) اے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ قرآن کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت عطا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

احترامِ قرآن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ مِنْ هَمَزِهٖ وَنَفَخِهٖ وَنَفَثِهٖ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○
﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○﴾

(الاعراف: 204)

جمیا آمنہ نے کڈھا لال سوہنا
جنیا آمنہ نے ایڈا لال سوہنا
پتر جگ وچ انج کسے مائی دا نئیں
کتے شیر حلیمہ دا حلم ہویا
مرتبہ انج دا کسی وی مائی دا نئیں
دیندی لوریاں شیماں محبتاں تھیں
ڈھا پیار انج بہن رضائی دا نئیں
مکی ویڑ اتے میں تے مر مکی
اینوں ویکھ کلیجے ٹھنڈ پے جائے
پانویں جمیا میری ماں دا نئیں

ہر قسم کی حمد و ثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے بے شمار ان گنت درود و سلام سیدالاولین والآخرین امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں، دوستو بزرگو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ایک اللہ کا بندہ جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا اس کی بکریوں میں بھیڑیے پھر رہے ہیں چیتے پھر رہے ہیں یہ خود نماز پڑھ رہا تھا اس کی

بکریوں کو بھیڑیے کچھ نہیں کہہ رہے تھے ایک گزرنے والا مسافر کوئی مولانا رفیق طاہر جیسا ہوگا کہنے لگے پتہ نہیں کتنا نیک بندہ ہے وہی بھیڑیے پھر رہے ہیں وہی چیتے پھر رہے ہیں یہ اس کی بکریوں کو کچھ کہتے ہی نہیں یہ نماز سے فارغ ہوا تو گزرنے والا مسافر کہتا ہے اے بھائی اللہ والے تیری بکریوں اور بھیڑیوں نے صلح کب سے کر لی ہے یہ کہتا ہے جب سے اللہ سے میں نے صلح کر لی ہے۔تب سے انہوں نے آپس میں صلح کر لی ہے دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں خود سے صلح کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔آمین! سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ایک شیر جنگل سے نکلا اور سڑک پر آ کر بیٹھ گیا اس نے راستہ روک دیا لوگ بہت پریشان کسی نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتایا کہتے ہیں آپ کی حکومت کے دوران شیر جنگل سے نکل کر سڑک پر آ کر بیٹھ گیا ہے اس نے راستہ روک دیا ہے روڈ بلاک ہوگیا ہے کسی کے پاس کلاشنکوف تھوڑی ہے جو اسے فائر مار دے گا تیر تلوار سے بھگانا تھا شیر کے پاس کون جائے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور جا کر اس طرح شیر کے کان سے پکڑ لیا اور زور سے طمانچہ مارا اور فرمایا شیر کا کیا کام ہے راستے پر بیٹھنے کا شیر اٹھا اور جنگل کی طرف چلا گیا بات پتہ ہے کیا تھی

اوئے بندہ بن جا رب نوں سور میاں

انسان تو انسان ہے حیوان نہیں سارا جہان اللہ تعالیٰ نے کُن کہہ کر بنایا ہے تمہاری باری آئی قرآن کہتا ہے خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ تمہاری باری آئی تو قدرت کے ہاتھوں سے گوندھ کر بنایا ہے سارے جہان کو کُن کہہ کر بنایا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ نے گوندھ کر بنایا ہے پھر نوریوں سے سجدہ کروایا ہے تمہاری کیوں عقل ماری گئی ہے کیا تم نے دیکھا ہے کوئی کُتا کسی مرے ہوئے کتے کو سجدہ نہیں کرتا ہے کیوں بھئی کرتا ہے بھولی کتا مرا پڑا ہو اور دوسرا کتا پاس سے گزرے اور سجدہ کرے کوئی کتا کسی کتے کو سجدہ نہیں کرتا گھوڑا گھوڑے کو سجدہ نہیں کرتا گدھا گدھے کو سجدہ نہیں کرتا اور تمہاری کیوں عقل ماری گئی ہیں؟ یہ شیطان بے ایمان نے تمہارے ساتھ ایسا داؤ لگایا ہے خود تو زندہ بابا کو سجدہ نہیں کیا تمہیں مردوں کی طرف لگا دیا ہے خود تو زندہ کو سجدہ نہیں کیا اللہ کے حکم کے باوجود اور کئی بندوں کو مردوں کی طرف لگا دیا ہے اس لیے سید امیر رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں:

اوئے بندہ بن جا رب نوں سور میاں
جندے بن نہ دوجا کوئی ہور میاں
او پراں چھوڑ دے چٹنی گور میاں
پڑھ لا الہ الا اللہ
اوئے دانے بھن کے زمین وچ بونا اے کیوں
ہل شور زمین وچ جوناں اے کیوں
او تھن چھڈ کے پوچھل چونا اے کیوں
پڑھ لا الہ الا اللہ

توجہ ہے میرے بھائیو اللہ کی باتیں سن لو یہ نہ دیکھ بیان کرنے والا کون ہے یہ دیکھ یہ بیان کس کا ہو رہا ہے بات کس کی ہو رہی ہے جتنی توجہ کرے گا اللہ کے قرآن کا ادب اور احترام کرو گے اتنا مقام زیادہ بن جائے گا جاؤ چار دفعہ درود ابراہیمی پڑھ کر دیکھ لو اللہ اکبر اللہ کا ایک نیک بندہ ہے اس کا نام بشر ہافی ہے بشرِ اس کا نام ہے بشرِ پاؤں سے ننگا چلتا ہے اس کا نام بشر ہافی مشہور ہو گیا ہے بشر ہافی کون ہے یہ چلتا جا رہا ہے چلتے چلتے اس کے پاؤں کے نیچے قرآن کا چھوٹا سا ورق آ جاتا ہے یہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے اے بشر تو کون ہے جس کے پاؤں کے نیچے قرآن کا ورق آ جائے یہ اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہتا ہے ان پاؤں کے نیچے قرآن کا ورق آ گیا ہے میں پوری زندگی ان پاؤں میں جوتا نہیں پہنوں گا اتنا ادب اور احترام کیا تم تو قرآن چھوڑ کر مسجد کی گھڑیاں اتار کر لے جاتے ہو مسجد کے پنکھے اتار کر بیچ دیتے ہو اس کے پاؤں کے نیچے قدرتی قرآن کا ورق آ گیا ہے اس نے قسم کھالی ہے کہ ان پاؤں کے نیچے قرآن کا ورق آ گیا ہے میں پوری زندگی ان پاؤں میں جوتا نہیں پہنوں گا اس کا یہ اپنا ذہن تھا اس نے پوری زندگی ان پاؤں میں جوتا نہیں پہنا یہ بشر ہافی جب فوت ہوا کسی کو خواب میں ملتا ہے وہ کہتا ہے بشر یار تم نے اللہ کے قرآن کا احترام

بہت کیا ہے، ادب بہت کیا ہے اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے حضرت بشر حافی کہتے ہیں اللہ کے قرآن کے احترام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت عنایت فرما دی ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کوئی معمولی کتاب تو نہیں ہے حدیث بھی قرآن کو کہا ہے اللہ اکبر اللہ منہاج الحدیث کا پروگرام ہے حدیث قرآن ہے قرآن حدیث ہے اہل حدیث کا معنی ہے اہل قرآن مولانا ایک دوست کو ایک بندہ کہنے لگا کہ قرآن کی شان زیادہ ہے یا حدیث کی شان زیادہ ہے وہ کہنے لگے جی قرآن کی شان زیادہ ہے کہتا ہے پھر تم اہل حدیث کیوں کہلاتے تو اہل قرآن کیوں نہیں کہلاتے، بات تو ہے نا تم اہلِ حدیث کیوں کہلاتے ہو اہل قرآن کہلایا کرو، وہ بندہ آگے سے پڑھا لکھا تھا وہ کہنے لگا سنت کی شان زیادہ ہے یا فرض کی وہ کہنے لگا فرض کی وہ کہنے لگا تم اہل سنت کیوں کہلاتے ہو اہل فرض کہلایا کرو بات تو ہے نا اے بھائیو قرآن حدیث ہے اور حدیث قرآن ہے قرآن اور حدیث میں کوئی فرق نہیں اور قرآن کا اعجاز کیا ہے قرآن کی شان کیا ہے ہندوستان کا ملک ہے دہلی کا چاندنی چوک ہے دہلی کے چاندنی چوک میں ایک عیسائی پادری انجیل کو کیمیکل لگا کر اونچی اونچی شور مچا رہا ہے کہتا ہے مسلمانوں میں انجیل لے کر آیا ہوں تم قرآن لے کر آؤ تم قرآن آگ میں پھینکو میں انجیل آگ میں پھینکتا ہوں جو کتاب سچی ہوگی وہ بچ جائے گی دوسری جل جائے گی اللہ اکبر اللہ لوگ بہت پریشان ہوئے کسی نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا شاہ جی ایک پادری شور مچا رہا ہے کہتا ہے تم قرآن آگ میں پھینکو میں انجیل پھینکتا ہوں صدقے جاؤ اہل حدیثو تمہاری کتنی قربانیاں ہیں کتنی محنتیں ہیں مولانا صمصام مرحوم رحمۃ اللہ علیہ پہلے کبھی جلسے ہوتے تھے تو سِکھ بھی جلسے سن لیتے تھے کھتری بھی سن لیتے تھے بدامنی بھی سن لیتے تھے دہلی میں جلسہ ہوا مولانا صمصام مرحوم رحمۃ اللہ علیہ تقریر کرنے کے لیے گئے ہندوؤں کی ایک ذات ہے جس کا نام شودر ہے نچلی ذات کے ہندو یہ بھی جلسہ سننے گئے وہ بے چارے نمانے ہو کر ایک طرف احساس کمتری کا شکار ہو کر ایک طرف کھڑے ہوئے ہیں تو مولانا نے دیکھا کہ یہ ہندو شودر بے چارے احساس کمتری کا شکار ہو کر ایک طرف نمانے ہو کر کھڑے ہیں تو مولانا ان

کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے پتہ ہے کیا۔

جے اج وی توں پالویں کلمے دی بانی
تاں صمصام رحمۃ اللہ علیہ پیوے تیرا جھوٹا پانی

کتنی پیاری بات کی ہے یہ کلمہ ہی ہے جس نے سب کو اکٹھا کر دیا ہے مولانا کہتے ہیں۔

جے اج وی توں پا لویں کلمے دی بانی
تاں صمصام پیوے تیرا جھوٹا پانی
فیر مسجد توں تینوں ہٹا کوئی نئیں سکدا
نبی جی دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

یہ شودر کہنے لگا مولوی صاحب سچی بات کر رہے ہو یا اوپر اوپر سے کہہ رہے ہو مولانا کہتے ہیں تم ابھی کلمہ پڑھو میں ابھی تمہارا جھوٹا پانی پینے کے لیے تیار ہوں اس نے کلمہ پڑھ لیا مولانا صمصام مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے پانی منگوایا آدھا وہ نئے مسلمان نے پیا اور باقی مولانا صمصام مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے پیا اس کا نتیجہ کیا نکلا وہ جتنے شودر اکٹھے ہوئے ان سب نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئے پہلے لوگ تمہیں دیکھ کر بھی مسلمان ہو جاتے تھے اور اگر میں کہہ دو پہلے لوگ بڑا جنازہ دیکھ کر مسلمان ہوتے تھے ابن جوزی رحمہ اللہ کی صبغۃ الضحٰی پڑھ کے دیکھو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جیل سے نکل رہا ہے مسئلہ کیا ہے مسئلہ بھی قرآن کا ہی ہے لوگ کہتے ہیں قرآن اللہ کا دین ہے لوگ کہتے ہیں قرآن اللہ کی مخلوق ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگو! قرآن اللہ کی مخلوق نہیں بلکہ اللہ کی کلام ہے۔ ''اللّٰــہ اکبر اللّٰہ'' لوگ کہتے ہیں قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں قرآن اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ''اللّٰــہ اکبر اللّٰہ'' لوگ کہتے ہیں حضرت جی آپ کہتے رہیں کہ آپ سچے ہیں لوگ کہتے ہیں ہم سچے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگو یہ اس دن پتہ چلے گا جس دن میرا جنازہ نکلے گا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ جیل سے نکل رہا ہے اتنا بڑا جنازہ تاریخ بغداد نے بھی اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں دیکھا ایک بہت بڑا وسیع

میدان ہے اس میں جنازہ پڑا ہے اتنے لوگ آئے ہوئے ہیں اتنے لوگ جمع ہوئے یہ میدان بھی بھر گیا لوگوں نے مکان کی چھتوں پر نماز جنازہ ادا کی جن کو چھت پر جگہ نہ ملی انہوں نے دریائے دجلہ کی کشتیوں میں نماز جنازہ ادا کی کتنے لوگ جمع ہوئے مؤرخ گواہ ہے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں آٹھ لاکھ آدمی شریک ہوئے کتنے آدمی شریک ہوئے ہیں یہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضرت علامہ احسان الٰہی رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے اپنی ایک تاریخ میں لکھا ہے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں دس لاکھ آدمی شریک ہوئے ہیں یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کون ہے جاؤ فتح المجید پڑھ کر دیکھ لو یہ وہ امام احمد ہے جس کو ایک کم سو بار اللہ کا دیدار نصیب ہوا ہے یہ وہ امام احمد ہے جس کو ہوش سنبھالنے کے بعد ساری زندگی کائنات کے سردار کی زیارت ہوئی ہے یہ امام احمد بن حنبل کون ہے اتنا بڑا جنازہ وقت کے حکمران نے دیکھا تو آنکھیں کھل گئیں کہتا ہے آج پتہ چلا ہے کہ لوگوں کے جسموں پر حکومت میں کرتا تھا دلوں پر احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے "اللہ اکبر اللہ" لوگوں نے گھر سے پانی کے لوٹے بھر بھر کر وضو کے لیے پیش کیے اتنا بڑا جنازہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اتنا بڑا جنازہ اہل کتاب نے دیکھا چالیس ہزار یہودی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے پہلے بڑا جنازہ دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے تھے اور اہل حدیثو، اہل سنت والے بھائیو اپنے آپ کو اہل حدیث بنا لو اپنے آپ کو اہل سنت بنا لو ان شاء اللہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں نصیب ہوں گی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بندہ کہتا ہے شاہ جی عیسائی پادری چاندنی چوک میں اونچی اونچی شور مچا رہا ہے کہتا ہے لوگو قرآن تم لے کر آؤ انجیل میں لے کر آیا ہوں قرآن تم آگ میں پھینکو انجیل میں آگ میں پھینکتا ہوں جو کتاب سچی ہوئی بچ جائے گی دوسری جل جائے گی صدقے جاؤں شاہ جی نے وضو کیا وضو کر کے قرآن سینے سے لگا لیا اور دہلی کے چاندنی چوک میں چلے گئے اسے کہتے ہیں اے عیسائی پادری کہو جیسے پہلے کہہ رہے تھے عیسائی پادری کہتا ہے شاہ جی آپ قرآن لے آؤ میں انجیل لے آیا ہوں آپ قرآن آگ میں پھینکیں میں انجیل آگ میں پھینکتا ہوں جو کتاب سچی ہوئی وہ بچ جائے گی دوسری جل جائے گی اللہ اکبر اللہ کہاں سے میں لاؤں

شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسے مواحد بندے مسلمان بندے اہل قرآن والے بندے شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے پادری انجیل کا کیا گناہ ہے قرآن کا کیا گناہ ہے تو انجیل پھینک سکتا ہے ہم قرآن نہیں پھینک سکتے اگر تم نے دیکھنا ہی ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے تو سچا ہے یا میں سچا ہوں آجاؤ میں قرآن سینے سے لگا لیتا ہوں تم انجیل لگا لو تو بھی آگ میں چھلانگ لگا دے میں بھی لگا دیتا ہوں جو سچا ہوگا بچ جائے گا دوسرا جل جائے گا یہ پادری کہتا ہے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسے اہل حدیث مسلمان موجود ہیں تو میں پورے جسم پر ہی کیمیکل لگا کر آتا وہ قرآن ہے بھائیو قرآن میں تمہیں کیا بتاؤں یہ دیکھ لو نا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ حسن بازار کے پاس سے گزرتے ہیں کنجر محلے کے پاس سے گزرے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" تم بھی تو بھائی کبھی غور کیا کرو شاہ جی کو کتنی فکر لگی ہوئی ہے ذہن میں بات آئی کہ جلسوں میں تو بہت وعظ کر لیے ہیں یہ کون شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ہے کئی علماء نے فتویٰ دیا جو شاہ اسمٰعیل کو قتل کرے گا وہ جنتی ہے لوگ شاہ جی کو خنجر لے کر قتل کرنے کے لیے گئے کیا دیکھتے ہیں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ عین دوپہر کا وقت ہے سورج سر پر ہے وہ مسجد میں پاؤں سے ننگے ٹہل رہے ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ یہ سات آٹھ بندے جو مارنے گئے تھے یہ دیکھ کر خوش ہو گئے کہ شاہ اکیلا ہی مل گیا ہے ابھی قتل کر دیں گے اور انعام حاصل کریں گے یہ جوتا اتار کر ابھی مسجد کے صحن میں داخل ہوئے تھے کہ ان کے پاؤں پر اتنے اتنے بڑے چھالے پڑ گئے جناب پاؤں رضی اللہ عنہ سوجھ گئے یہ پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے ترلے کر رہے ہیں منتیں کر رہے ہیں کہ یہاں کوئی اللہ کا ولی ہے کہتے ہیں شاہ جی ہمیں معافی دے دیں ہمیں تو لوگوں نے کہا تھا کہ وہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ بے ادب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ تو کوئی اللہ کے ولی لگتے ہیں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے یہ کہتے ہیں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ اب ہم نے آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا شاہ رحمۃ اللہ علیہ جی ساری زندگی آپ کے ساتھ ہی گزاریں گے بالا کوٹ چلا جا جہاں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے ان جوانوں کی بھی وہاں قبر ہے یہ شاہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ حسن بازار کے پاس سے گزرتے ہیں ایسے سمجھو نا دوستو جیسے کنجر بازار سے

گزرتے ہیں ذہن میں بات آئی جو عورتیں اپنا حیاء لٹا رہی ہیں اپنی عزت فروخت کر رہی ہیں اپنا جسم فروخت کر رہی ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ ان کو وعظ نہ کی تو کہیں قیامت کے دن اللہ کے دربار میں یہ دعویٰ نہ دائر کر دیں کہ جس حویلی میں یہ عورتیں حیاء فروخت کر رہی ہیں اس کا دروازہ کھٹکھٹا دیا ایک عورت باہر آئی اور کہتی ہے شاہ جی آپ کیسے آئے ہیں شاہ جی فرماتے ہیں ذرا تم سب جمع ہو جاؤ میں بھی ایک مقصد لے کر آیا ہوں "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" شاہ جی فرماتے ہیں ساری عورتیں اکٹھی ہو جاؤ جو پیسے لوگوں سے لیتی ہو وہ مجھ سے بھی لے لینا، یہ سب عورتیں جمع ہوگئیں شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا کیا سنایا قرآن سنایا قرآن سورہ نور پڑھ کر سنائی زانی عورت اور زانی عورت کی سزا پڑھ کر سنائی جانتے ہو نا معاشرہ کتنا بگڑ چکا ہے میرے بھائی بخاری پڑھ کے دیکھ لو، میرے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں کہ یہ کون سا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے ﴿وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ۝ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۝﴾ (النجم: 3تا4) اس کا معنی تیرے قاری نے اس طرح کیا ہے۔

او کائنات دا سوہنا امام آیا
کائنا دا کلا امام آیا
جندی رحمتاں دی پے دھم گئی اے
او کرماں والا کریم آیا
مٹھی بولی تے خلق عظیم آیا
او بن کے رب دا احسان آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا

کون سا امام؟

اوندے لباں اتے رب بول دا اے
او جدوں رب بلاوے بول دا اے

اوندے لباں اتے رب بول دا اے

سیدنا عبداللہ میرے نبی کی وحی لکھتے تھے لوگ کہتے ہیں عبداللہ ساری باتیں نہ لکھا کرو کبھی نبی پاک ﷺ غصے میں ہوتے ہیں کبھی کیسے ہوتے ہیں کبھی کیسے ہوتے ہیں ساری باتیں نہ لکھا کرو سیدنا عبداللہ نے وحی لکھنی چھوڑ دی آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میرے عبداللہ وحی کیوں نہیں لکھتا جو کام پہلے کرتا تھا اب کیوں نہیں کرتا کہتے ہیں سوہنیا لوگوں نے روک دیا ہے کبھی نبی پاک ﷺ غصے میں ہوتے ہیں کبھی کیسے ہوتے ہیں۔ اس لیے ساری باتیں نہ لکھا کرو۔ تو میرے نبی ﷺ جواب دیتے ہیں۔ اے عبداللہ رضی اللہ عنہ اس زبان سے کبھی حق اور سچ کے علاوہ کچھ نکلا ہی نہیں ہے۔

او اوندے لباں اتے رب بول دا اے
او جدوں رب بلاوے بول دا اے
سوہنا رحمت دے موتی رول دا اے
اُوندا بولنا رب دا قرآن آیا
کائنات دا سوہنا امام آیا
جندی رحمتاں دی پے دھم گئی اے
او کرماں والا کریم آیا

میرے تیرے پیرو مرشد فرماتے ہیں صحیح بخاری کی صحیح حدیث ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آگ کے گڑھے بنے ہوئے ہیں اس میں برہنہ عورتیں اور برہنہ مرد جل رہے تھے آگ ان کو اوپر اٹھا لیتی تھی ایسے لگتا تھا جیسے باہر گر جائیں گے لیکن اندر ہی گر جاتے تھے آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا وہ کون تھے ایک جبرئیل تھا ایک میکائیل تھا میں نے کہا یہ بندے کون ہیں جو ننگے ہی جل رہے ہیں ان کو آگ اوپر اٹھا لیتی ہے یہ پھر اس میں گر جاتے ہیں پھر آگ اوپر اٹھا لیتی ہے پھر نیچے گر جاتے ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں سوہنیا یہ آپ علیہ السلام کی امت کے وہ بے غیرت مرد

ہیں جو غیر عورتوں کے اور یہ بے غیرت عورتیں ہیں جو غیر مردوں کے پاس رات گزارتی تھیں، ان قبروں میں یہ قیامت تک جلتے ہی رہیں گے بے غیرتی نہ کیا کرو چوکوں پر کھڑے نہ ہوا کرو، لوگوں کی بیٹیوں کو تنگ نہ کیا کرو، سڑک پر کھڑے ہو کر لوگوں کی بچیوں کو پریشان نہ کیا کرو او بے غیرت سوچ لے آج تو کسی کی بہن کو تنگ کر رہا ہے کل کوئی تمہاری کو تنگ نہ کر جائے البیر میں لکھا ہے ایک بندہ دور دراز کے سفر سے واپس آیا آتے ہی اس کی بیوی نے رونا شروع کر دیا یہ کہتا ہے اے اللہ والی تو شکر کر میں گھر خیریت سے واپس آ گیا ہوں یہ کہتی ہے میں روؤں نا تو اور کیا کروں؟ جو پانی بھرنے والا ماشکی تم نے مقرر کیا تھا وہ پانی بھر کر جاتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا ہے میں اس وقت کی رو رہی ہوں اس کو ہمت کیسے ہوئی میرے کندھے پر ہاتھ رکھنے کی یہ کہتا ہے یہ تو بدلہ ہو گیا ہے میں بھی بازار سے گزر رہا تھا گزرتے گزرتے میرا بھی ہاتھ ایک عورت کے کندھے پر رکھا گیا تھا "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" اس کی بیوی کہتی ہے تو نے غیر عورت کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے کوئی تیری بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا ہے اے دوستو! اپنے اندر غیرت پیدا کرو حیاء پیدا کرو شرم پیدا کرو اللہ کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا ہے ایسے ہی ادھر اُدھر نہ جھانکا کرو اور میں تمہیں کیا بتاؤں کیسے بندے پیدا ہو گئے ہیں اللہ نے زمین پر کیسے ہیرے پیدا کیے ہیں "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" ان کی نظریں نیچی وہ اوپر دیکھتے ہی نہیں عورتیں ترلے بھی کریں وہ اوپر دیکھتے ہی نہیں قرآن سن لو نا اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۝ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ۝﴾

(یوسف: 22تا24)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے نبی یوسف جوان ہوئے میں نے بہت پیاری جوانی دی تم میں ایک آدمی کی طاقت ہے اور نبی میں چالیس آدمیوں جتنی طاقت ہے یہ راستہ روک کر کھڑے ہونے والے تجھ میں ایک آدمی کی طاقت ہے اور یہ اللہ کے نبی یوسف جوان ہوئے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے بہت پیاری جوانی دی اللہ پاک فرماتے ہیں میرا یوسف جوان ہوا میں نے بہت پیاری جوانی دی کہ جس عورت کے گھر رہتے تھے وہ عورت دیکھ کر رہ نہ سکی قرآن کہتا ہے ساتویں کمرے میں لے گئی ایک دروازہ بند کیا دوسرا بند کیا تیسرا بند کیا اندر لے گئی اس طرح تالے لگا رہی ہے قرآن کہتا ہے ﴿غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ﴾ غلقت کا معنی ہے تالا لگا کر یوں کھینچ کر دیکھتی ہے کہ کہیں یہ کھلا تو نہیں سارے دروازے بند کر کے یہ ننگی ہوگئی اور اس طرح بازو اوپر کر کے یوسف کے گلے لگنے لگی اور اللہ کے نبی یوسف نے اس طرح نگاہیں نیچے کی ہیں اوپر دیکھتے ہی نہیں یہ کہتی ہے "هَيْتَ لَكَ هَيْتَ لَكَ" ! ذرا میری طرف دیکھو تو سہی آپ فرماتے ہیں بی بی "مَعَاذَ اللّٰه": اللہ کی پناہ میں نہیں دیکھوں گا میں اپنے دیکھنے والے کو دیکھو کیسا نیک بندہ ہے کیسا اللہ کا نبی چالیس آدمیوں جتنی طاقت ہے دیکھتے ہی نہیں اوئے اللہ والے نظر پھاڑ پھاڑ کر نہیں دیکھتے رومیوں کے ساتھ جنگ لگی روم کا بادشاہ اپنے پوپ پادری سے کہتا ہے ایک ہی طریقہ رہ گیا ہے اگر اجازت دو تو ہم اپنی جوان بیٹیاں مسلمانوں کی فوج میں بھیجیں جوان کے ساتھ آنکھ مٹکا کریں اور ان کو برائی کی طرف مائل کریں "اللّٰه اکبر اللّٰه" ! پوپ پادری کہتے ہیں اپنا ملک بچانے کی خاطر اپنی بیٹیوں کی عزت بھی قربان کر دو اجازت ہے شام روم اپنی بیٹی اپنی قوم کی بیٹیوں کو چھابڑیاں دے کر مسلمانوں کے لشکر میں بھیجتے ہیں "اللہ اکبر اللہ" یہ عورتیں آنکھ مٹکا اور برائی کرنے کے لیے بھیج دی گئی امیر لشکر کو پتہ چلا امیر لشکر نے قرآن کی ایک ہی آیت پڑھی ہے کون سی آیت:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۝﴾ (النور: 30)

اس کا مطلب ہے "مومنوں سے کہہ دو اپنی نظریں نیچی کر لیں"

امیر لشکر نے ایک ہی آیت پڑھی اور روم کے شاہ پوپ پادری مکان کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھتے ہیں کہ یہ مسلمان کیا کرتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ان مسلمانوں نے نظریں نیچے کی ہوئی ہیں اوپر دیکھتے ہی نہیں یہ پادری کہتے ہیں کہ جن میں اتنی شرم اور حیاء ہو ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے، اپنے اندر حیاء پیدا کر شرم پیدا کر شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ سوچتے ہیں ان عورتوں کو وعظ نہ کی تو یہ عورتیں قیامت والے دن کہیں اللہ کے دربار میں یہ دعویٰ ہی دائر نہ کر دیں جو عورتیں حیاء لُٹاتی تھیں وہ سب عورتیں جمع ہوگئیں شاہ جی نے قرآن پڑھ کر سنایا حیاء والی آیات پڑھ کر سنائیں نتیجہ کیا نکلا یہ عورتیں سچی توبہ کے لیے تیار ہوگئیں سچی توبہ کے لیے، شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ان عورتوں کو لوٹا پکڑا کر وضو کا طریقہ بتا کر وضو کروا کر مصلےٰ پر کھڑا کر دیا آسمان والے کے سامنے ہاتھ باندھ کر دعا کرتے ہیں عرش والے اتنی سی محنت میں نے کر دی ہے اور ہدایت تو دے دے، یا اللہ ان کو ہدایت تو دے دے، اٹھائیس عورتیں سچی توبہ کر کے مسلمان ہوگئیں آگے نکاح کر لیے جو سب سے بڑی تھی وہ کہتی ہے شاہ جی اب میں نے یہاں کیا کرنا ہے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بی بی تمہارا کیا مقصد ہے یہ عورت کہتی ہے آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بی بی تم وہاں کیا کرو گی یہ عورت کہتی ہے جن گھوڑوں پر بیٹھ کر تو جہاد کر رہا ہے میں ان گھوڑوں کو دانہ کھلاؤں گی ہو سکتا ہے، مجاہدوں میں میرا نام بھی شامل ہو جائے، جاؤ بالاکوٹ چلے جاؤ جہاں شاہ جی کی قبر ہے وہاں اس عورت کی بھی قبر ہے محنت کر ایک ہاتھ میں قرآن پکڑ لے دوسرے ہاتھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پکڑ لے محنت کر ان شاء اللہ انقلاب آئے گا قرآن سے بڑی تو کوئی انقلابی کتاب ہی نہیں ہے سب سے بڑی انقلابی کتاب ہے تو اللہ کا قرآن ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی محنت کی اللہ کا قرآن کہتا ہے ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ﴾ میرے نبی نے اتنی محنتیں کیں لوگوں کو دن کے وقت قرآن سناتے ہیں رات کے وقت بھی قرآن سناتے ہیں مجمع میں قرآن ڈیرے میں قرآن لوگوں کے گھروں میں قرآن ایک ایک بندے کو قرآن ابوسفیان تو رشتے داری میں میرے نبی کا

سسر لگتا ہے سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی ابوسفیان کی بیٹی مائی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی "اللّٰــہ اکبر اللّٰــہ" اللہ کے کام دیکھو باپ نے بیس سال ڈٹ کر مخالفت کی ہے اور بیٹی نبی ﷺ کی بیوی ہے بیٹی کا ایمان کتنا پکا ہے دو ہجرتیں کیں پہلی ہجرت کر کے حبشہ میں گئی وہاں بہت بڑی آزمائش آ گئی خاوند مرتد ہو گیا اللہ کے نبی نے وکیل کے ذریعے پیغام نکاح بھیج دیا نجاشی نے وکیل بن کر نکاح کر دیا حق مہر بھی اپنے پاس سے ادا کیا میرے نبی کا ولیمہ بھی اپنے پاس سے کیا نجاشی بادشاہ دنیا سے جا رہا ہے آسمان کی طرف منہ کر کے کہتا ہے عرش والے اللہ میرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے کوئی نیکی نہیں ہے لیکن تیرے نبی ﷺ کا ولیمہ اپنے پاس سے کیا ہے حق مہر بھی اپنے پاس سے ادا کیا ہے اللہ یہ نیکی دیکھ کر معاف کر دینا اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا میرے پاک نبی ﷺ کی بیوی بن گئی ایمان کتنا مضبوط ہے توحید پر کتنی قائم ہے باپ ابوسفیان آٹھ ہجری میں آتا ہے ہر طرف سے مایوس ہو جاتا ہے کہتا ہے چلو بیٹی سے مل لوں بیٹی سے ملنے گیا اماں جی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اس طرح نبی پاک ﷺ کا بستر بچھا ہوا تھا ابوسفیان بیٹھنے لگا بیٹی کہنے لگی ابو جی ذرا ٹھہر جاؤ، ابوسفیان کہتا ہے میں سمجھا شاید یہ چادر پرانی ہے دھونے والی ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کوئی پیاری سی چادر بچھانے لگی ہے کیونکہ ماں باپ آ جائیں تو بیٹیوں کو بہت خوشی ہوتی ہے پیاری پیاری چادریں بچھاتی ہیں اماں جی نے اس طرح جو بچھا ہوا بستر تھا وہ بھی اکٹھا کر دیا کہتی ہیں ابو جی اب بیٹھ جاؤ باپ کہتا ہے بیٹی مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی لوگوں کے ماں باپ آ جائیں بیٹیوں کو خوشی ہوتی ہے پیاری پیاری چادریں بچھاتی ہیں تم نے میری آمد پر بچھا ہوا بستر بھی اکٹھا کر دیا ہے بیٹا جی مجھے یہ تو بتاؤ، یہ بستر میرے قابل نہیں یا میں اس بستر کے قابل نہیں مائی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جو بات کہی ہے سونے کے پانی سے لکھنے والی ہے آج بھی عورتیں موجود ہیں آج بھی لوگ موجود ہیں مائی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابا جی سن لو یہ سن ذرا دھیان سے میری مائیں بہنیں بھی کان کھول کر سن لیں میرے بھائی بھی سن لیں امّاں جی کیا فرماتی ہیں کہتی ہیں۔

تو ایں باپ میرا میں آں دھی تیری
اس گل اندر کوئی شک نائیں
پر اے بستر اے پاک رسول ﷺ والا
تینوں بیٹھنے دا ایتھے حق نائیں

کیوں بھئی پیار ہے نا، ہمارے تو پیار ایسے ہی ہیں سچا پیار میرے مصطفیٰ ﷺ سے کیا باپ کی محبت قربان کر دی ہے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کا سر قلم کر کے میرے محمد ﷺ کی جوتی پر رکھ دیا یہ ایمان ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے سگے خالو کا سر قلم کر کے میرے نبی ﷺ کی گود میں رکھ دیا یہ ایمان ہے عروہ بن مسعود ثقفی میرے نبی ﷺ سے صلح کرنے کے لیے آیا اس طرح میرے نبی ﷺ کی داڑھی پر ہاتھ رکھ کر حدیبیہ کے مقام پر باتیں کر رہا ہے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا عروہ کا سگا بھتیجا تھا اس طرح تلوار کی نوک لگا کر اپنے چچا سے کہتا ہے میں نے دیکھا ہے تمہارا پلید ہاتھ بار بار میرے مصطفیٰ ﷺ کی داڑھی پر لگ رہا ہے اب اگر پلید ہاتھ لگا تو میں کاٹ کر رکھ دوں گا اللہ صحابہ جیسا پیار نصیب فرمائے۔آمین! یہ کیا کہتی ہے۔

تو ایں باپ میرا میں آں دھی تیری
اس گل اندر کوئی شک نائیں
پر اے بستر اے پاک رسول ﷺ والا
تینوں بیٹھنے دا ایتھے حق نائیں
کرے لات منات دی توں پوجا
کیوں من دا اے اک ذات بر حق نائیں
او میرے جہاں نوں نجس قرآن آکھے

﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾ (التوبة: 28)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اتنا کتا پلید نہیں جتنا مشرک پلید ہے اور اتنا بندر اور سور پلید نہیں جتنا مشرک پلید ہے جاؤ قرآن پڑھ کر دیکھ لو طوفان نوح آیا تو قرآن میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ قاری صاحب آیت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہر قسم کا جوڑا بٹھالو، بندروں اور کتوں کا سوروں کا گدھوں کا "مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ" ہر قسم کا جوڑا بٹھالو فرمایا کتا تو تمہاری کشتی میں بیٹھ سکتا ہے لیکن تیرا مشرک بیٹا اور بیوی نہیں بیٹھ سکتے، اگر ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو سن لو جس شکاری کتے کو طریقہ سکھایا ہو اشکار کا، تو کائنات کے سردار نبی ﷺ فرماتے ہیں اس کی رسّی کھولتے وقت اگر تکبیر پڑھ لو "اللّٰہ اکبر اللّٰہ" اگر اس نے شکار پکڑ لیا ہے شکاری کتے نے شکار پکڑ لیا ہے اس نے خرگوش پکڑ لیا ہے کوئی جانور پکڑ لیا ہے اور شکاری کتا جس کی رسی کھولتے وقت تم نے تکبیر پڑھی ہے پہلے یہ بات ذہن میں بٹھالو جتنے بھی کتے ہیں سب پلید ہیں بولی کتا بھی پلید شکاری کتا بھی پلید پستہ کتا بھی پلید اللہ کا کتا ہے تو وہ بھی پلید ہے غوث کا کتا ہے تو وہ بھی پلید ہے جتنے بھی کتے ہیں سب پلید ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شکاری پلید کتے نے جو شکار پکڑا ہے اور اس کے منہ میں وہ شکار مر گیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پلید شکاری کتے کا کیا ہوا شکار کھا سکتے ہو لیکن مشرک کا ذبح کیا ہوا نہیں کھا سکتے دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنی توحید کی سمجھ عطاء فرمائے۔ آمین! مائی صاحبہ کہتی ہیں تو مشرک ہے ویسے اللہ کے کام دیکھو، بیٹی نبی پاک ﷺ کی بیوی ہے اور باپ مشرک ہے اب میں تمہیں ایک بات سنا دوں تو تم حیران رہ جاؤ طبرانی کی روایت ہے اللہ کے پاک نبی ﷺ بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے ہوئے تھے اٹھے تو آپ ﷺ فرماتے ہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے ایک خواب آیا ہے اس کی تعبیر کی سمجھ نہیں آ رہی اماں جی کہتی ہیں سوہنیا! کیا خواب آیا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ خواب آیا ہے کہ ابو جہل کے گھر جنت کی کھجور لگی ہوئی ہے ابو جہل کے گھر جنت کی کھجور آپ ﷺ فرماتے ہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ بات کیا ہے کہ کہاں ابو جہل اور کہاں جنت کی کھجور مکہ فتح ہوا تو عکرمہ بھاگ گیا مکے کا چوہدری تھا عکرمہ بن ابی جہل فرار ہو گیا جا کر کشتی میں بیٹھ گیا کہتا ہے سمندر کے پار چلا جاؤں

گا مکے میں نہیں رہوں گا مدینے میں نہیں رہوں گا نبی پاک کے پاس نہیں جاؤں گا سمندر کے پار چلا جاؤں گا کشتی چل پڑی کشتی چلی بھنور میں آ گئی اور ڈولنے لگی ملاح بہت عقلمند تھا کہنے لگا لوگو سن لو عکرمہ تو بھی سن لے اب اگر کشتی کنارے لگوانی ہے تو محمد ﷺ کے رب کو پکارنا اب لات منات کو نہ پکارنا عکرمہ بہت عقلمند تھا پتہ ہے کیا کہتا ہے کہتا ہے۔

عزیٰ لات منات تے ہبل چھڈ کے
اس اک نوں کیوں پے پکار دے او
جندے نال مڈھ قدیم دی دشمنی اے
اوندے رب نوں کیوں واجاں مار دے او

اب کیوں اسے پکارتے ہو ملاح کہتا ہے عکرمہ یہ لات منات اور ہُبل یہ تو بہت کرم والے ہیں لیکن ان کی پانی میں نہیں چلتی یہ ہے تو کیچڑ کے کہتا ہے کشتی واپس لے جاؤ کشتی واپس لے آئے اتنی دیر میں اس کی بیوی نبی پاک ﷺ کے پاس آئی عکرمہ کی بیوی کہتی ہے سوہنیا! عکرمہ ڈرتا فرار ہوگیا ہے اسے معاف کر دو آپ ﷺ فرماتے ہیں جاؤ میں نے اسے معاف کیا کہتی ہے سوہنیا! کوئی نشانی بھی دو میرے نبی ﷺ نے وہ نبوت والی چادر اُتار کر دے دی فرمایا جاؤ میری چادر لے جاؤ اور اسے جا کر کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں معاف کر دیا ہے یہ چادر لے گئیں اور عکرمہ سے جا کر کہا عکرمہ تم تو ایسے ہی فرار ہو گئے نبی پاک ﷺ نے تو تمہیں معاف کر دیا ہے عکرمہ نے چادر دیکھ کر یقین کر لیا آ کر میرے مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا آپ ﷺ فرماتے ہیں اے میری بیوی اُم سلمہ رضی اللہ عنہا آج اس خواب کی تعبیر سمجھ میں آ گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے بیٹے کو جنت عطاء فرما دی ہے تو پھر یہیں کہنے دو، نا

او دو پرا نے ماں پیو جائے
اک مشرک اک مواحد آ
اک من دا کئی خداواں نوں

اک آکھے اللہ واحد آ

باپ ایک ہی ہے بیٹے دو ہیں ایک قبر میں دھکے کھا رہا ہے ایک اللہ کے دربار میں گرا پڑا ہے۔

او دو پرا ماں پیو جائے
اِک مشرک اک مواحد آ
اک من دا کئی خداواں نوں
اک آکھے اللہ واحد آ
اک بزدل تے ڈرپوک بڑا
اک نمازی تے مجاہد آ
اک ضد پنے وچ کتا اے
اک زہد پنے وچ زاہد آ
اک بدعتاں تے مر جاندے نیں

یہ چاولوں پر قربانیاں کر رہا ہے یہ ختم کے چاولوں پر نذریں پیش کر رہا ہے۔

اک بدعتاں تے مرجاندے نیں
اک سنتاں اتو کٹے نیں
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نے کجھ کھٹے نیں
کِتے ویل نیں ملدا بدیاں چوں
کِتے نیکیاں کر دے تھک دے نیں

ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں۔

او کتے ویل نیں ملدا بدیاں چوں
کتے نیکیاں کر دے تھک دے نیں

کِتے کجھ نیں کر دے کمب دے نیں
کِتے کر دے پر چک دے نیں
کِتے شکر زبانی مشکل اے
کئی سجدے پے ہوئے اک دے نیں
کِتے مال پرایا چھڈ دے نیں
کتے مال پرایا تک دے نیں
کِتے سچے سرے نیں آندے نیں
کِتے جھوٹھے پاندے رٹے نیں
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نے کجھ کھٹے نیں
او ہتھ لایاں کئی میلے ہوندے
کئی توے تو ہوندے کالے نیں

کیوں مولانا ایک باپ کی اولاد ہیں۔

ہتھ لایاں کئی میلے ہوندے
کئی توے تو ہوندے کالے نیں
کئی مارے ہوئے نصیباں دے
کئی بہتے ای کرماں والے نیں
کِتے لسی پین نوں لبھدی نیں
کئیاں کتے ددھی پالے نیں
کِتے سونا ای سونا سونا اے
کِتے کناں وچ نہ والے نیں
کئیاں نال خوشی انگ لالے نیں

کئیاں لاہ پرانے سٹے نیں
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں
کتے چہرے چوہ چوہ کر دے نیں
کتے رنگ ای رہندے اڈے نیں
کئی پیری وچ جوان دسن
کئی وچ جوانی بڈھے نیں
کنے حکم چلاندے پھر دے نیں
کتے کھاندے پھر دے ٹھڈے نیں
او کتے تانگے جوگے پیسے نیں
کئی چڑھ جہازی اڈے نیں
کتے اگلے ڈنگ دی ملدی نیں
کتے دیندے پھردے چھٹے نیں
ہے اکو ای ول انگوراں دی
کجھ مٹھے نیں کجھ کھٹے نیں

بات دور چلی گئی میرے نبی ﷺ ابوسفیان کو قرآن پڑھ کر سنانے لگے ابوسفیان کہتا ہے محمد ﷺ کیوں کان کھا رہے ہیں اندازہ لگاؤ میرا نبی ﷺ قرآن سنانے لگا مشرک کہتا ہے کیوں شور مچا رہے ہو آپ ﷺ فرماتے ہیں ابوسفیان یہ زندگی چار دن کی ہے اس نے ختم ہو جانا ہے ابوسفیان اپنی اونٹنی پر بیٹھتا ہے اور اپنی اونٹنی دوڑا دیتا ہے میرے نبی ﷺ کی محنت دیکھ لو یہ اونٹ دوڑائی جا رہا ہے اور دو جہانوں کے پیر اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں یہ اونٹ دوڑا رہا ہے آقا پیچھے دوڑے جا رہے ہیں کافی دور جا کر میرے نبی کو ابوسفیان دیکھتا ہے کہ محمد ﷺ میرے پیچھے دوڑے آ رہے ہیں اونٹ روک دیتا ہے کہتا ہے میں تمہاری

بات سن لیتا ہوں کیوں کہ تم نے محنت کی ہے لیکن مانوں گا نہیں کتنی محنتیں ہیں ایسے تو نہیں میرے اللہ نے کہا ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ﴾ میرے محبوب انہوں نے مسلمان نہیں ہونا آپ ﷺ نے ان کے پیچھے اپنی جان ختم کر لینی ہے آؤ ابھی تسلی نہیں ہوئی تو میں بتا دوں نبی پاک ﷺ کی کتنی محنتیں ہیں یہ الاصابہ ابن حجر پڑھ کر دیکھو البدایہ حافظ ابن کثیر کی پڑھ کر دیکھو الستاری امام حقانی کی پڑھ کر دیکھو صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ وعظ کرتے کرتے میلے میں چلے گئے منڈی میں چلے گئے ایسے سمجھو پہلوانوں کے محلے میں چلے گئے ایک پہلوان میرے نبی سے کہتا ہے سوہنیا! میں نے بھی مسلمان ہونا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں جی بسم اللہ مسلمان ہو جاؤ یہ کہتا ہے سوہنیا میری ایک شرط ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں تیری کیا شرط ہے یہ کہتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرو کشتی کرو اگر میں ہار گیا تو میں مسلمان بن جاؤں گا کوئی مولوی ہوتا تو اس نے کہنا تھا مجھے جماعت کے لیے رکھا ہے یا لڑائی کرنے کے لیے جاؤ کسی جٹ سے پنگا لو ابھی تو کئی مولوی اتنے بے شرم ہیں خود وعظ کر رہا تھا ایک اپنے مقتدیوں سے کہنے لگا میں دوزخ میں جاؤں گا تمہیں جاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ ! یہ میرے نبی سے کہتا ہے محمد ﷺ میرے ساتھ کشتی کرو صدقے جاؤں میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں ابن رکانہ اگر تمہاری قسمت میں ایسے ہی اسلام ہے تو میں لڑائی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں جیسے کوئی آئے جانے نہیں دیا آپ ﷺ فرماتے ہیں اے رکانہ اگر تمہاری قسمت میں اسلام ایسے ہی ہے تو میں لڑائی کرنے کے لیے بھی تیار ہوں بلکہ امام حقانی تیر الطاف میں لکھتے ہیں یہ کہتا ہے سوہنیا میرے ساتھ کشتی کرو اگر مجھے ہرا دیا تو میں ایک بکری بھی انعام میں دوں گا ایک بکری بھی انعام میں میرے مصطفیٰ ﷺ سے کہتا ہے لنگوٹی پہن لو میرے مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں ابن رکانہ میں ایسے ہی لڑائی کروں گا اگر تم ایسے ہی جنت میں جانے کے لیے تیار ہو تو میں یہ کام بھی کرنے کے لیے تیار ہوں یہ کہتا ہے لنگوٹ پہن لو میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں مجھے لنگوٹ پہننے کی کوئی ضرورت نہیں میرے نبی ﷺ میں اتنا حیاء تھا کہ سارے جہان کی کنواری لڑکیوں کا حیاء اکٹھا کر لیا جائے تو میرے نبی کے

ایک دن کے حیاء کا مقابلہ نہیں کر سکتا حیاء والا نبی ﷺ شرم والا نبی ﷺ، اللہ ایک طرف بہت مشہور پہلوان ایک طرف آمنہ کا لال میں نے کبھی کشتیاں نہیں لڑی تھیں لیکن اللہ کی قسم اتنا بہادر اتنا دلیر بیٹا تو آج تک کسی ماں نے پیدا ہی نہیں کیا جتنا میرا مصطفیٰ ﷺ بہادر اور دلیر تھا جاؤ بخاری پڑھ کر دیکھ لو مدینے میں شور ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ابھی اٹھ ہی رہے تھے۔

میرے نبی ﷺ دور سے ہو کر آ گئے آپ ﷺ فرماتے ہیں سو جاؤ کوئی خطرہ نہیں ہے تمہارے لیڈر طرح طرح کی گاڑیوں میں بیٹھ کر سفر کریں کہیں لیڈر آنا ہو تو چھ سات ایک طرح کی گاڑیاں ہوتی ہیں کیوں مولانا اپنے ہی ہے نا آگے بھی پولیس پیچھے بھی پولیس تا کہ پتہ نہ چلے کے لیڈر صاحب کہاں بیٹھے ہیں اور میرا نبی ﷺ اتنا بہادر ہے کہ جنگ حنین ہے میرے نبی سفید رنگ کے خچر پر بیٹھے ہیں دور سے ہی پتہ چل جاتا ہے یہ میرے نبی ﷺ کا خچر ہے کوئی بھی ڈرپوک بندہ ایسے کرتا ہے میرے بہادر نبی ﷺ سفید رنگ کی خچر پر بیٹھے ہیں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آقا کے خچر کی لگام پکڑی ہے میرے نبی ﷺ پھر بھی خچر کو ایڑ لگا رہے ہیں اور نبوت والی زبان سے فرماتے ہیں ''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبٌ اَنَا بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب'' میں کوئی جھوٹا نبی ﷺ نہیں سچا نبی ﷺ ہوں میں بزدلوں کا بیٹا نہیں بہادروں کا بیٹا ہوں اتنا دلیر میرا نبی ﷺ اتنا بہادر میرا نبی ﷺ ویسے بھی میرے بھائی ایک تمہارا ہاتھ ہے ایک میرا ہاتھ ہے ایک میرے نبی ﷺ کا ہاتھ ہے یہ ہاتھ اتنا قیمتی ہے یہ ہاتھ میرے نبی ﷺ نے جاتے جاتے ابن ہشام پڑھ کر دیکھ لو جاتے جاتے ہاتھ ام معبد کی بکری کو لگے میرے اللہ نے اٹھارہ سال تک اس بکری کو زندہ رکھا اور وہ بکری دودھ دیتی رہی یہ میرے نبی ﷺ کے ہاتھوں کی برکت ہے یہ میرے نبی ﷺ کی عزت و مقام ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں سب کو نبی پاک ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حج وعمرہ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا o هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا o﴾ (الفتح: 27تا28)

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ جل جلالہ کی ذات کے لیے ہے، بے شمار ان گنت درود وسلام سید الاولین والآخرین، امامِ کائنات جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ہوں۔

دوستو بزرگو! پوری دنیا سے افضل ترین شہر جس کا نام مکہ مکرمہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس شہر کے اندر اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا فرمایا، اور ترپن سال تک میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی مکہ مکرمہ کے اندر گزاری، مکہ والوں نے آمنہ کے لال اور ساری کائنات کے سردار ﷺ کے قتل کے منصوبے بنائے، پھر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے ساتھ رب کے نبی نے مکہ مکرمہ چھوڑا اور مدینہ منورہ چلے گئے۔

آمنہ کے لال علیہ السلام نے مدینے جا کر بھی مکے کو بھلایا نہیں، آپ کے دل میں پھر بھی مکے کی قدر اور عزت ہے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ نے جب زمین کا یہ سلسلہ شروع فرمایا تو سب سے پہلے اللہ پاک نے ابتدا ہی مکہ مکرمہ سے فرمائی، قرآن کریم نے بتایا ہے!

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ (آل عمران: 96)

زمین کے اوپر اللہ پاک نے سب سے پہلے جو گھر بنایا وہ بیت اللہ بنایا ہے۔

جناب آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو شروع شروع میں جناب آدم علیہ السلام فرشتوں کی تسبیحات سنتے تھے تو آپ علیہ السلام کا دل بڑا مطمئن تھا۔ آہستہ آہستہ فرشتوں کی تسبیحات سنائی دینا بند ہو گئیں، آپ علیہ السلام پریشان ہو گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا اے میرے نبی، میں تیرے لیے تیرے ساتھ ہی آسمان سے ایک گھر اتاروں گا، جب تو جا کر اس گھر کی زیارت کرے گا، اس گھر کا طواف اور حج کرے گا تو تیری پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور تجھے اسی طرح ہی سکون نصیب ہو گا۔

جناب آدم علیہ السلام ہزار مرتبہ ہندوستان سے مکہ مکرمہ گئے اور بیت اللہ کا طواف کیا تو فرشتے کہنے لگے، حضرت جی ہم بھی اس گھر کا دو ہزار سال پہلے طواف کر چکے ہیں، جس طرح اللہ پاک نے ساتوں آسمان کے اوپر اور عرش کے نیچے فرشتوں کا ایک قبلہ بنایا ہے جس کا نام بیت المعمور ہے، اور اسی جگہ پر مکے شہر کے اندر اللہ پاک نے بندوں کے لیے اپنا گھر بنوایا ہے، جس کا نام بیت اللہ ہے، فرشتے وہاں حج کر رہے ہیں اور بندے یہاں حج کر رہے ہیں۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے بیت اللہ کا حج نہ کیا ہو، جناب موسیٰ علیہ السلام ستر ہزار بنی اسرائیلی ساتھ لے کر بیت اللہ کا حج کرنے کے لیے آئے، اسی طرح ہر نبی آتا رہا اور بیت اللہ کا حج کرتا رہا، بلکہ جس نبی کو قوم نے پریشان کیا اس نے آ کر پناہ ہی بیت اللہ میں لی ہے، جناب ابراہیم علیہ السلام رب کے آگے دعاء کر رہے ہیں!

﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا﴾ (ابراھیم: 35)

''یا اللہ میں تیرا نبی ابراہیم دعاء کرتا ہوں، یہ تیرا شہر حرمت والا ہے، اس شہر کو امن والا بنا دے۔''

اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ پاک نے اس شہر کو امن والا بنا دیا ہے، اب اتنا امن ہے کہ ایک بندہ شکار کے پیچھے لگا ہوا ہے، اگر اس کا شکار دوڑ کر حرم کی حدود میں داخل ہو گیا

ہے تو شکاری شکار نہیں کر سکتا، یہاں کا گھاس اور درخت نہیں کاٹے جا سکتے ، یہاں کسی کو تکلیف نہیں دی جاسکتی۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے آقا، ایک خاص قسم کا گھاس ہے جس کا نام ''اذخر'' ہے، اسے کاٹنے کی اجازت دے دیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کی اجازت ہے، جس دن سے اللہ پاک نے زمین وآسمان بنایا ہے اس دن سے مکہ حرمت اور امن والا شہر ہے۔

میرے بھائیو! پہلے فرشتوں نے بیت اللہ بنایا، جنابِ نوح علیہ السلام کے دور میں طوفان آیا تو یہ قبلہ اٹھالیا گیا، پھر اللہ پاک نے جناب ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا، اے میرے نبی ابراہیم علیہ السلام تو اور تیرا بیٹا مل کر میرا گھر بنا دو، جناب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنا دیا، اللہ کی قسم ہے، بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ پوری دنیا سے افضل ہے، مکے کی ایک انچ جگہ ایک طرف اور سارے جہان کی دھرتی ایک طرف، بیت اللہ کی ایک اینٹ ایک طرف اور ساری زمین کی اینٹیں ایک طرف۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کر لیتا ہے، اور پھر اپنے حج کو نبھاتا ہے، یہ بندہ ایسے ہو گیا ہے، كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ الْيَوْمَ جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے دنیا میں آیا ہے۔

اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص ایمان کی حالت میں پیار محبت کے ساتھ بیت اللہ پر ایک نظر ڈالتا ہے، آسمان سے آواز آتی ہے، اے میرے بندے میں نے تیری ساری زندگی کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔

آمنہ کے لال علیہ السلام نے فرمایا، ایک وقت وہ تھا کہ اس بیت اللہ نے اللہ پاک سے شکایت کی، یا اللہ میری زیارت کرنے والے کم ہو گئے ہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں اے میرے بیت اللہ، میں ایک ایسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے والا ہوں، قیامت تک تیرا طواف کرنے والے کبھی بھی کم نہیں ہوں گے، اتنی رونق ہو جائے گی، دن کے وقت دیکھو تب، تیرے اندر ہر وقت رونق ہی لگی رہے گی۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں، حج عمرہ کیا کرو، حج اور عمرہ کرنے سے اللہ پاک رزق کی تنگی دور فرما دیتے ہیں، حج عمرہ کرنے سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے، رزق بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا، ہم میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے تو وہ ہر سال چلے جاتے ہیں، لیکن ہر سال جانے سے بہتر یہ ہے کہ کسی غریب کی بچی بیاہ دی جائے۔

علامہ ابراہیم مری رحمہ اللہ فتوحاتِ وادیہ میں لکھتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کوفہ سے تیار ہوئے کہ بیت اللہ کا حج کرنے جائیں، ابھی کوفہ کی دوسری سائیڈ پر پہنچے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک برقعہ پوش بی بی مردہ بطخ کے پر نوچ رہی ہے، عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ آگے بڑھ کر فرماتے ہیں، بی بی یہ تو مردار ہے، اللہ پاک نے مردار اپنے محبوب کی امت پر حرام کیا ہے، اس بی بی کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو جاری ہو گئے، کہنے لگی بھائی میرا خاوند فوت ہو چکا ہے، میرا بچہ چھ مہینے کا یتیم ہے، آج کئی دنوں کا فاقہ ہے، ہمارے گھر کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے، میں نے مانگنا گوارہ نہیں کیا، میں نے کہا حرام کھا کر اپنے بچے کی جان بچالوں۔

بعض مرتبہ اس طرح ہوتا ہے، ماں خود فاقہ برداشت کر لیتی ہے، باپ خود بھوکا رہ لیتا ہے لیکن اولاد کے فاقے برداشت نہیں ہوتے، عید آتی ہے تو بعض بے چارے غریب پرانے ہی دھو کر پہن لیتے ہیں لیکن بیٹوں کو پھر بھی نئے لے کر دیتے ہیں، خود ٹوٹی ہوئی جوتیاں پہن کر گزارہ کر لیتے ہیں لیکن اولاد کو باٹا سروس کے جوتے لے کر دیتے ہیں، ماں اپنا فاقہ برداشت کر لیتی ہے اولاد کا برداشت نہیں کرتی۔

وہ عورت کہتی ہے اے بھائی، میرا چھ مہینے کا یتیم بچہ تڑپ رہا ہے۔ گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز نہیں، میں نے سوچا یہ مری ہوئی بطخ کھا کر جان بچا لیتی ہوں، عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اے عبد اللہ تو نفلی حج کرتا پھرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق حرام کھانے پر مجبور ہو گئی ہے، ہزار دینار کی تھیلی اپنی جیب سے نکال کر اپنے خادم سے کہتے ہیں، یہ اس بی بی کی جھولی میں ڈال دے، ساتھ اپنا ایڈریس لکھ دیتے ہیں، بی بی یہ دینار ختم ہونے سے پہلے

پہلے میں پہنچ جاؤں گا، ورنہ یہ میرا ایڈریس ہے تو یہاں پہنچ جانا، یہ بی بی دعائیں دیتی ہوئی گھر چلی جاتی ہے، ساتھی حج پر چلے جاتے ہیں اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ واپس چلے گئے، ساتھی حج کر کے واپس آئے اور بڑی خوشی سے ملے، حضرت صاحب مبارک ہو، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں تو حج پر گیا ہی نہیں تم ایسے ہی مبارک دے رہے ہو، وہ کہنے لگے حاجی صاحب آپ ایسے ہی کر رہے ہیں، ایک حاجی کہنے لگا، منیٰ میں دنبہ ذبح کرتے ہوئے تو آپ کو میں نے دیکھا ہے، دوسرا کہتا ہے، بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، تیسرا کہتا ہے زم زم پیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں یااللہ یہ حاجی کہتے ہیں، ہم نے تجھے وہاں دیکھا ہے، لیکن میں وہاں گیا کوئی نہیں، رات پڑ جاتی ہے، اللہ پاک فرماتے ہیں، اے میرے بندے عبداللہ، تو پریشان کیوں ہے، اصل بات یہ ہے، جو تو نے نیک عمل کیا ہے، مجھے تیرا عمل اتنا پسند آیا ہے کہ میں نے ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دی ہے، میں نے کہا جا، میرے بندے عبداللہ کی شکل بنا لے اور قیامت تک اس کی طرف سے حج ہی کرتا رہ۔

میرے بھائی! اللہ تعالیٰ توفیق دے حج بھی کر، عمرے بھی کر، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے، حج اور عمرہ غربت ختم کر دیتا ہے، لیکن یہ بھی خیال کر، کہیں تیرے ہمسائے کی بچی کی شادی نہ ہو رہی ہو، وہ بے چاری پریشان بیٹھی ہو، اگر تو یہ بھی نیکی کرے گا تو ربّ کے دربار میں قبول ہوگی۔ اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جس طرح سنار بھٹی میں چاندی سونا ڈال کر میل الگ کر دیتا ہے، اسی طرح حج عمرہ کرنے سے اللہ پاک انسان کے گناہ دھو دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہے، عمرے سے لے کر عمرے تک اللہ پاک زندگی کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، بعض نے لکھا ہے، نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی میں تین عمرے کیے ہیں، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا پہلا عمرہ کون سا ہے۔ اللہ کے نبی کو خواب آیا (نبی کا خواب بھی وحی ہوتی ہے) آپ خواب میں کیا دیکھتے ہیں (مکے سے مدینے پہنچے چھ سال ہو گئے ہیں لیکن دل پھر بھی بیت اللہ سے لگا ہوا ہے، بیت اللہ کو بھلایا نہیں، دل میں اسی طرح بیت اللہ کی جگہ

ہے، جس چیز سے پیار ہو وہ چیز خواب میں بھی ملتی ہے) کہ ہم نے احرام باندھے ہوئے ہیں اور بیت اللہ کی زیارت کر رہے ہیں، میرے نبی ﷺ فرماتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چلو جا کر بیت اللہ کی زیارت کر لیں، آپ مقامِ ذوالحلیفہ پر پہنچے، اللہ کے نبی ﷺ نے احرام باندھا۔ احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کرو، پھر ایک سفید چادر نیچے باندھو اور ایک سفید چادر اوپر لو، یہ احرام کی دو چادریں ہیں، امیروں غریبوں کا لباس ایک جیسا ہے، جیسے فوج میں لباس ایک جیسا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو لوگ حج و عمرہ کرنے کے لیے جا رہے ہیں یہ اللہ کے مہمان ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے دربار میں آؤ تو لباس ایک جیسا ہی ہو، تاکہ پتہ نہ چلے، یہ چوہدری ہے، یہ سردار ہے، یہ بادشاہ ہے، یہ وزیر ہے، یہ فقیر ہے، ایک چادر اوپر اور ایک چادر نیچے، یہ مردوں کا لباس ہے، بندہ کرتہ نہیں پہن سکتا، پینٹ نہیں پہن سکتا، شلوار نہیں پہن سکتا، جرابیں نہیں پہن سکتا، کوئی مجبوری نہ بن جائے، عورتوں کے لیے احرام ان کے اپنے کپڑے ہی ہیں، سوائے اس بات کے کہ عورت اپنا چہرہ ننگا رکھے، اماں جی فرماتی ہیں ہمیں حکم تھا کہ تم نے اپنے چہرے کھلے رکھنے ہیں لیکن جب غیر محرم سامنے آتے تھے، ہم اپنا چہرہ ڈھانپ لیتی تھیں، جب غیر محرم سامنے آئیں، عورت اپنا چہرہ ڈھانپ لے، جب غیر محرم پاس نہ ہوں اس وقت اپنا چہرہ کھلا رکھے اور آدمی کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کا سر اور منہ ننگا ہونا چاہیے۔

میرے بھائی! احرام باندھنے کے بعد اگر فرضی نماز کا وقت ہے تو فرضی نماز پڑھ لے، اگر فرضی نماز کا وقت نہیں تو دو رکعتیں پڑھ کر ربّ کے دربار میں حاضری لگوا لے، وہ حاضری کیا ہے!

”لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ . “

یا اللہ میں حاضر ہوں، میری حاضری لگا لے، میری حاضری لگا لے، آسمان سے آواز

آتی ہے اے میرے بندے، تیرا رزق حلال ہے، میں نے تیری حاضری لگالی ہے، اگر مال کھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، لَا لَبَّيْكَ، تیری کوئی حاضری نہیں اور تیرا باندھا ہوا احرام مجھے قبول نہیں۔

میرے نبی ﷺ نے احرام باندھا، تیاری کر لی، چودہ سو بندہ آپ کے ساتھ ہے، آپ مقامِ حدیبیہ پر پہنچ جاتے ہیں، مکہ والے آپ کو عمرہ نہیں کرنے دیتے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں!

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ﴾ (الفتح: 27)

محبوب آپ کو جو خواب آیا تھا، میں نے سچا کر دیا ہے، وہ وقت آنے والا ہے کہ آپ بیت اللہ میں ضرور داخل ہوں گے۔

میرے آقا علیہ السلام مکہ نہ جاسکے، آپ نے مقامِ حدیبیہ پر ہی حجامت بنوالی اور احرام کھول دیا، ایک عمرہ یہ ہے، مکہ والوں سے صلح ہوئی تو انہوں نے کہا، اگلے سال عمرہ کرنے کے لیے آنا، یہ 6ھ میں واقعہ ہوا، ساتویں سال میرے آقا علیہ السلام پھر عمرہ کرنے کے لیے گئے، اسے ''عمرۃ القضاۃ'' کہتے ہیں، یعنی پچھلے سال جو عمرہ رہ گیا تھا۔ آپ وہ عمرہ ادا کرنے کے لیے اگلے سال گئے۔

ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیا، عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ میری بہن فوت ہوگئی ہے، اس نے نذر مانی ہوئی تھی کہ میں حج کروں گی، وہ حج کے بغیر ہی مرگئی ہے، اب کیا کروں؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں اگر تیری ماں یا بہن کے ذمہ کسی کا قرضہ ہوتا تو وہ قرضہ تو نے ادا کرنا تھا، یہ حج رب کا قرضہ ہے، اس لیے تو اس کی طرف سے ادا کردے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ میدانِ عرفات میں پڑھ رہا تھا، لبیک، اللہ میں حاضر ہوں اور ساتھ کہے یااللہ یہ میری حاضری شبرمہ صحابی کی طرف سے ہے، آپ علیہ السلام نے سنا تو فرماتے ہیں، شبرمہ کون ہے، تو کس کا نام لے رہا ہے، عرض کرتا ہے آقا، میرا ایک ساتھی ہے، وہ خود حج پر

نہیں آسکا، اس نے خرچہ مجھے دیا ہے کہ جا، میری طرف سے حج کر کے آ، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، کیا تو نے پہلے اپنا حج کیا ہوا ہے، عرض کرتا ہے نہیں، فرمایا اس سال اپنی طرف سے کر اور اگلے سال اس کی طرف سے کرنا، یعنی کسی کی طرف سے حجِ بدل بھی انسان کر سکتا ہے۔

نبی علیہ السلام اگلے سال 7ھ میں عمرہ کرنے کے لیے آئے، معاہدہ یہ ہوا تھا کہ تین دن مکہ رہنا ہے، جب بندہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے!

"اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ."

اور جب بیت اللہ کے سامنے چلا جائے، اس کی نظر رب کے گھر پر پڑے تو یہ دعاء پڑھے!

"اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَتَكْرِيْمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَكَرَمِهٖ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا."

اس کا معنے یہ ہے، یا اللہ تو نے اس گھر کو بزرگی تو پہلے ہی بڑی دی ہے، اسے اور بزرگی عطا فرما دے، اور جو اس کا حج عمرہ کرنے کے لیے آتے ہیں ان کو بھی آسمان سے آواز آتی ہے، اے میرے گھر کو ایک مرتبہ ایمان سے دیکھنے والے، میں نے تیری زندگی کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

نبی علیہ السلام جب ساتویں سال گئے تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا، طواف کے سات چکر ہوتے ہیں، بیت اللہ کے ساتھ ہی کونے میں حجر اسود ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں یہ پتھر جنت سے آیا ہے، یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ اللہ پاک نے انسانوں کے گناہ تو دھو دیئے ہیں لیکن یہ ان کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے گناہوں کی وجہ سے دل بھی کالا ہو جاتا ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں بندہ گناہ کرے تو دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے، پھر گناہ کرے تو ایک اور نقطہ، پھر گناہ کرے تو اور نقطہ، حتیٰ کہ اس کا دل کالا ہو جاتا ہے، پھر اسے قرآن و حدیث کی کوئی بات اچھی نہیں لگتی۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہے، حجر اسود سے طواف شروع کرتا ہے (غالباً یہاں کالی لکیر لگی ہوئی ہے) اور تیسرا کلمہ پڑھنا ہے پہلے تین چکر دوڑ کر لگانے ہیں، جب آپ علیہ السلام مکہ مکرمہ گئے تو مکہ والے شہر چھوڑ کر پہاڑیوں پر چڑھ گئے، وہ دیکھتے ہیں کہ یہ کمزور اور غریب مسلمان، آپ نے فرمایا ان کو کمزوری نہیں دکھانی بلکہ جرأت مند بن کر دکھانا ہے، نبی علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اچھل کر بھاگے جیسے ہرن بھاگتا ہے، مکہ والے مان گئے کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم تو صحت مند اور توانا ہیں، اور یہی مولانا صمصام مرحوم نے لکھا ہے، فرماتے ہیں ؎

اللہ مدت ہو گئی اے آسکدیاں نوں ہن جوگی سانگ بنان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوالے نس نس کے، میرا پھیریاں پان نوں جی کردا
تیرا گھر ویکھاں تیرا در ویکھاں، تیرے در وچ رکھ رکھ سر ویکھاں
جتھے اک نماز دی لکھ بن دی، اوتھے عمراں لنگان نوں جی کردا
لکھاں پاپ کما بیٹھا میں جج کر کے، شرمندہ ہاں منڈرے حج کر کے
پلہ چک کعبے دے سینے توں، سینہ نال لگان نوں جی کردا

میرے اور تمہارے پیر و مرشد علیہ السلام بیت اللہ کی دیوار کو ہاتھ لگا کر چمٹ جاتے، اس کو ملتزم کہتے ہیں، جب بندہ بیت اللہ کے غلاف کو ہاتھ ڈال کر بیت اللہ کے ساتھ چمٹ جاتا ہے، اللہ کی قسم ہے ایمان والوں کے سینے میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے۔ یہاں مولانا ایک اور بات لکھتے ہیں، فرماتے ہیں ؎

تیرے سندے بوہے کعبے دی، دہلیز چم لاں
حجر اسود سنے اک اک چیز چم لاں
رتیں نہ دھتکاری لاگے ہو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
اے ٹھیک اے میں تیرے بوہے وچ بج دائیں
جیہڑا سجدہ تینوں لائق اور میرا سجدہ نئیں

پر لڑی ہنجواں صمصامؒ نوں پرو لین دے
تیرے بوہے وچ بہہ کے اللہ رو لین دے
کالا عمل نامہ ہنجواں تھیں دھو لین دے

تین چکر دوڑ لگا کر لگانے ہیں، اسے رمل کہتے ہیں اور چار چکر آہستہ لگانے ہیں، یہ مطاف والی جگہ شمالی جنوب پچپن گز ہے اور مشرق مغرب پینتالیس گز ہے، بیت اللہ کے ساتھ ساتھ طواف کرنے سے ایک سوبیس گز کا ایک چکر بنتا ہے، چونکہ بیت اللہ کے ساتھ چکر لگانے ہوتے ہیں، جب بندہ بیت اللہ کے ساتھ چکر لگاتا ہے تو یہ چار سو اسی گز سفر بنتا ہے، اس کو بیت اللہ کا ایک طواف کہتے ہیں، یہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر ایک پتھر ہے، وہاں جا کر دو رکعت نماز ادا کرنی ہے، اس کے بعد آبِ زم زم پینا ہے، پھر دوڑ لگا کر صفا پہاڑی پر چڑھنا ہے اور پھر مروہ پر جانا ہے، اللہ کے نبی جب صفا پر جاتے تو ساتھ یہ پڑھتے!

﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرہ: 158)

یہ صفاء اور مروہ وہ پہاڑیاں ہیں جہاں اماں جی ہاجرہ علیہا السلام جناب اسماعیل علیہ السلام کی خاطر پانی تلاش کرنے کے لیے دوڑی تھیں، مائی صاحبہ نے بھی سات چکر ہی لگائے تھے، آسمان سے آواز آتی ہے، یہاں میری بندی ہاجرہ دوڑی تھی، میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیو! بے شک تم صدر اور وزیر اعظم ہو، بے شک پیر ہو یا فقیر ہو، کچھ بھی ہو جب تک میری بندی کی سنت پر عمل نہ کرو گے۔ تمہارا حج اور عمرہ ہی نہیں ہوگا۔

میرے بھائیو! وہاں درمیان میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں وہاں دوڑنا ہے، پھر مروہ پر، مروہ سے صفا پر، صفا سے مروہ پر، جب ساتھ چکر پورے ہو جائیں تو پھر سر منڈوانا ہے، اگر حج عمرہ اکٹھا ہے، مثلاً بندہ حج کے دنوں کے قریب گیا ہے تو عمرہ کر کے بال کٹوا دے اور حج کر کے سر منڈوا دے اور اگر اکیلا عمرہ ہی ہے تو بھی سر منڈوا دے۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا، یا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما ایک صحابی عرض کرتا ہے، اے اللہ کے رسول! جنہوں نے بال کٹوائے ہیں ان کے لیے بھی دعا فرمائیے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، یا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، یہ صحابی پھر عرض کرتا ہے، تیسری مرتبہ میرے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، یا اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، اور چوتھی مرتبہ میرے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، یا اللہ جنہوں نے بال کٹوائے ہیں، ان پر بھی رحم فرما۔

میرے بھائیو! یہ عمرہ ہو گیا، بندہ پورے سال میں جب چاہے عمرہ ادا کرسکتا ہے، اس کی کوئی قید نہیں، بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ کہتے ہیں، اگر ایک مرتبہ عمرہ کرلیں تو پھر حج فرض ہو جاتا ہے، یہ بات بالکل غلط ہے، جس کے پاس پیسے نہیں اس پر کوئی حج فرض نہیں، جسے اللہ پاک نے پیسے دیئے ہیں، بے شک اس کی بچیاں ہوں، چاہے کوئی بہانہ بنالے، اس پر حج فرض ہی فرض ہے۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جو اب جان بوجھ کر حج نہیں کرتا، یہ یہودی ہو کر مر جائے یا عیسائی ہو کر مر جائے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

بخاری و مسلم شریف کی حدیث ہے، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں، جو شخص ماہِ رمضان میں عمرہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرتا ہے، اللہ پاک اسے اتنا ثواب عطا فرماتے ہیں، جیسے حج کر لیا ہے۔

سنن ابی داؤد اور الترغیب کی روایت ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میرے نبی نے حجۃ الوداع کی تیاری کرلی، ایک صحابی کی بیوی اپنے خاوند سے کہتی ہے، اے میرے سرتاج، اللہ کے نبی ﷺ بیت اللہ کے حج کے لیے جا رہے ہیں، مجھے بھی اجازت دے دے تاکہ میں بھی اللہ کے نبی کے ساتھ حج کر آؤں، یہ میرے نبی ﷺ کا آخری حج تھا۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام نے تین حج کیے ہیں، بہر حال جو صحیح روایت ہے، وہ یہی ہے کہ نبی علیہ السلام نے آخری سال حج کیا ہے، سن 8 ہجری میں مکہ فتح ہوا ہے، 9ھ میں میرے مصطفیٰ ﷺ نے مدینہ کے آس پاس اعلان کروا دیا کہ اب تیار ہو جاؤ۔ محمد ﷺ نے حج کرنے کے لیے جانا ہے۔

دوستو! وہ کتنا پیارا منظر ہوگا، ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے ساتھ ہیں، یہ بی بی اپنے خاوند سے کہتی ہے، اے اللہ والے، زندگی کا کوئی پتہ نہیں، اس لیے مجھے بھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیج دے، غربت بڑی ہے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غربت سے پناہ مانگی ہے) اس کا خاوند کہتا ہے اے میری گھر والی، اونٹ کوئی نہیں میں تجھے کس پر بھیجوں، اس کی بیوی کہتی ہے ہمارا ایک اونٹ ہے اس پر ہی بھیج دے، یہ کہتا ہے اے اللہ والی، تجھے نہیں پتہ، وہ اونٹ میں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیا ہوا ہے، وہ اونٹ میرا نہیں، وہ رب کا اونٹ ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے لیے چلے گئے، میرے مصطفےٰ علیہ السلام حج کر کے واپس آئے، یہ صحابی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کرتا ہے، آقا میری بیوی آپ کو سلام عرض کرتی ہے اور ساتھ مسئلہ پوچھتی ہے، آقا آپ علیہ السلام کے ساتھ جا کر حج کرنے کو دل بڑا چاہتا تھا، لیکن سواری کوئی نہیں ملی، اب میں کیا کروں کہ وہ کمی پوری ہو جائے جو آپ علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کا حج کرنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے صحابی، تو میری طرف سے اپنی بیوی کو سلام کہہ دینا اور ساتھ بتا دینا، اگر اس کا دل چاہتا ہے کہ مجھے وہی شان اور مقام مل جائے جو نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ ملنا تھا، وہ ماہ رمضان میں عمرہ کر لے، میری امت کا جو شخص ماہِ رمضان میں عمرہ کرتا ہے، اللہ کریم اسے ایسے ہی ثواب دیتے ہیں، جیسے میرے ساتھ مل کر حج کیا ہے۔ دوستو! اگر بندہ پیدل عرفات، منیٰ اور مزدلفہ کے میدان میں جائے تو ایک قدم کے بدلے لاکھ لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور اگر وہ راستہ میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اسے قیامت تک حج کا ثواب ملے گا،

حج عمرہ کر لیا تو یہاں بابا جی نے بڑی کمال بات لکھی ہے ؎

جدوں فارغ ہو جاں میں حج کر کے، کرلواں طواف بھی جی بھر کے
پھر تیرے نبیؐ دے شہر نوں پیدل ہی جاں، اللہ پیدل ہی جان نوں جی کردا
جہڑی مسجد تیرے پیغمبرؐ دی اودی ریس کی طاقت عنبر دی

جتھے اک نماز دیاں ملن کئی ، اوتھے کئی نمازاں گزارن نوں جی کردا
اللہ مدت ہوگئی اے آسکدیاں نوں ، ہن جوگی سانگ بنان نوں جی کردا
تیرے گھر دے دوالے پھر پھر کے ، اللہ پھیریاں پان نوں جی کردا

جب میرے نبی ﷺ مدینہ کے قریب قریب ہوتے تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی سواری تیز تیز دوڑنا شروع ہو جاتی۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں، اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم، پوری دنیا کی بستیوں میں دجال چلا جائے گا لیکن مکہ مدینہ وہ جگہ ہے جہاں دجال نہیں جا سکتا۔ اللہ پاک نے فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگائی ہوئی ہیں، وہ مار مار کر اسے بھگا دیں گے، اس کے پاس ایسی شعبدہ بازی ہوگی، وہ آگ پر چلے گا تو اس کے پاؤں نہیں جلیں گے، پانی پر خشک قدموں سے چلے گا، حتیٰ کہ بندہ مار کر زندہ کرلے گا، لوگوں کے ایمان چھینے گا، بعض لوگ اسے مان جائیں گے لیکن ایمان والے نہیں مانیں گے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، مدینہ میں طاعون بھی نہیں آسکتا، اور جس کے ناک میں مدینہ کی گلیوں کا گرد وغبار پڑ گیا، اللہ پاک اسے کوڑھ یعنی جذام کی بیماری سے محفوظ فرمالیں گے۔

جب نبی علیہ السلام مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا، آپ کو آب و ہوا موافق نہ آئی، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بڑا تیز بخار ہو گیا، اتنا تیز بخار میرے مصطفیٰ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے، فرماتے ہیں!

"اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ۔"

یا اللہ جس طرح مکہ سے ہمارا پیار تھا، مدینہ سے بھی کر دے۔

میرے بھائیو! آپ علیہ السلام کو مکہ سے کتنا پیار تھا، آج آپ کو مکہ میں آخری رات ہے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام مکہ چھوڑ کر جا رہے ہیں اور بیت اللہ کا غلاف پکڑ کر زار و قطار رو رہے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

مڑ مڑ پئے وکھن نالے ہنجواں نے کیریاں

چک لیاں اللہ ایتھوں رزق دیاں ڈھیریاں
کرساں نہ کرساں پھر زیارتاں تیریاں
اللہ نوں معلوم ساری بات تقدیر دی
جھوک وسیندی ڈٹھی جگاں دے پیر دی

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، یا اللہ ہمیں جس طرح مکہ سے پیار ہے اس سے بھی زیادہ مدینہ سے پیار نصیب فرما دے، اور یہ جو بخار کی وباء پھیلی ہے اسے مدینہ سے ساڑھے سات میل دور (جہاں یہودیوں کی بستی ہے) مقامِ جحفہ میں نقل کر دے، آج میرے نبی ﷺ نے دعا کی، رات میرے نبی ﷺ خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک کالی چڑیل ہے۔ جس کے سر کے بال کھلے ہوئے ہیں، یہ مدینہ سے نکلتی ہے اور مقام جحفہ پر پہنچ جاتی ہے، اللہ پاک نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صحت عطا فرما دی، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں!

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا ."

یا اللہ ہمارے مدینہ کے "ٹوپے" میں برکتیں فرما دے، مدینہ کے پھلوں میں برکتیں فرما دے۔ حدیث پاک میں آتا ہے، جب کوئی نیا پھل تیار ہوتا تو لوگ توڑ کر میرے مصطفٰے علیہ السلام کو پیش کرتے، میرے آقا علیہ السلام پھلوں کے لیے دعا فرماتے اور یہ پھل مدینہ کے بچوں میں تقسیم فرما دیتے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں عجوہ جنت کی کھجور ہے، جو سات کھجوریں روزانہ کھائے گا، اللہ پاک نے اسے زہر اور جادو کا تریاق بنا دیا ہے، مدینہ کی عجوہ کھجور اور مکہ کا آبِ زم زم یہ دو ہی اصلی چیزیں ہیں، اس کھجور جیسی کھجور کوئی نہیں اور اس پانی جیسا پانی کوئی نہیں ع

شہر بغداد ، ملتان ، دہلی ، میں وار ستاں مدینے دی اک گلی اتوں
چنبیا موتیا پھل گلاب سوزل ، واراں لکھ دے اک دی کلی اتوں
لکھاں مناں جے آب حیات ہووے، واراں زم زم دے پانی دی پلی اتوں

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، میرے صحابہ سن لو، جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شہر کو حرمت

والا قرار دیا، میں مدینہ کو حرمت والا قرار دیتا ہوں، جس طرح مکہ حرم ہے، اسی طرح مدینہ بھی حرم ہے۔ جبلِ ''عیر'' سے لے کر ''ثور'' پہاڑی تک حرم ہے۔ یہاں شکار نہ کیا جائے، یہاں کا گھاس نہ کاٹا جائے۔

اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں، اے لوگو سن لو جو مدینہ سے ٹکر لے گا، جو مدینہ والوں سے غداری کرے گا، جو مدینہ والوں کو دھوکہ دے گا، وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسے نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے۔

بھائیو! مدینہ اسلام کا مرکز ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ایک وقت آئے گا کہ تمہیں دین مدینہ سے ہی ملے گا، کہیں دین ہوگا ہی نہیں، جیسے سانپ اپنے بل میں لوٹ جاتا ہے اسی طرح دین مدینہ میں لوٹ جائے گا، تو مدینہ والوں کو گالیاں نکالے، مدینہ والوں کو برا بھلا کہے اور یہ کہے کہ میری بیت اللہ اور مدینہ کے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں جس نے مدینہ سے ٹکر لی وہ ذلیل وخوار ہو کر مرے گا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جو مدینہ جا کر کوئی بدعت اور رسم جاری کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی بھی لعنتیں ہیں۔ کیا مدینہ کوئی معمولی جگہ ہے ؎

میں دساں کی مدینے دا کی سوہنا ، گھر گھر سوہنا تے جی جی سوہنا

دل کھچ دیاں وانگ محبوباں دے، بھیڈاں بکریاں گاواں مدینے دیاں

اللہ کی قسم ہے وہ ہستیاں بھی بڑی اونچی تھیں اور وہ بستیاں بھی بڑی اونچی تھیں۔ مکہ بستی بھی اونچی شان والی، مدینہ بستی بھی اعلیٰ شان والی، مکے جیسی کوئی جگہ نہیں، مدینے جیسی کوئی جگہ نہیں اور جو اللہ پاک نے وہاں ہستی پیدا کی ہے، اللہ کی قسم ہے اس جیسی کوئی ہستی بھی نہیں، وہ ہستیاں بھی اعلیٰ اور وہاں کی بستیاں بھی اعلیٰ میرا نبی ﷺ بھی اعلیٰ میرے نبی ﷺ کا یار ابو بکر بھی اعلیٰ عمر فاروق بھی اعلیٰ عثمانِ غنی بھی اعلیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

میرے بھائی! نبی ﷺ کتنا اعلیٰ ہے، جس طرح بستیاں اعلیٰ ہیں، وہ نبی ﷺ بھی اعلیٰ ہے، فرماتے ہیں ؎

سنو کن لا کے عورت اک آئی
کول بطورِ تحفہ اک چادر لیائی
میرے نبیؐ سوہنے نوں چادر پھڑائی
سرور سوہنے نے زیب تن فرمائی
بندہ اک بیٹھا ہویا سی لاگے
کہن لگا چادر کڈی سوہنی لگے
حضرت نے اوسے ویلے چادر اتاری
مرید اپنے دی نذر چا گذاری
ذرا مسکرائے تے بات اے سنائی
تینوں چنگی لگے اے تے تو لے لے بھائی
تیرا دل ترسے نہ چادر نوں یارا
اسی ایداں ایں کرلواں گے گذارہ
پلہ پیر دا پھڑیا تے انگ لاگیا، نا
پیری مریدی دا مزہ آگیا، نا
پیری مریدی دیاں پے گئیاں دھماں
میں ایسے پیر دے قدماں نوں کیوں نہ چماں

اللہ تعالیٰ ہمیں حج وعمرہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قرآن پاک و اسلامی کتب کا عظیم مرکز



ڈائریکٹر: میاں حافظ محمد ربانی بن صوفی احمد دین

مکتبہ ربانیہ

منڈی عثمان والا قصور پاکستان
Cell: 0300-6595304